B9ED201CCT

تعلیم کی سماجیاتی بنیادیں

(Sociological Foundations of Education)

فاصلاتی اور روایتی نصاب پر مبنی خود اکتسابی مواد

برائے

بیچلر آف ایجوکیشن

(دوسرا سمسٹر)

نظامتِ فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

© مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

کورس۔ بیچلر آف ایجوکیشن

ISBN: 978-93-80322-14-8
First Edition: August, 2018
Second Edition: July, 2019
Third Edition: December, 2021

ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد
اشاعت	:	دسمبر، 2021
قیمت	:	00/-
تعداد	:	0000
ترتیب وتزئین	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
سرورق	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان

تعلیم کی سماجیاتی بنیادیں

(Sociological Foundation of Education)
for B.Ed. 2nd Semester

On behalf of the Registrar, Published by:
Directorate of Distance Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), Bharat
Director: dir.dde@manuu.edu.in **Publication:** ddepublication@manuu.edu.in
Phone: 040-23008314 **Website:** manuu.edu.in

مجلس ادارت۔اشاعت اوّل ودوم

(Editorial Board-1st and 2nd Edition)

مضمون مدیر

(Subject Editor)

Prof. Siddiqui Mohd. Mahmood
Department of Education & Training
Maulana Azad National Urdu University

پروفیسر صدیقی محمد محمود
شعبۂ تعلیم وتربیت
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

زبان مدیر

(Language Editor)

Dr. Abdul Ghani
Assistant Regional Director
DDE, MANUU, Hyderabad

ڈاکٹر عبدالغنی
اسسٹنٹ ریجنل ڈائرکٹر
نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو، حیدرآباد

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

مجلس ادارت۔ اشاعت سوم

(Editorial Board-3rd Edition)

مضمون مدیران

(Subject Editors)

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel	پروفیسر مشتاق احمد آئی۔ پٹیل
Professor, Education (DDE)	پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Najmus Saher	ڈاکٹر نجم السحر
Associate Professor, Education (DDE)	اسوسی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Sayyad Aman Ubed	ڈاکٹر سید امان عبید
Associate Professor, Education (DDE)	اسوسی ایٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)
Dr. Banwaree Lal Meena	ڈاکٹر بنواری لال مینا
Assistant Professor, Education (DDE)	اسسٹنٹ پروفیسر، تعلیم (ڈی ڈی ای)

زبان مدیران

(Language Editors)

Prof. Abul Kalam	پروفیسر ابوالکلام
Professor, Dept. of Urdu, MANUU	پروفیسر، شعبۂ اردو، مانو
Dr. Mohd Akmal Khan	ڈاکٹر محمد اکمل خان
Guest Faculty (Urdu)	گیسٹ فیکلٹی (اردو)
Directorate of Distance Education	نظامت فاصلاتی تعلیم

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

پروگرام کوآرڈی نیٹر
ڈاکٹر نجم السحر ،اسوسی ایٹ پروفیسر (تعلیم)
نظامتِ فاصلاتی تعلیم ،مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین	**اکائی نمبر**
ڈاکٹر راحت حیات، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح	اکائی1
پروفیسر صدیقی محمد محمود، پروفیسر, شعبۂ تعلیم وتربیت، حیدرآباد، مانو	اکائی2
ڈاکٹر مظفر الاسلام، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، نوح	اکائی3
ڈاکٹر ذکی ممتاز، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، بھوپال	
ڈاکٹر طارق احمد مسعودی، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، سری نگر	اکائی4
ڈاکٹر محمد حنیف احمد، اسسٹنٹ پروفیسر، کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، آسنسول	اکائی5

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈی نیٹر	9
اکائی :1	سماجیات اور تعلیم	11
اکائی :2	ثقافت اور تعلیم	32
اکائی :3	سماجی تبدیلی اور تعلیم	44
اکائی :4	جمہوریت اور تعلیم	71
اکائی :5	تعلیم اور قومی یکجہتی	92
	نمونہ امتحانی پرچہ	**109**

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی 1998 میں وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے ایکٹ کے تحت قائم کی گئی۔ اس کے چار نکاتی مینڈیٹس ہیں: (1) اردو زبان کی ترویج وترقی (2) اردو میڈیم میں پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کی فراہمی (3) روایتی اور فاصلاتی تدریس سے تعلیم کی فراہمی اور (4) تعلیم نسواں پر خصوصی توجہ۔ یہ وہ بنیادی نکات ہیں جو اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد اور ممتاز بناتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری اور علاقائی زبانوں میں تعلیم کی فراہمی پر کافی زور دیا گیا ہے۔

اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد ومنشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی رہا ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ اس بات کی تصدیق کردیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند "ادبی" اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت اکثر رسائل واخبارات میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ اردو میں دستیاب تحریریں قاری کو کبھی عشق ومحبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ وشکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج دورِ حاضر کے اہم ترین علمی موضوعات سے نابلد ہیں۔ چاہے یہ خود ان کی صحت وبقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، یا مشینی آلات ہوں یا ان کے گرد وپیش ماحول کے مسائل ہوں، عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے عصری علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کردی ہے۔ یہی وہ مبارزات (Challenges) ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اسکولی سطح پر اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیرِ بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی کا ذریعہ تعلیم اُردو ہے اور اس میں عصری علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔ انہیں مقاصد کے حصول کے لیے اردو یونیورسٹی کا آغاز فاصلاتی تعلیم سے 1998 میں ہوا تھا۔

مجھے اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس کے ذمہ داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور ماہرین علم کے بھرپور تعاون کی بنا پر کتب کی اشاعت کا سلسلہ بڑے پیمانے پر شروع ہوگیا ہے۔ فاصلاتی تعلیم کے طلباء کے لیے کم سے کم وقت میں خود اکتسابی مواد اور خود اکتسابی کتب کی اشاعت کا کام عمل میں آگیا ہے۔ پہلے سمسٹر کی کتب شائع ہوکر طلباء وطالبات تک پہنچ چکی ہیں۔ دوسرے سمسٹر کی کتابیں بھی جلد طلباء تک پہنچیں گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ہم ایک بڑی اردو آبادی کی ضروریات کو پورا کرسکیں گے اور اِس یونیورسٹی کے وجود اور اِس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کرسکیں گے۔

پروفیسر سید عین الحسن
وائس چانسلر
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

پیغام

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈِویژن سے ہوا اور اس کے بعد 2004 میں باقاعدہ روایتی طرزِ تعلیم کا آغاز ہوا اور بعد ازاں متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈِویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای ب DEB-UGC اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کما حقہ ہم آہنگ کر کے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بلند کر کے خود اکتسابی مواد SLM از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھ بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر اور 5 ذیلی علاقائی مراکز حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح اور امراوتی کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 155 متعلم امدادی مراکز (Learner Support Centre) کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ نظامت فاصلاتی تعلیم نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لِنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس (SMS) کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔

پروفیسر محمد رضاء اللہ خان
ڈائرکٹر، انچارج، نظامت فاصلاتی تعلیم
مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

کورس کا تعارف

اس کورس میں جملہ پانچ اکائیاں ہیں۔

انسان ایک سماجی مخلوق ہے۔سماج کے وجود میں آنے کے بعد ہی انسان کی لگاتار کوشش رہی ہے کہ اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھ سکیں۔ نتیجتاً سماجیات (Sociology) کا مضمون وجود میں آیا جس نے سماج کے مختلف پہلوؤ کو سمجھنے میں انسان کی مدد کی۔سماج کے مختلف پہلو نہ صرف انسان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ انسان کی زندگی کو متعین کرنے اور ایک سمت عطا کرنے والے عمل یعنی تعلیم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اس لیے ایک معلم کے لیے سماجیات اور بطورِ خاص تعلیم کی سماجیاتی بنیادوں سے واقف ہونا لازمی ہے۔

اکائی1۔ سماجیات اور تعلیم

اس اکائی میں آپ سماجیات کے معنی، نوعیت، وسعت اور اس کے دائرہ کار سے واقفیت حاصل کریں گے۔اس کے علاوہ اس اکائی میں سماجیات اور تعلیم کے باہمی تعلق کا فہم حاصل کریں گے۔سماجیات کے عمل کے ادارے کے طور پر خاندان، ہمجولی، اسکول، میڈیا اور مذہب کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

اکائی۔2 ثقافت اور تعلیم

اس اکائی میں ثقافت کے مفہوم اور چند ماہرین کے ذریعے دی گئی تعریفات کے علاوہ اس کی خصوصیات کا مطالعہ کریں گے۔اس اکائی کے ذیل میں ثقافت کے ابعاد، ثقافتی تعطل اور ثقافتی تکثیریت کے تصور کو جانیں گے۔ثقافت کا تعلیم پر اثر اور ثقافت کے تحفظ، منتقلی اور فروغ میں تعلیم کے کردار کا بھی مطالعہ کریں گے۔

اکائی۔3 سماجی تبدیلی اور تعلیم

اس عنوان کے تحت سماجی تبدیلی کے مفہوم کے علاوہ اس عمل کے لیے ذمہ دار عوامل پر غور کریں گے۔ بعدازاں جدت پسندی کے تصور، سماجی طبقہ بندی اور سماجی تغیر پذیری کے تصورات پر غور وخوض کریں گے۔سماجی تبدیلی کے لئے تعلیم کے کردار کا جائزہ لیں گے۔

اکائی۔4 جمہوریت اور تعلیم

اس اکائی میں جمہوریت اور تعلیم پر بحث کی گئی ہے۔اس میں آپ جمہوریت کے تصور اور اس کے اُصولوں کا مطالعہ کریں گے۔ بعدازاں جمہوریت اور جمہوری شہریت کے استحکام میں تعلیم کا کردار اور معلم بحیثیت ایک جمہورنواز کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

اکائی۔5 تعلیم اور قومی یکجہتی

اس اکائی میں قومی یکجہتی کے تصور اور اس کی ضرورت پر غور وخوض کیا گیا ہے۔قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کے کردار پر بھی نظر ثانی کی گئی ہے۔ بعدازاں قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے پروگراموں کا تعارف اور سماجی بحران کے تصور کا مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

تعلیم کی سماجیاتی بنیادیں

(Sociological Foundation of Education)

اکائی 1۔ سماجیات اور تعلیم

(Sociology and Education)

اکائی کے اجزا

1.1 تمہید (Introduction)

1.2 مقاصد (Objectives)

1.3 سماجیات کے معنی، نوعیت اور اس کی وسعت (Meaning , Nature and Scope of Sociology)

1.3.1 سماجیات کے معنی (Meaning of Sociology)

1.3.2 سماجیات کی نوعیت (Nature of Sociology)

1.3.3 سماجیات کی وسعت (Scope of Sociology)

1.4 سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق (Relationship Between Sociology & Education)

1.5 سماجیانے کے ادارے: خاندان، ہمجولی، اسکول، میڈیا، مذہب

(Agencies of Socialization- Family, PeerGroup, School, Media, Religion)

1.5.1 خاندان (Family)

1.5.2 ہمجولیوں کا گروہ (Peer group)

1.5.3 مدرسہ یا اسکول (School)

1.5.4 میڈیا (Media)

1.5.5 مذہب (Religion)

1.6 سماجیانے کے عمل میں استاد کا کردار (Role of Teacher in Socialization Process)

1.7 تعلیم اور تعلیمی عمل پر سماجیانے کے عمل کے اثرات (Impact of Socialization on Education)

1.7.1 سماجیات اور تعلیم کا تصور (Concept of Sociology and Education)

1.7.2 سماجیات اور تعلیم کے مقاصد (Objectives of Sociology and Education)

1.7.3 سماجیات اور تعلیم کا نصاب (Curriculum of Sociology and Education)

1.7.4 سماجیات اور تدریسی طریقہ کار (Sociology and Method of Teaching)

1.7.5 سماجیات اور نظم وضبط(Sociology and Discipline)
1.7.6 سماجیات اور معلم و متعلم (Sociology and Student-Teacher)
1.7.7 سماجیات اور اسکول(Sociology and School)
1.7.8 سماجیات اور تعلیم کے دوسرے پہلو(Sociology and Other Aspects of Education)
1.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)
1.9 فرہنگ(Glossary)
1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)
1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں(Suggested Books for Further Readings)

1.1 تمہید (Introduction)

سماج کے وجود میں آنے کے بعد سے ہی انسان کی لگاتار کوشش رہی کہ وہ اس کے مختلف پہلوؤں کو سمجھ سکے نتیجتاً سماجیات (Sociology) مضمون وجود میں آیا جس نے سماج کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں انسان کی مدد کی سماج کے مختلف پہلو نہ صرف انسان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ انسان کی زندگی کو متعین کرنے اور ایک اہم سمت عطا کرنے والے عمل یعنی تعلیم پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔موجودہ اکائی سماجیات اور تعلیم کے باہمی تعلق کو سمجھنے کی ایک کوشش ہے جس میں آپ سماجیات کے معنی،نوعیت اور اس کی وسعت سے واقفیت حاصل کریں گے۔ ساتھ ہی سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق کو موثر انداز میں سمجھیں گے۔سماج میں سماجیات کا عمل ایک مخصوص جز ہے جو مختلف اداروں مثلاً خاندان، ہمجولیوں، اسکول، میڈیا، مذہب کے ذریعے مکمل ہوتا ہے۔اس اکائی میں اس جز کے تحت آنے والے مختلف اداروں کو واضح کیا گیا ہے اور ان کی اہمیت اور افادیت کو بھی بیان کیا گیا ہے۔سماج تعلیمی عمل کو متاثر کرتا ہے۔سماج کے مخصوص اور اہم جز یعنی سماجیانے کے عمل کے ذریعے تعلیم اور تعلیمی عمل پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔اس لیے ہمیں تعلیم پر سماجیانے کے عمل کے ذریعے مرتب ہونے والے اثرات کا جاننا ضروری ہو جاتا ہے۔اس اکائی میں اس کو جاننے کی سعی بھی کی گئی ہے۔

1.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ سماجیات کے تصور کو بیان کر سکیں۔
- ☆ سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق پر روشنی ڈال سکیں۔
- ☆ خاندان سماجیانے کے عمل کا بنیادی اور اہم ادارہ ہے اسے واضح کر سکیں۔
- ☆ میڈیا کے ذریعے سماجیانے کے عمل پر مرتب ہونے والے اثرات پر بحث کر پائیں۔
- ☆ سماجیانے کے عمل میں اہم کردار ادا کرنے والے اداروں کا تعارف پیش کر سکیں۔
- ☆ سماجیانے کے عمل میں مذہب کے مضبوط اور اہم رول کو بیان کر سکیں۔
- ☆ سماجیانے کے عمل میں استاد کے کردار کی اہمیت کو واضح کر سکیں۔
- ☆ تعلیم پر سماجیانے کے عمل کے اثرات کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔

1.3 سماجیات کے معنی،نوعیت اور اس کی وسعت (Meaning , Nature and Scope of Sociology)

1.3.1 سماجیات کے معنی (Meaning of Sociology)

سماجیات (Sociology) لاطینی زبان کے لفظ ''سوسیس'' (Socius) اور یونانی زبان کے لفظ ''لوگس'' (Logos) سے مل کر بنا ہے جس کے معنی سماج اور سائنس ہے۔سماج لفظ انسانوں کے گروہ کے لیے استعمال ہوتا چلا آرہا ہے۔دراصل سماجی طرزِ عمل انسانی تہذیب کے آغاز

کے ساتھ ہی وقوع پذیر ہوا۔ جہاں تک ہندوستانی سماج کا تعلق ہے تو اس کی تاریخ ہمیں آدی گرنتھوں سے حاصل ہوتی ہے۔جس میں ہندوستانی سماج کو ورنا سسٹم کے ذریعے سمجھایا گیا ہے جہاں سماج چار ورنوں میں منقسم دکھائی دیتا ہے۔یعنی برہمن، شتریہ، وشیہ اور شدر، منو کے ذریعے لکھی گئی منو سمرتی میں اس ورن سسٹم کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ ہندوستانی سماج کو منظم کرنے میں منوسمرتی کا بہت بڑا کردار رہا ہے اس لیے اسے ہندوستانی سماجیات کا آدی گرنتھ مانا جاسکتا ہے۔اس میں فرد اور سماج، فرد اور ریاست سبھی کے ایک دوسرے کے تئیں فرائض کا تعین کیا گیا ہے۔

یونانی فلاسفر افلاطون (Plato 427-347 ق م) نے مغربی دنیا میں سب سے پہلے سماج کے ڈھانچے کی وضاحت کی ہے۔اس کے بعد اس کے شاگرد ارسطو (Aristotle 384-322 ق م) نے انسان کو ایک سوچنے سمجھنے والے بنی نوع کی شکل میں بیان کر کے اس کے باہمی تعلق کے مطالعہ کی داغ بیل ڈالی۔ اس لیے مغربی ممالک میں یہ دونوں افراد سماجیات کے قدیم مفکرین مانے جاتے ہیں۔لیکن ایک آزاد مضمون کے طور پر سماجیات کی نشو ونما انیسویں صدی میں ہوئی۔فرانسیسی فلاسفر کامٹے (1778-1857) سب سے پہلے شخص ہیں جنھوں نے سماج کے سائنسی مطالعہ کی داغ بیل ڈالی۔انہوں نے اسے ''سوشل فزکس'' سے موسوم کیا۔کامٹے کے بعد ہربرٹ اسپینسر نے اس میدان میں کام کیا۔ 1876 میں انہوں نے ''پرنسپل آف سوشولوجی'' نامی کتاب شائع کی۔اس میں سماجیات کے تصور اور اس کے نفس مضمون کو متعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ان کے بعد فیڈرک لیپلے ڈنکن، میکاوَر، بوگارڈس میرل اور Fredrick Leplay, Duncon, Maclver, Bogardus, Merrill, Elridge ایلرج نے اس میدان میں قابل تعریف کام کیا۔پچھلی بیسویں صدی میں George Samuel, Max Weber, Fitcher, Sorokin, Durkheim, اور Hobe House جیسے ماہرینِ سماجیات کا اہم کردار رہا۔

Auguste Comte سماجیات کو سماج کے مختلف حصوں کا مطالعہ کرنے والے ایک مضمون کے طور پر مانتے ہیں۔ Giddens اور Ward جیسے سماجیات کے ماہرین بھی اس خیال سے متفق ہیں۔ان کے مطابق سماجیات وہ مضمون ہے جس میں سماج کے منظم ڈھانچہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

گڈنس کے الفاظ میں ''سماجیات مجموعی طور پر سماج کی ترتیب وار وضاحت اور بیان ہے''۔

جبکہ میکائیور اور پیج جیسے ماہرین' سماجیات کے مطالعے پر سماج کی جگہ سماجی تعلقات کو فوقیت دیتے ہیں ان کے مطابق ''سماجیات سماجی تعلقات کا ترتیب وار مطالعہ ہے سماجی تعلقات کے جال کو ہی ہم سماج کہتے ہیں'' (میکائیور اور پیج)۔

میکس ویبر کے مطابق ''سماجیات وہ مطالعہ ہے جس میں سماجی حرکات کا توضیحی (Interpretative) علم ہوتا ہے۔اس طرح سماجیات علم کی وہ شاخ ہے جس میں سماج یا سماجی تعلقات کا سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے سماجی تعلقات کو سمجھنے کے لیے سماجی حرکات، سماجی رابطوں اور ان سے متعلق سبھی طرزِ اعمال کے نتائج کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

(1) سماجیات کے لیے انگریزی لفظ Sociology لاطینی لفظ Socius اور یونانی لفظ ______ سے مل کر بنا ہے۔

(2) پرنسپلس آف سوشیولوجی Principles of Sociology نامی کتاب کے مصنف _________ ہیں۔

(3) میکس ویبر کے مطابق سماجیات وہ مطالعہ ہے جس میں سماجی حرکات کا __________ علم ہوتا ہے۔

1.3.2 سماجیات کی نوعیت (Nature of Sociology)

سماجیات علم کی ایک ایسی شاخ ہے جو اپنی منفرد خصوصیت کی حامل ہے۔ یہ دوسرے سائنسی مطالعوں سے کئی لحاظ سے مختلف ہے۔ ذیل میں سماجیات کی خصوصیات بیان کی جارہی ہیں جو کہ روبرٹ بی ارسٹیڈ نے اپنی کتاب 'The Social Order' میں بیان کی ہیں۔

1. سماجیات ایک آزاد سائنس ہے: اس کو کسی بھی دوسرے علم (Science) کی ایک شاخ کے طور پر مطالعہ نہیں کیا جاتا ہے۔ جس طرح فلسفہ کا مطالعہ، سیاسی فلسفہ کے طور پر کیا جاتا رہا ہے۔

2. سماجیات ایک سماجی سائنس ہے طبعیاتی سائنس نہیں:
سماجی سائنس ہونے کے ناطے یہ انسان پر مرکوز ہے جو انسانی وسماجی برتاؤ، حرکات اور سماجی زندگی کا مطالعہ کرتی ہے۔

3. سماجیات خالص سائنس ہے نہ کہ اطلاقی سائنس:
سماجیات خالص سائنس ہے یعنی اس میں علم کو اخذ کرنا ہوتا ہے۔ اس سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ وہ افادی ہے یا نہیں۔

4. سماجیات ایک تجریدی (Abstract) سائنس ہے: سماجیات اپنے آپ کو کسی خاص سماج یا سماجی تنظیم شادی یا مذہب وغیرہ کے مطالعہ تک محدود نہیں رکھتی۔ آسان الفاظ میں اس کا دائرہ وسیع ہے اس لیے یہ ایک تجریدی علم (Abstract Science) ہے۔

5. سماجیات سماج کا عام مطالعہ ہے نہ کہ کسی مخصوص پہلو کا: سماجیات کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ انسان تعامل (Human interaction) کے عام اصول وقانون جو کہ انسانی گروہوں اور سماج کے ڈھانچوں میں موجود ان کو جان سکیں۔ اس لیے سماجیات عام واقعات کا مطالعہ کر کے انہیں عام تصور میں پیش کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

6- سماجیات کا مقصد انسانی زندگی اور تعلقات سے متعلق عام معلومات کو جاننا ہوتا ہے۔ اس لیے یہ انسانی سرگرمیوں اور تعامل کا عام نظریہ سے مطالعہ کرتا ہے اسی طرح سماجی نفسیات اور انتھروپولوجی بھی اپنے آپ کے بارے میں عام سائنس ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں۔

7. سماجیات عقلی (Rational) اور تجربی (Empirical) دونوں ہے: سائنس کو سمجھنے کی دو کوششیں ہیں ایک عقلی اور دوسری تجربی۔ تجربی کوشش میں تجربات پر زور دیا جاتا ہے جو نتائج مشاہدات اور تجربات پر مبنی ہوتے ہیں۔ جبکہ عقلیت پسندی (Rationalism) میں وجوہات کو جاننے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور نظریات منطقی مداخلت کے ذریعے اخذ کیے جاتے ہیں۔

1.3.3 سماجیات کی وسعت (Scope of Sociology)

کسی بھی علم کے شعبہ میں وسعت اس علم کی حدود کو بیان کرتی ہے وسعت یہ معلومات فراہم کرتی ہے کہ علمی شعبہ کا مطالعہ کس حد تک کیا جا سکتا ہے اور کس حد تک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جہاں تک سماجیات یا عمرانیات کی وسعت کا تعلق ہے تو اس کے تحت ہر طرح کے سماجی تعلقات سرگرمیوں، تعامل اور ان کے نتائج کا مخصوص بلکہ عمومی طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ریاست کے ڈھانچے وشہریوں کے آپسی تعلقات، سرگرمیوں، تعامل اور ان سرگرمیوں کے نتائج کا ہی مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ اس میں سیاسی افکار اور اصولوں کا مطالعہ نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح مذہب اور مذہبی اداروں کے سماجی اشکال کا تو مطالعہ کیا جا سکتا ہے لیکن مختلف مذاہب کے اصولوں کا مطالعہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے سماجیات کو ''عام سماجی سائنس'' (General Social Science) بھی کہا جاتا ہے۔ دوسرے سماجی علوم کو مخصوص ناموں جیسے دھرم شاستر، سیاسیات، معاشیات

وغیرہ سے جانا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں میکا ئیور نے تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ ماہرین سماجیات ہونے کے ناطے ہماری دلچسپی سماجی تعلقات میں ہے۔وہ اس وجہ سے نہیں کہ یہ تعلق معاشی، سیاسی یا مذہبی ہیں بلکہ اس کے وہ ساتھ ہی سماجی بھی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1. سماجیات (Sociology) کی کوئی دو خصوصیات بیان کیجیے۔
2. سماجیات کے مطالعہ کا مقصد ایک جملے میں بیان کیجیے۔

1.4 سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق (Relationship Between Sociology & Education)

سماجیات میں سماج اور سماجی گروہوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اس مطالعہ میں سماجی گروہوں کے زندہ افراد کے درمیان ہونے والے تعامل اور اس کے نتائج کا مطالعہ شامل ہے۔اس میں یہ واضح کیا جاتا ہے کہ کسی بھی فرد کا خاص طور سے گروہ پر اور گروہ کا خاص طور سے فرد پر کس طرح اثر پڑتا ہے۔اس میں سماج کی تہذیب وثقافت وغیرہ کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔تعلیم ایک ایسا سماجی عمل ہے جس کے ذریعے انسان کے برتاؤ میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔اس لیے یہ عمرانیات کے مطالعہ کے دائرہ میں آتی ہے اور چونکہ دونوں کا تعلق انسانی برتاؤ سے ہے اس لیے ان میں گہرا آپسی تعلق ہے۔

انسان کے برتاؤ میں کیا مخصوص ترمیم کی جائے یہ بات سماج کے مخصوص فلسفۂ زندگی، اس کی ساخت تہذیب، ثقافت اور مذہبی، سیاسی و معاشی حالت پر مبنی ہوتی ہے۔اور ان سب کا مجموعی طور سے مطالعہ سماجیات میں کیا جاتا ہے۔اس طرح سماجیات تعلیم کی شکل وساخت کو متعین کرنے کا بنیادی عمل ہے۔دوسری طرف تعلیم انسان کی تمام تر نشونما کی سنگِ بنیاد ہے۔مناسب تعلیم کے عمل کے ذریعے ہی کوئی سماج علم وسائنس کے دائرے میں نشوونما پاتا ہے۔تعلیم سے محرومیت کی کیفیت میں سماج کا سائنسی مطالعہ ممکن نہیں اور اس صورت میں سماجیات کی نشونما کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔اس طرح سماجیات اور تعلیم کا ایک دوسرے پر انحصار ہے۔

سماجیات اور تعلیم کے درمیان باہمی تعلق کو عمرانیات کی ایک مخصوص اور اہم اصطلاح ''سماجیانے کے عمل'' (Social Interaction) کے ذریعے بھی سمجھا جاتا ہے۔سماجیانے کا عمل وہ عمل ہے جس کے تحت بچے کو سماجی ڈھانچے میں ڈھالنے کے لیے مختلف طریقۂ کار کا استعمال کیا جاتا ہے۔جس میں بچے کا خاندان اس کے بنیادی سماجیانے کے عمل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں جس میں بچہ سب سے پہلے اور بنیادی تعلیم حاصل کرتا ہے۔اس بنیادی تعلیم کے تحت ثقافتی عمل کے مختلف اجزاء سے سکھائے جاتے ہیں جس میں، سماج کے القاب وآداب، سماج میں اٹھنے، بیٹھنے کے طریقے جیسے بنیادی سماجی عوامل کے علاوہ ثقافتی عوامل جو کہ ہندوستان میں مذہب سے زیادہ نسبت رکھتے ہیں ان کی بھی تعلیم دی جاتی ہے۔اس طرح رسم ورواج سماجیانے کے عمل کے اہم ادارے مذہب سے زیادہ جڑے ہوے ہیں۔

سماجیانے کے عمل میں تعلیم ثانوی ساخت ہے۔جو کہ خاندان کے بعد آتی ہے چونکہ خاندان میں شامل کردہ سماجیانے کا عمل بچہ شیرخواری کی عمر سے ہی سیکھنا شروع کردیتا ہے اور تقریبا چار سال کی عمر تک سیکھتا ہے۔اس کے بعد کا دور سماجیانے کے عمل کی ثانوی ساخت کے مخصوص ذریعہ اسکول میں گزارتا ہے۔جس میں بچہ اپنے خاندان، رسم ورواج، مذہب سے باہر نکل کر اپنے سماج، ریاست، ملک اور اپنے اردگرد کی نہ صرف

جانکاری حاصل کرتا ہے بلکہ ان مختلف پیرایوں میں ایک فرد کے حقوق وفرائض کو بھی سیکھ پا تا ہے۔مثال کے طور پر ایک اچھے شہری ہونے کے ناطے ایک فرد کی اپنی ریاست کے تئیں کیا فرائض ہیں ان کو بھی جاننے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے حقوق کے دائروں کی بھی پہچان کرتا ہے اور یہ سب وہ کسی بھی ملک کے آئین کی روشنی میں کرتا ہے۔اس کے ساتھ ہی اگر سماجی عوامل میں کوئی دقیانوسی تخیل شامل ہے تو اس میں ترمیم کی بھی کاوشیں کی جاتی ہیں جیسے تعلیم کے ذریعے لڑکا اور لڑکی کے درمیان فرق سے متعلق سوچ کو ختم کرنے کی لگاتار کوشش کی جارہی ہے۔لیکن ماہرین سماجیات/ عمرانیات کے مطابق بنیادی سماجیانے کے عمل کا اثر بچے کے دل ودماغ پر زیادہ ہوتا ہے جسے ثانوی سماجیانے کا عمل کبھی ختم نہیں کرسکتا اور زیادہ تر دقیانوسی خیالات بنیادی سماجیانے کے عمل کے دوران ہی نشوونما پاتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 سماجیات اور تعلیم کے تعلق کو اصطلاح __________ کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔

-2 سماجیات اور تعلیم ایک دوسرے پر __________ ہیں۔

1.5 سماجیانے کے عمل کے ادارے (خاندان، ہمجولی، اسکول، میڈیا، مذہب)

(Agencies of Socialization- Family, Peer group, School, Media, Religion)

سماجیانے کا عمل سماج اور نظریات کو اخذ کرنے کا عمل ہے۔ ہر بچہ کی پیدائش اس کی ضرورتوں اور حاجتوں کے ساتھ ہوتی ہے۔اس کی ان حیاتیاتی ضرورتوں اور حاجتوں کو پورا کرنے کے لیے ایک سماجی نظام کی ضرورت ہوتی ہے جو ایک ذریعہ کے طور پر کام کرتا ہے۔جس میں مختلف گروہوں، اداروں، تنظیموں اور افراد کے تعاون کی شمولیت سے بچہ کی نہ صرف ضرورتیں پوری ہوتی ہیں بلکہ اسے سماجی ڈھانچے میں ڈھالنے کے مختلف آلات بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ چونکہ سماجیانے کے عمل کا بنیادی مقصد بچہ کو سماج کے مطابق ڈھالنا ہے۔اس لیے یہ سارے گروہ، ادارے اور تنظیمیں لگاتار بچے کی تعلیم وتربیت کو ایک متعین شکل دینے کی کوشش میں لگی رہتی ہیں۔تاکہ تعلیم یافتہ ہونے کے بعد وہ نہ صرف اپنی زندگی کو سنواریں بلکہ ملک ومعاشرے کی بہتری کے لیے بھی ایک اہم ہستی ثابت ہو۔اس طرح ثقافت (Culture) تمدن کو منتقل کرنے کے تمام ذرائع سماجیانے کے عمل کے اداروں سے موسوم کیے جاتے ہیں۔

یہ سبھی ادارے اپنی بناوٹ، ساخت، نوعیت اور افعال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔لیکن ان کا بنیادی فعل سماجی عوامل کی جامع اصطلاح سماجیانے کے عمل پر مشتمل ہے۔ترقی یافتہ ملک اور شہری سماج کا تصور ایک وسیع دائرے کا حامل ہے اس لیے سماجیانے کے عمل کے اداروں کے زیادہ عناصر اس میں سما سکتے ہیں۔دیہی علاقوں میں ان کا دائرہ محدود ہوجاتا ہے۔اس لیے اداروں کی تعداد بھی وہاں محدود ہوجاتی ہے۔

زندگی میں مختلف طریقوں سے یہ ادارے اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ان کا کردار مختلف ادوار پر مشتمل ہوتا ہے۔ پیدائش کے وقت سے لیکر ابتدائی چار سالوں تک ماں باپ، اور خاندان کے دیگر افراد جن میں بچے کے بہن بھائی، چاچا چاچی، ماما ممانی وغیرہ کا اہم کردار رہتا ہے۔اس کے بعد محلے کے ہم عمر بچے، محلّہ کے لوگ دیگر عزیز واقارب، اسکول استاد وغیرہ کی چھاپ بچہ کے طرز زندگی پر پڑتی ہے اور اس سلسلے میں کتابیں یا میڈیا کی مختلف شکلیں جیسے اخبار، میگزین میں شامل مختلف قسم کا مواد اور تصویریں ایک زندہ مواد یعنی ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ بھی جڑتے چلے جاتے

ہیں۔بچپن تک ماں باپ، بھائی بہن اور خاندان سے متعلق دیگر افراد کا جو اثر بچہ کے ذہن اور برتاؤ پر دکھائی دیتا ہے وہ نوجوانی کے دور میں آنے کے بعد غائب ہوجاتا ہے۔ اس مرحلہ کو ماہرین نفسیات پیاجے نے نشوونما کے اپنے نظریہ ''دور بلوغت''(Adolescence) میں داخل ہونے کے مرحلہ کی شکل میں بہت بہتر طریقے سے سمجھایا ہے۔اس دور میں داخل ہونے کے بعد لڑکے لڑکیوں پر ان کے ہمجولیوں یا دوستوں کا اثر زیادہ رہتا ہے اور رفتہ رفتہ اس دور میں آگے بڑھتے ہوئے جب اسکول سے نکل کر فرد اعلیٰ تعلیم میں داخل ہوتا ہے تب کالج، استاد، میگزین مختلف طرح کی فلمیں جو مختلف پلاٹ اور پیغام سے جڑی ہوتی ہیں گانے، ٹیلی ویژن اور موسیقی کی مختلف شکلیں اور گانے ان کے ذہنوں پر اثر انداز ہونے لگتے ہیں۔

جب جوانی کے دور سے گزر کر ملازمت کے دور میں فرد داخل ہوتا ہے جہاں دفتری، کاروباری اور ملازمت، شادی بیاہ، بچے اور گھر سے وابستہ ہونے کے علاوہ سماجیانے کے عمل کے دوسرے اداروں سے فرد مختلف طرح کے تجربات حاصل کرتا رہتا ہے اور اپنے ماحول سے مطابقت قائم کرتا ہے۔

اسی طرح جوانی کے دور سے ضعیفی کے دور میں آتے آتے نئی نسلیں زندگی وموت کے کئی بار تجربات سے دوچار ہوتے ہیں یعنی بیماری اور دوائیوں کے ساتھ تعامل اور زندگی ختم ہونے کے خدشات فرد کو مختلف طرح کی نفسی اور ذہنی کیفیات کا تجربہ کراتے ہیں۔غرض یہ کہ زندگی کے ہر دور میں ہر فرد مختلف سماجی تعلقات، امیدوں، تمناؤں، ہدایتوں، مشوروں اور طریقہ وعمل کے مطابق زندگی گزر بسر کرتا ہے اور اس پورے عمل میں سماجیانے کے عمل کے مختلف ادارے بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ذیل میں ایسے ہی کچھ اداروں کا ذکر تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے۔

1. خاندان
2. ہمجولی
3. مدرسہ یا اسکول
4. میڈیا
5. مذہب

1.5.1 خاندان(Family)

خاندان سماجیانے کے عمل کا سب سے پہلا اور سب سے اہم ادارہ ہے۔بچہ اپنی آنکھ سب سے پہلے ماں کی گود میں کھولتا ہے۔اس کے بعد وہ اپنے خاندان سے متعلق دوسرے افراد کے تعامل میں آتا ہے۔وہ اپنے خاندان کے افراد کی پیروی اور نقل کرتا ہے ان کی زبان اور برتاؤ کے طور طریقے سیکھتا ہے۔جن کاموں کو کرنے کی خاندان میں اجازت ہوتی ہے انہیں ہی وہ دوہراتا ہے اور جن کاموں کے لیے منظوری نہیں ملتی انہیں نہ کرنے کے لیے وہ اپنے اوپر کنٹرول کرتا ہے اور اس طرح خاندان سے مطابقت پیدا کرتا ہے۔بچپن میں حاصل ہونے والی تربیت پختہ ہوتی ہے۔ اس طرح خاندان بچے کو سماجیانے کے عمل میں ڈھالنے والا اول اور موثر ادارہ ہوتا ہے۔چونکہ خاندان سماجیانے کے عمل کا بنیادی ادارہ ہے اس لیے بچہ یہاں ''اپنی شخصیت'' اور ''عادت واطوار'' کے اہم اجزاء کی تشکیل کرتا ہے۔جیسے کھانا، سونا، گفتگو کرنا وغیرہ کے طریقے سبھی خاندان کے اثر میں تشکیل پاتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ ماہرین نفسیات تو خاندان کے کردر پر اتنا زیادہ زور دیتے ہیں کہ وہ کسی بچے کی ''Introvert'' یا ''Extrovert'' شخصیت کی تشکیل کے لیے خاندان کو موثر ترین عامل مانتے ہیں۔اس لیے ہم دیکھتے ہیں کہ نفسیات کے زیادہ تر تحقیقی مطالعوں میں

خاندان کا ایک اہم عنصر کی شکل میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔

تعلیم بھی خاندان کے زیرِ اثر بچے کی تعلیمی نشو و نما کا مطالعہ کرتی ہے۔مضمونِ تعلیم (Education Discipline) میں بھی خاندان کا اہم عنصر کی شکل میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔تعلیمی نفسیات کی کئی اصطلاحیں جیسے Problem child اور Slow learner وغیرہ کے لیے خاندان کو ایک بااثر عامل کی شکل میں ذمے دار ٹھہرایا جاتا ہے۔اس لیے کسی بھی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے سب سے پہلے بچہ کے خاندانی پس منظر کو سمجھنے کی کوشش کی جاسکتی ہے۔اس طرح خاندان کی سماجیانے کے عمل میں اہمیت کو ہم مختصر طور پر درج بالا شکل میں بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

1.5.2 ہمجولیوں کا گروہ (Peer group)

خاندان کے بعد فرد کے سماجیانے کے عمل میں ہمجولیوں جس میں ہم عمر دوست ہم جماعت لڑکے، لڑکیاں کھیل کود کے ساتھی وغیرہ شامل ہیں انہیں ہی Peer group کے نام سے جانا جاتا ہے۔Peer group یا ہمجولی ایک بنیادی اور سماجی گروہ ہے۔جس میں وہ لوگ شامل ہوتے ہیں جو ایک عمر، دلچسپی، پس منظر اور سماجی درجہ سے جڑے اور وابستہ ہوتے ہیں۔اس گروہ کے لوگ فرد کے عقائد و برتاؤ کو متاثر کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ بچے ان سے زیادہ ربط حاصل کرتے ہیں اور رفتہ رفتہ یہ ربط اتنا بڑھ جاتا ہے کہ یہ گروہ ماں باپ، بھائی بہن اور خاندان کے دیگر افراد کی جگہ لیتا چلا جاتا ہے۔دیہی علاقوں کے مقابلے شہری سماجوں میں ہمجولیوں Peer group کا ہر فرد کے نفس و حرکات پر اثر زیادہ دکھائی دیتا ہے اور اس اثر کے تحت ہی شہروں میں بچے کئی بار ماں باپ سے بغاوت بھی کر بیٹھتے ہیں۔اس گروہ میں رہ کر بچے کے خیالات، برتاؤ، سرگرمیاں گروہ میں شامل دوسرے بچوں کے مطابق ہوتی چلی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گروہ یا سنگت غلط راہ پر ہوتی ہے تو بچے جرم کرنے پر بھی آمادہ ہو جاتے ہیں اس لیے اخبارات میں اکثر آنے والے معاملات جو بچوں کے ذریعے ہونے والے جرائم سے متعلق ہوتے ہیں ان میں جرم کی وجہ اکثر گروہ یا سنگت کا بچے کے دل و دماغ پر غلبہ ہونا نکل کر آتی ہے۔اس لیے اس دور میں ماں باپ کے ذریعے خاص احتیاط اور نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

1.5.3 مدرسہ یا اسکول(School)

خاندان اور ہم عمر دوست اور ساتھی کے علاوہ مدرسہ یا اسکول فرد کی شخصیت کی نشو نما میں بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ان مدرسہ یا اسکول سے مراد تعلیم کے وہ ادارے ہیں جس میں فرد عمر کے مختلف ادوار میں براہ راست اور بالواسطہ طور سے تعلیم حاصل کرتا ہے۔ براہ راست تعلیم کے ذرائع میں نصاب، درسی کتابیں، کمرہ جماعت و استاد سب شامل ہیں۔اور بالواسطہ طریقوں میں استاد کے عادت و اطوار، برتاؤ ادارے کا ماحول، وہاں مختلف عہدیدار، صبح کی اسمبلی، کھیل کود کا میدان وغیرہ سے فرد اپنی شخصیت کی تعمیر و تشکیل کی مختلف راہیں پاتا ہے۔

تعلیم صرف لکھنا پڑھنا سکھانے کا عمل نہیں ہے بلکہ اس عمل کے ذریعے انسان کے باطنی جوہروں اور قابلیتوں کو باہر نکال کر اسے نکھارا اور سنوارا جاتا ہے۔تاکہ فرد ان سے اپنے مستقبل اور آگے آنے والی زندگی میں فیض حاصل کر سکے۔

غرض یہ کہ مدرسہ یا اسکول کی جامع اصطلاح میں آنے والے تعلیمی ادارے مثلاً مدرسہ، اسکول، کالج، یونیورسٹی، عمرانیات کے نظریہ کے تحت تہذیب و تمدن کو منتقل کرنے کے عمل کے ساتھ ساتھ سماجیانے کے عمل میں فرد کی زندگی کو ایک سمت دینے کا بھی کام کرتے ہیں۔اسکول یا مدرسہ ایک ایسا ماحول قائم کرتے ہیں جس میں بچے مجموعی طور پر حصہ لے کر سماج میں اپنائی جانے والی ذمہ داریوں اور برتاؤ کے عام طور طریقے سیکھتے ہیں

اور اپنے سماج سے مطابقت پیدا کرتے ہیں اسکول یا مدرسہ خاندان اور پاس پڑوس کے زیر اثر تعمیر ہوئے ان کے محدود نظریات میں وسعت پیدا کرنے اور ترمیم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔تا کہ ادارے سے نکل کر فرد کسی بھی سماج سے مطابقت قائم کر سکے اور اس سماج کے طرز عمل کو اپنا کر اس میں اپنے آپ کو ڈھال سکے۔

1.5.4 میڈیا(Media)

انفارمیشن ٹکنالوجی کے دور میں میڈیا معاشرتی عمل کا سب سے موثر اور غالب ذریعہ ہے۔میڈیا کے تحت، انٹرنیٹ میڈیا، ملٹی میڈیا، ماس میڈیا سبھی کی شمولیت ہوتی ہے۔تعلیم کے عمل میں یہ مختلف طرح کی معلومات فراہم کرنے کا کام کرتا ہے جو کہ سیاست، معیشت، سماجیت اور مذہب سے جڑی ہوتی ہے۔ ہر عمر اور دور کے لوگوں کی دلچسپی، قابلیت ہنر اور رجحانات کی تشفی کرنے کی صلاحیت میڈیا اپنے اندر رکھتی ہے۔

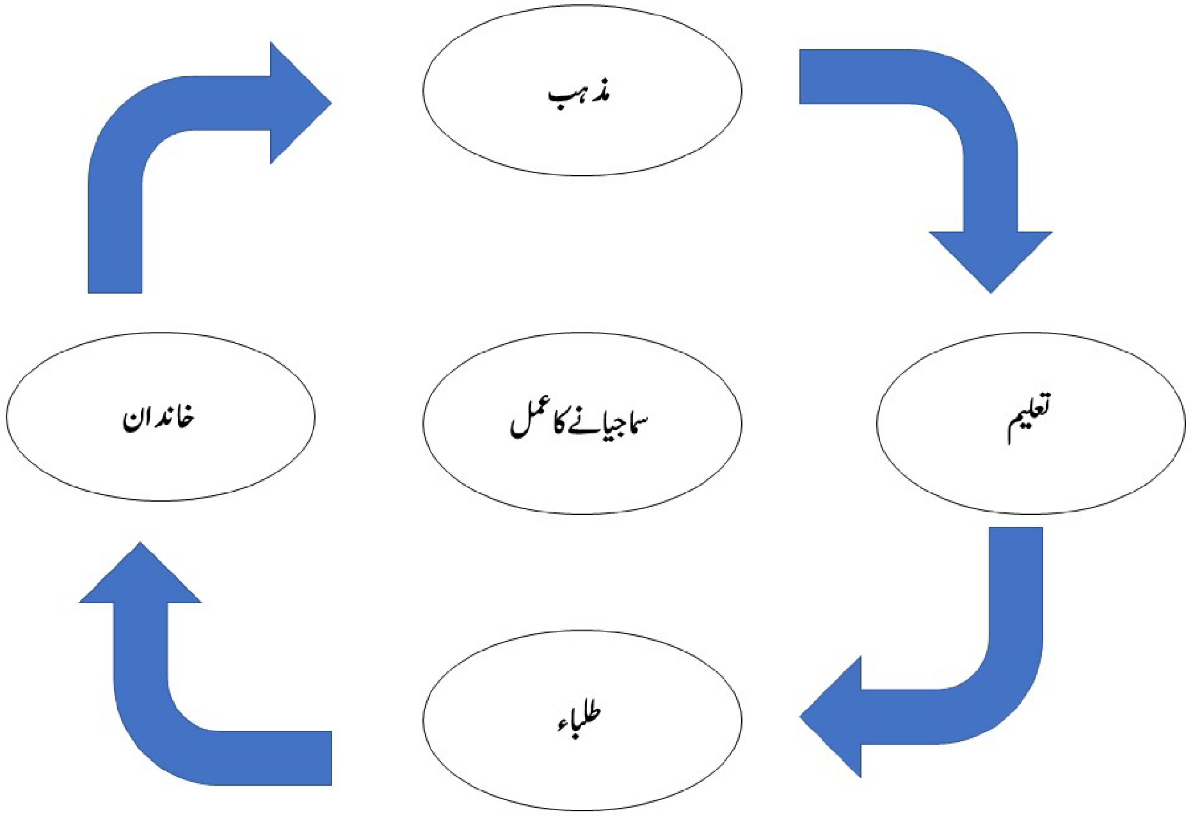

میڈیا معاشرتی عمل کا ایک ایسا ادارہ ہے جس میں ٹیلی ویژن پروگرام، فلمیں، مشہور موسیقی، میگزین ویب سائٹ اور دوسرے اجزاء ہمارے سیاسی نظریات، مقبول ثقافتیں، عورتوں کے بارے میں نظریات، مختلف، طرح کے لوگوں، مختلف طرح کے عقیدوں اور عملوں کو متاثر کرتا ہے۔

زیادہ تر چلنے والی بحثوں میں میڈیا نوجوانوں کو بھڑکانے اور بدامنی پھیلانے والے وسائل کی شکل میں ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے۔اوسطاً ایک بچہ دور بلوغت میں پہنچنے سے پہلے تشدد کی ہزاروں حرکات ٹیلی ویژن اور فلموں میں دیکھتا ہے آج کل گانوں میں چلنا والا راپ لیرکس (Rap lyrics) میں عورتوں کے خلاف کئی تشددی الفاظ اور جملوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔اس طرح ٹیلی ویژن پر آنے والے اشتہارات بھی کئی طرح سے

تشدد اور غلط نظریات کو پیش کرتے ہیں۔ جس کا غلط اثر بچوں کے دل ودماغ پر پڑتا ہے۔میڈیا جنسی اور رنگ ونسل پر مشتمل دقیانوسیت کو بھی بڑھاوا دیتا ہے۔میڈیا نہ صرف بچوں بلکہ بالغوں اور نوجوانوں کے بھی سماجیانے کے عمل میں اہم رول ادا کرتا ہے۔اس لیے سوال یہ اٹھتا ہے کہ کس حد تک میڈیا تشدد پھیلانے کا کام کرتا ہے۔کیونکہ صرف تشدد آمیز پروگرام ڈرامہ یا فلم دیکھنا تشدد سے متاثر ہونے کی وجہ نہیں ہے ۔اس لیے ماہرین سماجیات اور سماجیات کے اسکالرس مختلف ریسرچ کے مطالعوں کے ذریعے اس موضوع پر لگاتار بحث کرتے رہتے ہیں۔ اور زیادہ تر یہ بحث نوجوانوں میں پھیلے تشدد کی وجوہات کو ڈھونڈنے میں لگی رہتی ہے۔اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ میڈیا کے ذریعے تشدد کے پھیلنے یا نہیں پھیلنے کی یہ بحث آگے سالہا سال تک چلتی رہے گی۔

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ میڈیا کے ذریعے ناظرین بہت اچھی اچھی چیزیں بھی سیکھ سکتے ہیں اور ان کے دیرپا اثرات ان کی شخصیت کی تعمیر وترقی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔

1.5.5 مذہب (Religion)

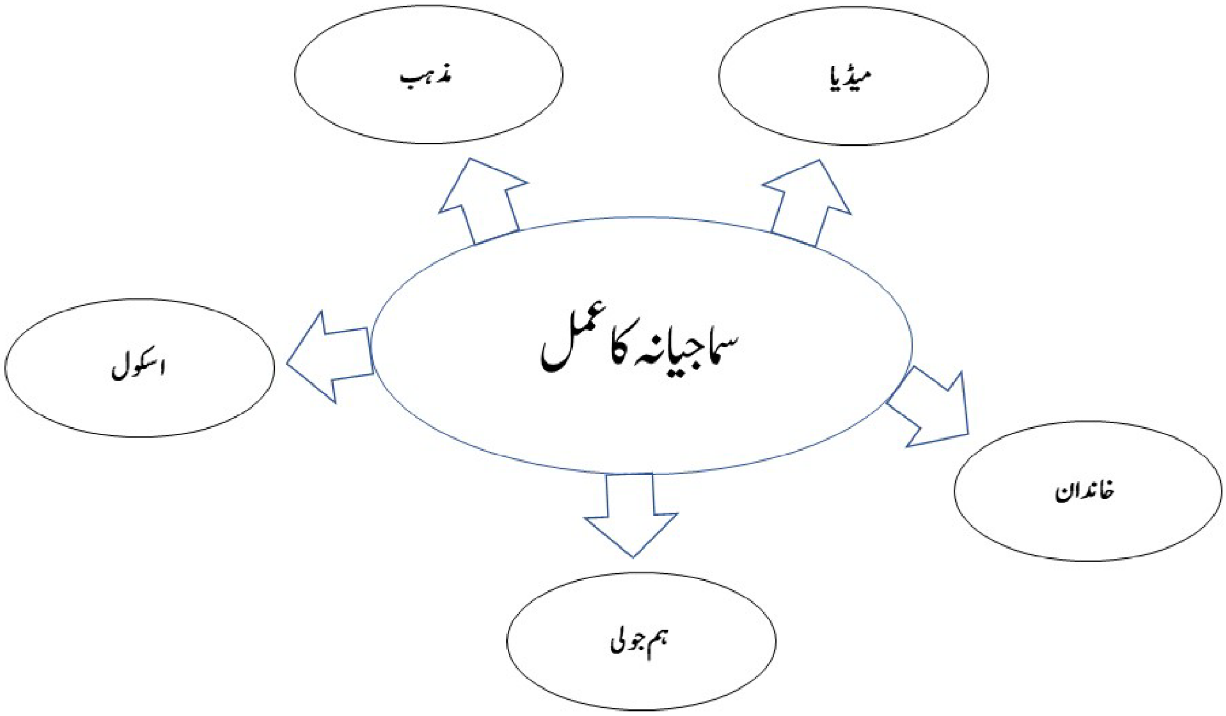

مذہب سماجیانے اور سماجی کنٹرول کا بہت اہم ادارہ ہے اس کا زندگی کو ایک مناسب سمت عطا کرنے اور اسے منظّم کرنے میں بھی بہت اہم رول ہے۔اس سلسلے میں ماں باپ کا عقیدہ بچوں کا عقیدہ بن جاتا ہے۔مغربی سماجوں میں مذہب معاشرتی عمل کا سب سے کم اہم ادارہ ہے لیکن ہندوستان میں سماج اور سماجیانے کے عمل کا سب سے موثر اور اہم ادارہ مذہب ہے۔ چونکہ بنیادی سماجیانے کے عمل کے تحت جو برتاؤ،طور طریقے، رسم ورواج اور عقائد ہم اپنے خاندان میں سیکھتے ہیں ان پر مذہبی رجحانات کا غلبہ زیادہ رہتا ہے۔اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں سماج، تہذیب اور ثقافت سبھی مذہب سے متاثر ہیں اور انہیں مذہب سے الگ بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان میں ہر فرد مذہب کے ذریعے جو معاشرتی

عمل سیکھتا ہے وہ بچپن سے ہی شروع ہو جاتا ہے لیکن اس کی چھاپ فرد کی زندگی کے ہر مرحلے پر دکھائی دیتی ہے۔ جو نامکرن کی رسم، منڈن، شادی کی رسمیں اور موت یا آخری رسومات میں اپنائے جانے والے طریقوں کے ذریعے آسانی سے دیکھی اور سمجھی جاتی ہے۔

رسومات کے سکھانے کے عمل کے تحت چونکہ ہندوستانی سماج ورن سسٹم پر مشتمل ہے اس لیے ذات پات کا نظام بھی معاشرتی عمل میں شامل ہوتا ہے۔ اور ذات پات کے نظام کا اثر بھی رسم و رواج پر دکھائی دیتا ہے اور ذات پات کا یہ نظام مذہب کے ذریعے وجود میں آتا ہے۔ جسے منو کے ذریعے تشکیل کیے گئے ''منوسمرتی'' سے بہتر طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ غرض یہ کہ مذہب سماجیانے کے عمل کا آخری لیکن اہم ادارہ ہے۔ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 سماجیانے کے عمل کا سب سے پہلا اور اہم ادارہ کونسا ہے؟

-2 ہمجولیوں کا گروہ (Peer Group) کسے کہتے ہیں؟

-3 بچے کے سماجیانے کا سب سے منظّم ادارہ کونسا ہے؟

1.6 سماجیانے کے عمل میں استاد کا کردار (Role of Teacher in Socialisation Process)

تعلیم انسان کے خیالات و برتاؤ میں تبدیلی لاتی ہے۔ تعلیم کی تین قسمیں ہیں (1) رسمی (Formal) (2) بے رسمی (Informal) اور (3) غیر رسمی (Non-formal)۔ اس میں رسمی تعلیم، اسکولوں میں حاصل کی جاتی ہے۔ اسکولوں میں مختلف طرح کے خاندانوں، مختلف مذاہب اور ذاتوں سے تعلق رکھنے والے بچے آتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کی زبان اور ثقافتی قدریں مختلف ہوں لیکن ان سب کو اسکولی سماج کا فرد بننے کے لیے اسکول کے رسم و رواج اور اصولوں کے مطابق ہی برتاؤ کرنا ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب کام زور زبردستی سے نہیں کرائے جا سکتے اس کے لیے اسکولوں کے پرنسپلز اور اساتذہ کو خاص احتیاط برتنی ہوتی ہے۔

استاد کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اسکولوں میں سماج کی قابل قبول زبان اور رویّے کے طریقہ کار کو ہی جگہ دے۔ استاد بچوں کے لیے ایک مثال ہوتا ہے۔ بچے اس کی تقلید کر کے ہی سماج کی قابل قبول زبان اور رویے کے طریقہ کار کو سیکھیں گے اور اسکولی سماج سے مطابقت پیدا کریں گے۔

لیکن بچے اپنے خاندان سے جس بولی اور رویہ کو سیکھ کر آتے ہیں ان میں آسانی سے ترمیم نہیں کی جا سکتی۔ اس کے لیے اساتذہ کو بچوں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ اپناتے ہوئے صبر کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے۔ اس عمل میں استاد کو بچوں کے ساتھ کسی بھی طرح کی تفریق کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے اور کسی بھی ذات مذہب، پیشہ وغیرہ پر تنقید یا برائی نہیں کرنی چاہیے۔ جب بچوں کا اس پر یقین قائم ہو گا اور تبھی وہ اس کی تقلید کریں گے۔ اور تب جا کر بچوں کا سماجیانے کا عمل صحیح سمت پائے گا اور مکمل ہو گا۔

اسکول کے تمام کاموں کو دو حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے نصابی اور ہم نصابی۔ نصابی سرگرمیاں صرف علمی مضامین تک ہی محدود نہیں ہونی چاہییں بلکہ ان کے ذریعے اساتذہ کو سماجی اہمیت کے مختلف نکات کو واضح کرنا چاہیے اور یہ سب کام سکون اور سہل طریقے سے کیا جانا چاہیے تاکہ بچے سماج کے قابل قبول اصولوں کی اطاعت کرنے کے لیے خود آگے آئیں۔

استاد کو چاہیے کہ وہ تدریس کے گروہی طریقۂ کار کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں تا کہ طلبا کا سماجیانے کا عمل بہتر انداز سے ہو سکے۔ کیونکہ گروہی طریقہ کے ذریعے ان کو تعامل کرنے کے زیادہ مواقع مل سکیں گے۔ جو کہ سماجیانے کے عمل کے لیے ایک ضروری امر ہے۔ اس طریقۂ کار میں بچوں کو روبرو ہونے اور ایک دوسرے سے رابطہ قائم کرنے کا موقع مل سکے گا اور ایک دوسرے کے ساتھ گفتگو کر پائیں گے اپنے نقطۂ نظر کا مظاہرہ کریں گے ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور ان ساری سرگرمیوں کے ذریعے سماجیانے کے عمل میں مدد حاصل ہوگی۔

استاد کو چاہیے کہ وہ اسکولوں میں غیر نصابی سرگرمیوں کا زیادہ سے زیادہ انعقاد کریں اور ان کا خاکہ تیار کرے، اس کا اہتمام اور اس کی جانچ کرنے میں طلبہ کو سرگرم رکھیں۔ اسکولوں میں اس طرح کی جو بھی سرگرمیاں کرائی جائیں ان کا سیدھا تعلق کمیونٹی کی سرگرمیوں سے ہونا چاہئے۔ جب بچے کمیونٹی کی ان سرگرمیوں میں حصہ لیں گے تو انہیں نمائندگی کرنے اور قائد کی تقلید کرنے، دوسروں کے مفاد کے لیے اپنے مفاد کی قربانی دینے اور آپسی تعاون سے کام کو مکمل کرنے کی تربیت حاصل ہوگی اور وہ سماج کے معزز فرد بنیں گے۔ اسی سماجیانے کے عمل سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے اور جمہوریت تب تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ ہماری زندگی کا حصہ نہ بن جائے۔ بچوں کو جمہوری سماج میں مطابقت حاصل کرنے کی ٹریننگ اسکولوں میں ہی ملنی چاہیے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اسکول کا ماحول پورے طور سے جمہوری ہو۔ اساتذہ کو بھی سبھی بچوں کی عزت کرنی چاہیے ذات پات، رنگ، نسل، مذہب، معاشی حالت، سماجی حالت وغیرہ کی بنیاد پر کسی بھی بچے کے ساتھ تفریق نہ کر کے سبھی کے ساتھ ایک جیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اسکول کے ہر ایک کام میں بچوں کی سرگرم حصہ داری بھی کافی مددگار ثابت ہوگی۔ اسی صورت میں بچوں کو جمہوری سماج میں مطابقت قائم کرنے کے قابل بنا پائیں گے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ استاد کا کام اسکول کی چار دیواری تک محدود نہیں ہے۔ وہ سماج کا مثالی فرد مانا جاتا ہے انہیں اسکولوں کے باہر بھی اپنی مثال پیش کرنی ہوگی کسی بچے کے سماجیانے کے عمل میں سب سے پہلا رول خاندان کا ہوتا ہے۔ استاد کا یہ بھی کام ہے کہ وہ اس کے خاندان کے افراد کو بچے کو مناسب سماجیانے کے عمل میں ڈھالنے کے لیے تیار کرے۔ انہیں بچوں کے والدین سے ملاقات کر کے انہیں اسکول کے قابل قبول اصولوں سے واقف کروانا چاہیے۔ اور انہیں (والدین کو) ذات، مذہب اور پیشہ سے متعلق منفی خیالات سے نکال کر ایک وسیع سماج کے رکن کے طور پر غور و فکر کرنے کے لیے آمادہ کرنا چاہیے۔ تبھی خاندان، ذات، کمیونٹی اور اسکول بچے کے سماجیانے کے عمل کی سمت کو مناسب شکل دے پائیں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 تعلیم کی کون کون سی قسمیں ہیں؟

-2 بچے کے سماجیانے میں استاد کا سب سے پہلا فرض کیا ہے؟

1.7 تعلیم اور تعلیمی عمل پر سماجیانے کے اثرات

(Impact of Socialisation on Education and Educational Process)

تعلیم اور سماجیانے کے عمل کے مطالعے کی شروعات بیسویں صدی کے آغاز میں گروہی زندگی پر تعلیم اور تعلیم پر گروہی زندگی کے اثرات کے زیر اثر ایک سائنسی مطالعہ کی شکل میں ہوئی۔ اس سے سماجیات کی ایک نئی شاخ تعلیمی سماجیات کا ارتقاء ہوا۔ اس مطالعہ میں کئی عناصر سامنے آئے

اوران کی بنیاد پرتعلیم کا تصور مقاصد، نصاب اور تدریسی طریقہ کار وغیرہ سبھی متاثر ہوئے۔ جن میں سے ایک ساجیانے کا عمل ہے ہم سماج کے مختلف قاعدے رسم و رواج طریقہ کار سماجیانے کے عمل کے ذریعے سیکھتے ہیں۔ سماجیانے کا عمل ایک مسلسل چلنے والا عمل ہے۔ اور یہ عمل جب ہم میں پیدا ہوتا ہے تب سے لے کر نوعمری اور نوعمری سے لیکر شادی، ملازمت اور دوسرے مرحلوں میں شامل ہونے تک ہمارے ساتھ چلتا رہتا ہے اس کے لیے ہم سماج میں قابل قبول اور غیر قابل قبول دونوں ہی برتاو، رسومات، طور طریقوں اور زندگی کے طرز عمل کو جان کر انہیں اپنی زندگی کا حصہ بنانے کا ہنر سیکھ پاتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک آدمی جو پہلے امریکہ میں رہا کرتا تھا وہ لوگوں سے سلام دعا کرنے کے لیے پہلے اپنی ٹوپی اتار کر اور نظریں ملا کر گفتگو کا سلسلہ شروع کرتا تھا پر اب یہی آدمی جاپان میں رہنے کے بعد لوگوں سے مخاطب ہوتے ہوئے نظریں نہ ملا کر بات کرنے کے بجائے مخاطب ہونے کے دوسرے طریقے اپناتا ہے۔ یہ سب وہ سماجیانے کے عمل کے ذریعے نئے ماحول سے مطابقت حاصل کرنے کے بعد ہی کر پاتا ہے۔

اکائی-1.4 میں ہم سماجیات اور تعلیم کے درمیان تعلق کو بہتر طریقہ سے سمجھ چکے ہیں جس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ سماج کے مختلف عناصر کو نہ صرف تعلیم کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے بلکہ تعلیم عمرانیات کے دائرے میں آنے والے سبھی اجزا کو اپنے اندر سمانے کے لیے مختلف طریقہ کار اپناتی ہے۔

1.7.1 سماجیات اور تعلیم کا تصور (Concept of Sociology and Education)

ماہرین سماجیات نے یہ واضح کیا ہے کہ تعلیم ایک سماجی عمل ہے جو فرد کے سماجی بیداری میں حصہ لینے سے نشو ونما پاتا ہے۔ مغربی ماہر اوٹاوے کے مطابق تعلیم کا تمام عمل افراد اور سماجی گروہوں کے درمیان ایک تعامل ہے جو افراد کی نشو ونما کے لیے کچھ مقرر مقاصد کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ ماہرین سماجیات نے یہ بھی واضح کیا کہ تعلیم حرکت پذیری اور نشو ونما کا عمل ہے۔ اس کی مدد سے فرد اور سماج دونوں مسلسل نشو ونما پاتے ہیں۔ تعلیم کا ایک لازمی مقصد سماج میں رائج ثقافت کی منتقلی آنے والی نسلوں میں کرنا ہے۔ ثقافت اپنے ساتھ مذہب کے کئی پہلوؤں کو لا کر انہیں رسم و رواج، عقائد اور روایات کا جامہ پہناتا ہے۔ ان رسم و رواجوں، عقائد اور روایات کو جانے بغیر کسی بھی ملک کی تعلیم کا تصور نہیں کیا جا سکتا خاص کر ہندوستانی سماج جہاں مختلف مذاہب، ذاتوں، ثقافتوں اور زبانوں کے بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ وہاں تعلیمی نظام میں مذہب، ثقافت، ذات پات کا نظام اور سماج کے ڈھانچے کا جاننا ضروری ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں سماجیات، تعلیم کی مدد کرتی ہے۔

1.7.2 سماجیات اور تعلیم کے مقاصد (Objectives of Sociology and Education)

یوں تو سماج کی تعلیم کے مقاصد دراصل اس سماج کے فلسفۂ زندگی پر منحصر کرتے ہیں۔ لیکن سماج کی ساخت اور اس کی مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حالت بھی اس کی تعلیم کے مقاصد کو قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ماہرین سماجیات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تعلیم کے ذریعے ہم عصری ضرورتوں و حاجتوں کی تکمیل ہونی چاہئے اور چونکہ سماج غیر مستقل یا قابلِ تبدیل ہے اسلیے اس کی ضرورتیں بھی تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔ اس لیے اس کی تعلیم کے مقاصد بھی تبدیل ہوتے رہنے چاہیے۔ ماہرین سماجیات کی نظر سے تعلیم کا کوئی مستقل مقصد نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کیونکہ اس کے ذریعے تو سماجی صلاحیت کی نشو ونما، تہذیب کا تحفظ، منتقلی اور ترقی، سماجی کنٹرول اور سماجی تبدیلی کی جاتی ہے۔ سماجیات اور تعلیم دونوں ہی بچے کے

معاشرتی عمل میں اہم کردارادا کرتے ہیں۔ دونوں کا مقصد بچوں کو مخصوص سماج کے مطابق جائز اور قابلِ قبول اصولوں، قواعد وضوابط، رسم ورواج اور روایات سے واقف کرانا ہے۔ سماجیانے اور تعلیم کے ذریعے ہم بچے کو اس میں ڈھالنے کا کام کرتے ہیں۔

1.7.3 سماجیات اور تعلیم کا نصاب (Curriculum of Sociology and Education)

ماہرینِ سماجیات فرد اور سماج دونوں کو اہم مانتے ہیں اس لیے تعلیم کے نصاب میں فرد اور سماج دونوں کی ضروریات پر مبنی موضوعات اور سرگرمیوں کو شامل کرنے کی بات کرتے ہیں۔ ماہرین سماجیات اس بات پر بھی زور دیتے ہیں کہ تعلیم کا نصاب مقرر کرتے وقت سماج کی تشکیل، اس کے اقدار اور عقائد اور اس کے ہم عصری مسائل وضرورتوں کو سامنے رکھنا چاہیے اور چونکہ سماج کے مسائل اور ضرورتیں بدلتی رہتی ہیں۔ اس لیے اس کے تعلیم کا نصاب بھی بدلتا رہنا چاہیے۔ لیکن کسی بھی حالت میں وہ نصاب میں سماجی جذبات اور سماجی صلاحیت میں نشوونما کرنے والے مضامین اور سرگرمیوں کو جگہ دینے کی وکالت کرتے ہیں۔ آج ہم نصاب کو متعین کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

ہندوستانی سماج چونکہ کئی طرح کے اختلاف اور تنوع اپنے اندر لیا ہوا ہے اس لیے سماجیات کے ذریعے اس تنوع، اختلاف اور پیچیدگی کو سمجھا جاسکتا ہے۔ اور نصاب کو ان کے مطابق نہ صرف متعین کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ اس میں ترمیم بھی کی جاسکتی ہے۔

1.7.4 سماجیات اور تدریسی طریقہ کار (Sociology and Methods of Teaching)

فلاسفر یا ماہرین فلسفہ کا خاص زور انسانی زندگی کے مقاصد پر مرکوز رہتا ہے۔ جبکہ ماہرین سماجیات کا دھیان انسانوں کے درمیان چلنے والے تعامل پر مرکوز ہوتا ہے اور چونکہ تعلیم دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان تعامل کے نتیجے ہی وجود میں آتی ہے۔ اس لیے ماہرین فلسفہ کے برعکس ماہرینِ سماجیات نے سیکھنے کے مزید بہتر اور قابل قدر طریقۂ کار کو قائم کیا ہے۔ ماہرینِ سماجیات گروہی کام پر مبنی طریقۂ کار کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ اس بات کو ماہرین نفسیات نے بھی منظوری دی ہے۔ گروہی طریقہ کار کے ذریعے بچے سماجی اقدار کو بہتر طریقہ سے سیکھ سکتے ہیں۔ آج ہمارے سماج میں اخلاقی گراوٹ کی وجہ سے کئی مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس گراوٹ کی وجوہات میں ہم خاندانوں کے ٹوٹنے، مغربیت اور میڈیا کے اثرات کی شکل میں دیکھ سکتے ہیں۔ اقدار کو بڑھانے میں ہم تعلیم سے مدد لے سکتے ہیں۔ تعلیم بچوں میں سماج کے مطابق لازمی اقدار پروان چڑھانے کے لیے گروہی طریقۂ کار کو بہت ہی موثر اور بہتر طریقے سے استعمال کرسکتی ہے۔ یہ وہ عمل ہوگا جہاں بچوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی، میل جول محبت، انسانیت اور مثبت رویے وغیرہ سیکھنے کا موقع ملے گا۔

1.7.5 سماجیات اور نظم وضبط (Sociology and Discipline)

سماجیات انسان کو ایک سماجی مخلوق کے طور پر دیکھتی ہے۔ اس کے مطابق نظم وضبط بھی ایک سماجی جذبہ ہے اور اس جذبہ کی ترقی تبھی ممکن ہے جب انسان سماجی سرگرمیوں میں حصہ لے گا۔ اس کی نظر میں نظم وضبط کی نشوونما کے لیے اعلیٰ سماجی ماحول ضروری ہے بے معنی ہدایات اور احکام سے سچے نظم وضبط کی نشوونما نہیں کی جاسکتی۔ آج تعلیم کے دائرے میں نظم وضبط (Discipline) سے متعلق فلسفی اور نفسی نظریات کے برعکس سماجی نظریات کو زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔

1.7.6 سماجیات اور معلم و طالب علم (Sociology and Student-Teacher)

تعلیم کے عمل میں استاد اور شاگرد دونوں میں کون زیادہ اہم ہے اس بات پر ماہرین ابھی تک ہم خیال نہیں ہیں۔ ماہرین سماجیات کے مطابق تعلیم ایک سماجی عمل ہے۔ اس کے تمام عناصر اور اجزا مساوی اہمیت کے حامل ہیں۔ استاد اگر شاگردوں کے لیے اعلی سماجی ماحول کی تشکیل کرتا ہے تو شاگرد اس سماجی ماحول میں سرگرم حصہ لیتا ہے۔ اگر دونوں میں سے کوئی بھی اپنے کام کو مناسب طور سے نہیں کرتا تو تعلیم کا عمل موثر طریقے سے نہیں چل سکتا۔ آج کسی بھی ملک کی تعلیم کے تصور میں ماہرین سماجیات اس نظریہ کو مانتے ہیں۔

1.7.7 سماجیات اور اسکول (Sociology and School)

ماہرینِ سماجیات اسکولوں کو بھی مستقبل کی تیاری کی جگہ ہی نہیں مانتے بلکہ وہ انہیں سماج کی ایک حقیقی شکل مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسکولوں میں بچوں کے مستقبل کی زندگی سے متعلق سرگرمیوں کی جگہ پر ان کی موجودہ زندگی سے متعلق سرگرمیوں کو اہمیت دی جاتی ہے۔

1.7.8 سماجیات اور تعلیم کے دوسرے پہلو (Sociology and Other Aspects of Education)

آج تعلیم کے سبھی پہلوؤں پر سماجیات کا اثر صاف دکھائی دیتا ہے۔ ماہرین عمرانیات نے واضح طور پر کہا ہے کہ تعلیم فرد کی پہلی سماجی ضرورت ہے۔ ہر ایک سماج کو اپنے ممبروں کی تعلیم کا انتظام کرنا چاہیے۔ ان کے اس خیال نے عام، اہم و مفت تعلیم کے انتظام کو فروغ دیا۔ اس کے ساتھ ساتھ عوامی تعلیم کے خیال کو بھی فروغ حاصل ہوا۔

ماہرینِ سماجیات تعلیم کو سماجی کنٹرول اور سماجی تبدیلی کے ایک طاقتور جز کی شکل میں اخذ کرتے ہیں۔ آج ہر سماج یا ریاست تعلیم کے ذریعے ہی سماجی کنٹرول اور سماجی تبدیلی کا منصوبہ بناتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 تعلیم ایک ____________ عمل ہے۔

-2 کسی سماج کے تعلیمی مقاصد اس سماج کے ____________ پر منحصر ہوتے ہیں۔

-3 ماہرین فلسفہ کا خاص زور کے ____________ پر مرکوز رہتا ہے۔

-4 بچوں میں ایک دوسرے کے مانو محبت، ہمدردی اور انسانیت جیسے اعلیٰ اقدار تدریس کے ____________ طریقہ کار کے ذریعے با آسانی پروان چڑھائے جاسکتے ہیں۔

-5 ماہرین سماجیات اسکولوں کو سماج کی ایک ____________ شکل مانتے ہیں۔

1.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

سماج کے وجود میں آنے کے ساتھ ساتھ سماجیات (Sociology) کا عمل وجود میں آیا۔ جس نے سماج کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے میں انسان کی مدد کی۔ سماج کے مختلف پہلو نہ صرف انسان کی زندگی کو متاثر کرتے ہیں بلکہ انسان کی زندگی کو متعین اور ایک سمت عطا کرنے والے عمل یعنی تعلیم پر بھی

اثر ڈالتے ہیں۔ چونکہ انسان سماج سے جڑا ہے اس لیے سماج میں ہونے والی ہر سرگرمی، تبدیلی، واقعہ انسان کی زندگی میں اثر انداز ہوتی ہیں سماج میں سماجیانے کا عمل ایک مخصوص جز ہے جو مختلف اداروں مثلاً خاندان، ہمجولی، اسکول، میڈیا، مذہب کے ذریعے مکمل ہوتا ہے۔ سماج تعلیمی عمل کو متاثر کرتا ہے۔ اس لیے سماج کے مخصوص اور اہم جز یعنی سماجیانے کے عمل بھی تعلیم اور تعلیمی عمل پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔

☆ سماجیات یعنی سوشولوجی لاطینی زبان کے لفظ ''سوسس''(Socius) اور گریک زبان کے لفظ ''لوگس''(Logos) سے ملکر بنا ہے۔

☆ سماج لفظ انسان کے گروپ کے لیے استعمال ہوتا رہا ہے۔

☆ ہندوستانی سماج ورن سسٹم کی بنیاد پر بنایا گیا ہے جہاں سماج برہمن، شتریہ، وشیہ، شدر پر مشتمل ہے۔

☆ منو کے ذریعے لکھی گئی ''منوسمرتی'' میں اس ورن سسٹم کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اسے ہندوستانی سماجیات کا آدی گرنتھ مانا جاتا ہے۔

☆ یونانی فلاسفر پلیٹو نے مغربی دنیا میں سب سے پہلے سماج کے ڈھانچے کی وضاحت کی ہے۔

☆ فرانسی فلاسفر کامٹے(1857-1778 عیسوی) نے سب سے پہلے سماج کے سائنسی مطالعہ کی داغ بیل ڈالی۔

☆ ہربرٹ اسپینسر نے 1876 میں ''پرنسپل آف سوشولوجی'' میں سماجیات کے تصور اور نفس مضمون کو متعین کرنے کی کوشش کی۔

☆ میکا یٹور اور پیج کے مطابق عمرانیات سماجی تعلقات کا ترتیب وار مطالعہ ہے۔ سماجی تعلقات کے جال کو ہی ہم سماج کہتے ہیں۔

☆ میکا یٹور اور پیج کی سماج کی اصطلاح دنیا بھر میں قابل قبول ہے۔

☆ سماجیات ایک آزاد سائنس ہے۔

☆ سماجیات سماجی سائنس ہے نہ کہ طبعیاتی سائنس۔

☆ سماجیات خالص سائنس ہے نہ کہ اطلاقی سائنس۔

☆ سماجیات مجرد نہ ہو کر غیر مجردی سائنس ہے۔

☆ سماجیات عام تصور ہے۔

☆ سماجیات مخصوص سائنس نہ ہو کر عام مروجہ سائنس ہے۔

☆ سماجیات عقلی(Rational) اور تجربی(Empirical) دونوں ہے۔

☆ سماجیات ایک سماجی سائنس ہے۔

☆ سماجیات کی دلچسپی سماجی تعلقات کو سمجھنے اور جاننے میں ہے۔

☆ اس لیے سماجیات کو ''عام سماجی سائنس'' بھی کہا جاتا ہے۔

☆ سماجیات کے ذریعے سماج کی تہذیب وثقافت کا بھی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

☆ تعلیم بھی ایک ایسا سماجی عمل ہے جس کے ذریعے انسان کے برتاؤ میں بدلاؤ آتا ہے۔

☆ سماجیات اور تعلیم دونوں کا تعلق انسانی برتاؤ سے ہوتا ہے۔

☆ سماجیات تعلیم کی شکل وساخت کو متعین کرنے کا بنیادی عمل ہے۔

- ☆ سماجیات اور تعلیم کے درمیان باہمی تعلق کو عمرانیات کی اک مخصوص اور اہم اصطلاح ''سماجیانے کے عمل'' کے ذریعے بھی سمجھا جاسکتا ہے۔
- ☆ سماجیانے کا عمل سماج کے قاعدوں اور نظریات کو اخذ کرنے کا عمل ہے۔
- ☆ سماجیانے کے عمل کا بنیادی مقصد بچے کو سماج کے مطابق ڈھالنا ہے۔
- ☆ تمدن کو منتقل کرنے کے تمام ذرائع سماجیانے کے عمل کے اداروں سے موسوم کیے جاتے ہیں۔
- ☆ یہ سبھی ادارے اپنی ساخت، نوعیت اور فعل کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔
- ☆ معاشرتی عمل کے اداروں میں خاندان، ہمجولی، مدرسہ یا اسکول، میڈیا، مذہب وغیرہ شامل ہیں۔
- ☆ مذہب سماجیانے کے عمل کا بہت موثر اور اہم ادارہ ہے۔
- ☆ خاندان سماجیانے کے عمل کا موثر ادارہ ہے۔ خاندان میں بنیادی سماجیانے کا عمل مکمل ہوتا ہے۔
- ☆ اسکول یا مدرسہ ثانوی سطح کے سماجیانے کے عمل کا اہم ادارہ ہے۔
- ☆ میڈیا بھی اس عمل کا موثر ادارہ ہے۔
- ☆ میڈیا کو کئی بار نوجوان قوم میں تشدد پھیلانے کے لیے اکسانے والے ذریعہ کی شکل میں بھی ذمے دار ٹھہرایا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کے ذریعے ہم بہت سی اچھی باتیں بھی سیکھ سکتے ہیں۔
- ☆ مذہب کے ذریعے جو سماجیانے کا عمل سیکھا جاتا ہے اس کے اثرات مختلف رسومات میں دیکھے جاسکتے ہیں۔
- ☆ استاد کا سماجیانے کے عمل میں اہم کردار ہے۔
- ☆ استاد کے ذریعے بچے سماج کی قابل قبول زبان اور رویے کے طریقہ کار کو سیکھ پاتے ہیں اور سماج سے مطابقت حاصل کر پاتے ہیں۔
- ☆ گروہی طریقہ کار کے ذریعے استاد بچوں کے لیے' سماج سے مطابقت کرنے کے زیادہ مواقع فراہم کراسکتا ہے۔
- ☆ غیر نصابی سرگرمویں کے زیادہ مواقع فراہم کرائے جاسکتے ہیں۔
- ☆ ان سرگرمیوں کا تعلق کمیونٹی کی سرگرمیوں سے ہونا چاہیے۔
- ☆ استاد سماج کا مثالی فرد مانا جاتا ہے۔
- ☆ اس کو اپنے شاگردوں کو ذات، مذہب پیشہ سے متعلق تنگ نظر خیالات سے نکال کر ایک وسیع سماج کے ممبر کے طور پر فکر و خیال کرنے کے لیے مجبور کرنا چاہیے۔
- ☆ سماجیات تعلیم کے نصاب کو متاثر کرتی ہے۔
- ☆ سماجیات معلم و طالب علم کے تعلقات کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔
- ☆ سماجیات اسکول کو سماج کی حقیقی شکل تسلیم کرتی ہے۔
- ☆ سماجیات تدریسی طریقہ کار میں اور افراد کے درمیان تعامل کے طریقہ کار پر زور دیتا ہے۔
- ☆ سماجیات' تعلیم میں بچہ کی زندگی کی حقیقی سرگرمی کو تعلیمی ہم نصابی سرگرمی کی جگہ دینے پر زور دیتی ہے۔

1.9 فرہنگ (Glossary)

ورن سسٹم (Varna System)	ورن سسٹم منو کے ذریعے لکھی گئی ''منوسمرتی'' (ہندوستانی سماجیات کا آدی گرنتھ) میں بیان کیا گیا ایک سماجی سسٹم ہے جہاں سماج برہمن، شتریہ، وشیہ، شدر پر مشتمل ہوتا ہے۔
سماجیانے کا عمل (Socialization)	سماجیانہ ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک فرد سماج کے نظریات کو اخذ کرتا ہے۔
ہمجولی (Peer Group)	وہ بنیادی اور سماجی گروہ جس میں ایسے لوگ شامل ہوتے ہیں جو ایک عمر، دلچسپی، پس منظر اور سماجی درجہ سے جڑے اور وابستہ ہوتے ہیں۔
جامع اصطلاح	Umbrella Term
دور بلوغت	Adolescent Age
عام مروجہ	Generalization
ذی عقل	Rational
توضیحی	Interpretative

1.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. سماجیات کے بانی کون مانے جاتے ہیں؟

(1) پلیٹو (2) ارسطو (3) کامٹے (4) ہربرٹ اسپینسر

2. سماجیات کی سب سے پہلی کتاب ''پرنسپلز آف سوشیولوجی'' کے مصنف کون ہیں۔

(1) کامٹے (2) ہربرٹ اسپینسر (3) ڈنکن (4) میکاٹور اور پیج

3. ان میں سماجیانے کے عمل کا ادارہ کونسا نہیں ہے۔

(1) میڈیا (2) مذہب (3) اسکول (4) ڈیپارٹمنٹ آف سوشیولوجی

4. میڈیا کے ذرائع ہیں۔

(1) ٹیلی ویژن (2) اخبار (3) انٹرنیٹ (4) سب

5. یہ کس نے کہا کہ سماجیات سماجی تعلقات کا ترتیب وار مطالعہ ہے۔ سماجی تعلقات کے جال کو ہی ہم سماج کہتے ہیں۔

(1) روسو (2) گڈنس (3) میکس ویبر (4) میکایٹور اور پیج

6. سماجیات ایک..........سائنس ہے۔

(1) طبعیاتی (2) اطلاقی (3) سماجی (4) تفریدی

7. سماجیانے کے عمل .... کے بنا ممکن نہیں ہے۔

(1) تعامل (2) شرکت (3) وضاحت (4) بیان

صحیح قول کے لیے سچ اور غلط کے لیے جھوٹ لکھئے۔

8. سماجیانے کا عمل وہ عمل ہے جس میں فرد اپنے سماجی ماحول کے ساتھ مطابقت قائم کرتا ہے۔( )

9. حقیقی شکل میں سماجیانے کا عمل سنسکریٹائزیشن کا عمل ہے۔( )

10. سماجیانے کے عمل کے لیے تعامل (Interaction) کا ہونا ضروری ہے۔( )

11. بنا رسمی تعلیم (Formal Education) کے انتظام کے بچے کا سماجیانے کا عمل نہیں کیا جا سکتا۔( )

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Ouestions)

1. سماجیات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
2. سماجیات کی وسعت کو بیان کیجئے؟
3. بچے کے سماجیانے کے عمل میں خاندان کے رول کو واضح کیجئے۔
4. بچے کے سماجیانے کے عمل میں ہمجولیوں کے اثرات کی وضاحت کیجئے؟
5. سماجیات مخصوص سائنس نہ ہو کر عام سائنس کس طرح ہے بیان کیجئے؟
6. میکائیور اور پیج کی سماجیات کی اصطلاح بیان کیجئے۔
7. سماجیانے کے عمل کے اداروں کے نام بتایئے۔
8. تعلیم اور سماجیانے کے عمل کے ایک دوسرے پر منحصر ہونے کی کوئی دو وجوہات لکھئے۔
9. تعلیم اور تعلیمی عمل پر سماجیانے کے عمل کے کوئی دو اثرات بتایئے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. تعلیم اور سماجیات میں کیا تعلق ہے؟ مثالوں کے ذریعے بتایئے۔
2. سماجیات اور تعلیم ایک دوسرے پر کیسے منحصر ہیں واضح کیجئے۔
3. سماجیانے کے عمل سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ بچے کے اس سماجیانے کے عمل میں مخصوص اداروں کے کردار کی وضاحت کیجئے؟
4. بچے کا سماجیانے کا عمل کیا ہے؟ بچوں کے مناسب سماجیانے کے عمل کے لیے اسکولوں اور اساتذہ کو کیا کام کرنے چاہیے؟
5. سماجیانے کے عمل سے کیا مراد ہے؟ بچے کے سماجیانے کے عمل میں استاد کے کردار کو واضح کیجئے؟

1.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

☆ Bogardus, E. S. (1921) "Problems in Teaching Sociology." J. OF APPLIED

SOCIOLOGY 6 (December): 19-24

☆ Clark, S. G. (1974) "An innovation for introductory sociology: Personalized System of Instruction." TEACHING SOCIOLOGY 1 (April): 131-142.

☆ Conover, P. W. (1974) "The Experimental Teaching of Basic Social Concepts: an Improvisational Approach." TEACHING SOCIOLOGY 2 (October): 27-42. Utilizes Improvisational Games as a Learning Technique.

☆ Krishnamuri, Jiddu. 1992. Education and the Significance of Life. India: Krishnamurti Foundation India.

☆ Kumar, Krishna. 1977. Raaj Samaj aur Shiksha. Delhi: Rajkamal

☆ Nambissan, G. B. (2009). Exclusion and Discrimination in Schools: Experiences of Dalit Children. Indian Institute of Dalit Studies and UNICEF.

☆ Paul J. Baker Does the Sociology of Teaching Inform "Teaching Sociology"? Teaching Sociology Vol. 12, No. 3, Sex and Gender (Apr., 1985), pp. 361-375

☆ Richard J. Gelles "Teaching Sociology" on Teaching Sociology Teaching Sociology Vol. 8, No. 1 (Oct., 1980), pp. 3-20

اکائی 2۔ ثقافت اور تعلیم

(Culture and Education)

اکائی کے اجزا

2.1 تمہید (Introduction)

2.2 مقاصد (Objective)

2.3 ثقافت کا مفہوم اور اس کی تعریفات (Meaning and Definitions of Culture)

2.4 ثقافت کی خصوصیات (Characteristics of Culture)

2.5 ثقافت کے ابعاد، ثقافتی تعطل، ثقافتی تکثیریت (Dimensions of Culture, Cultural Lag and Cultural Pluralism)

2.5.1 ثقافت کے ابعاد (Dimensions of Culture)

2.5.2 ثقافتی تعطل (Cultural Lag)

2.5.3 ثقافتی تکثیریت (Cultural Pluralism)

2.6 ثقافت کا تعلیم پر اثر (Impact of Culture on Education)

2.7 ثقافت کے تحفظ، منتقلی اور فروغ میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Preservation, Transmission and Promotion of Culture)

2.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

2.9 فرہنگ (Glossary)

2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

2.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

2.1 تمہید (Introduction)

ہم اپنی روزمرہ زندگی میں لفظ ثقافت (Culture) کا استعمال کثرت سے کرتے ہیں۔ اس سے مراد ہمارے سوچنے کا انداز، رہن سہن کے طریقے، عادات واطوار، کھانے پینے کے طریقے، لباس اور وضع قطع، مذہبی فکر اور سائنسی نقطہ نظر یہاں تک کہ سیاسی نظم وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔ اس کے باوجود مذکورہ لفظ ثقافت کے محدود تصور کی وضاحت کر پاتے ہیں۔ کیونکہ یہ لفظ اتنا وسیع اور جامع (Comprehensive) ہے کہ اس میں ہماری زندگی کے ہر شعبے کی سرگرمیاں، ہمارا برتاؤ (Behaviour)، عقائد (Beliefs) یہاں تک کہ ہماری کامیابیاں اور حصولیابیاں (Achievements) یہ سب شامل ہیں۔ سماجی علوم اور بالخصوص سماجیات میں ثقافت کے بارے میں بڑی تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ یہاں ثقافت کے تصور میں ہر وہ چیز شامل کی جاتی ہے جو انسان کی بنائی ہوئی ہو خواہ وہ مادی ہو یا غیر مادی۔

2.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

1۔ ثقافت کا مفہوم اور اس کی مختلف تعریفات بیان کرسکیں۔

2۔ ثقافت کی خصوصیات واضح کرسکیں۔

2.3 ثقافت کا مفہوم اور اس کی تعریفات (Meaning & Definitions of Culture)

معروف ماہر سماجیات میک آئی ور نے ثقافت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے۔

"ثقافت۔ فن، ادب، ردعمل اور تفریح کے انداز میں روزمرہ کے رہنے اور سوچنے کے طرز کا اظہار ہے۔"

ثقافت کی اس جامع تعریف کے بعد آیئے ہم دیگر ماہرین کی بیان کردہ تعریفات پر بھی غور کریں۔

"ثقافت ایک ایسا پیچیدہ کل ہے۔ جس میں علم، عقائد، فن، اخلاقیات، قانون، رسم ورواج اور ایسی ہی دیگر عادتیں اور صلاحیتیں جو کہ انسان نے بحیثیت ایک سماجی رکن کے حاصل کی ہیں شامل ہیں۔

(E.B. Taylor)

"Culture is that complex whole which includes knowledge, belief, art, morals, law, customes and any other capabilities acquired by man as a menber of society " (E.B. Taylor)

"ثقافت میں انسان کی تمام مادی تہذیب، آلات، ہتھیار، کپڑے، مشینیں، پناگاہیں حتیٰ کہ صنعتیں بھی شامل ہیں۔" (Ellwood)

"Culture includes man's entire material civilization, tools,

weapons, clothing, shelter, machine and even system of indusrty."

(Ellwood)

''ثقافت میں لوگوں کی تمام خصوصیات، سرگرمیاں اور دلچسپیاں شامل ہیں۔'' (T.S Eliot)

"Culture includes all the characteristics and interest of people" (T.S. Eliot)

''ثقافت ایک ایسا پیچیدہ کل ہے جس میں وہ سب کچھ شامل ہے جو ہم سوچتے ہیں، کرتے ہیں اور بحیثیت سماج کے رکن اپنے پاس رکھتے ہیں۔'' (Biersted)

"Culture is that complex whole that consists of everythning we think, do and have, as members of society" (Biersted)

اوپر بیان کی گئی تمام تعریفات سے جو بات واضح طور پر ابھر کر ہمارے سامنے آتی ہے وہ ہے کہ لفظ ثقافت (Culture) ایک جامع (Comprehensive) مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے۔ اگر ہم ان تعریفات کا بغور مطالعہ کریں تو ثقافت کا تصور سمجھنا آسان ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی ہم بڑی آسانی کے ساتھ اس کی خصوصیات اخذ کر سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 ثقافت کی کوئی دو تعریفات (Definitions) بیان کیجیے۔

-2 آپ کے لحاظ سے ثقافت میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں۔

2.4 ثقافت کی خصوصیات (Characteristics of Culture)

(1) ہر سماج (Society) کی اپنی ایک مخصوص ثقافت ہوتی ہے۔ جو وقت اور حالات کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اگر ہم غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی سماج کی اپنی امتیازی خصوصیات ہیں جو اسے دیگر سماجوں سے ممتاز مقام عطا کرتی ہیں۔ اسی کے ساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ہماری ثقافت میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ہماری آج کی ثقافت آزادی سے قبل یا آزادی کے فوری بعد کی ثقافت سے قدرے مختلف ہے۔ حالانکہ بہت ساری بنیادی خصوصیات اب بھی قائم ہیں۔

(2) ثقافت سماجی میل جول اور ایک دوسرے کی تقلید (Imitation) کا نتیجہ ہوتی ہے اور انسانی تجربات اس ضمن میں کافی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ کسی سماج کا وجود ہی انسانوں کے میل جول سے عمل میں آتا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھ رہتے بستے ہوئے بہت ساری چیزیں سیکھتے اور سکھاتے ہیں۔ یہ انسانی تجربات ہماری ثقافت کو ایک سمت عطا کرتے ہیں۔

(3) ہر نسل اپنی ثقافت کو اپنی اگلی نسل تک منتقل (Transmit) کرتی ہے۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ ایک نسل اپنے آبا و اجداد سے جو ثقافت، وراثت میں حاصل کرتی ہے اس میں وہ اپنے تجربات شامل کر کے اسے آگے بڑھاتی ہے اور پھر دانستہ اور نادانستہ طور پر آئندہ نسل کو منتقل کرتی ہے اور اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ وقت کے ساتھ ہر سماج نئی نئی منزلوں کی طرف رواں دواں رہتا ہے۔

(4) ثقافت، افراد اور سماج دونوں کے لیے افادی (Utilitarian) ہوتی ہے۔اس کا سادہ سا مطلب یہ ہے کہ ثقافتی ورثے سے افراد اور سماج دونوں ہی مستفید ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر سماج میں مہمان نوازی کی روایت سے، مسافرین، ضرورت مند اور کئی قسم کے افراد استفادہ کرتے ہیں۔اسی طرح سے تحفظ (Preservation) کی پالیسی سے بحیثیت مجموعی سماج کا ایک گروہ مستفید ہوتا ہے اور اس طرح سماج آگے بڑھتا ہے۔

(5) ثقافت (Culture) حرکیاتی (Dynamic) ہوتی ہے۔کسی بھی سماج کی ثقافت میں جمود نہیں ہوتا ہے اور وہ مختلف قسم کی تبدیلیوں (Changes) سے متاثر ہوتی ہے اور خود انہیں بھی متاثر کرتی ہے۔ بالفاظ دیگر ثقافت جامد (Static) نہ ہوتے ہوئے حرکیاتی (Dynamic) ہوتی ہے۔

(6) ثقافت افراد کی مختلف ضرورتوں کو پورا کرتی ہے۔حصول کامیابی کے بعد شاباشی حاصل کرنا اور سراہا جانا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔ ہمارے سماج کی گلپوشی اور تہنیتی جلسوں کے انعقاد کی روایت انسان کی اس ضرورت کو پورا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔اس طرح ثقافت انسان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔

(7) مختلف ثقافتیں (Cultures) ربط (Contact) میں آکر ایک دوسرے کو متاثر کرتی ہیں۔تقریباً ایک ہزار سال قبل ہندوستان میں مسلمانوں کی آمد سے ہندو اور مسلم ثقافتیں ایک دوسرے کے ربط میں آئیں اور رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے بہت کچھ استفادہ کیا اور آج ہمارے ملک کی ثقافت کثرت میں وحدت (Unity in Diversity) کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہے اور ساری دنیا میں اس کی وجہ سے اسے ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔تمام ثقافتیں ایک دوسرے کے ربط میں آکر ایک دوسرے کو متاثر کرتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 ہر سماج کی اپنی ایک مخصوص ____________ ہوتی ہے۔

-2 ثقافت سماجی میل جول اور ایک دوسرے کی ____________ کا نتیجہ ہوتی ہے۔

-3 ہر نسل اپنی ثقافت کو اپنی نئی نسل تک ____________ کرتی ہے۔

-4 ثقافت افراد اور سماج دونوں کے لیے ____________ ہوتی ہے۔

-6 مختلف ثقافتیں ایک دوسرے کے ربط میں آکر ایک دوسرے کو ____________ کرتی ہیں۔

2.5 ثقافت کے ابعاد، ثقافتی تعطل، ثقافتی تکثیریت

(Dimensions of Culture, Cultural Lag and Cultural Pluralism)

2.5.1 ثقافت کے ابعاد (Dimensions of Culture)

(a) یہ بات پہلے ہی واضح ہو چکی ہے کہ ثقافت ایک جامع اور حرکیاتی تصور ہے۔اس کے مختلف ابعاد (Dimensions) ہوتے ہیں۔

(b) مختلف ماہرین نے ثقافت کے ابعاد(Dimensions) پر اپنے اپنے انداز میں روشنی ڈالی ہے۔عام طور پر ان ابعاد میں شامل ہیں۔

1- فلسفہءانفرادیت (Individualism)

2- مردغلبہ سماج (Musculinity)

3- غیریقینی کیفیت سے اجتناب Uncertrinity Avoidance Power Distances

4- طویل مدت سمت بند Long Term Orientation

5- تہذیبی مشاغل میں شراکت Participation in cultural activities

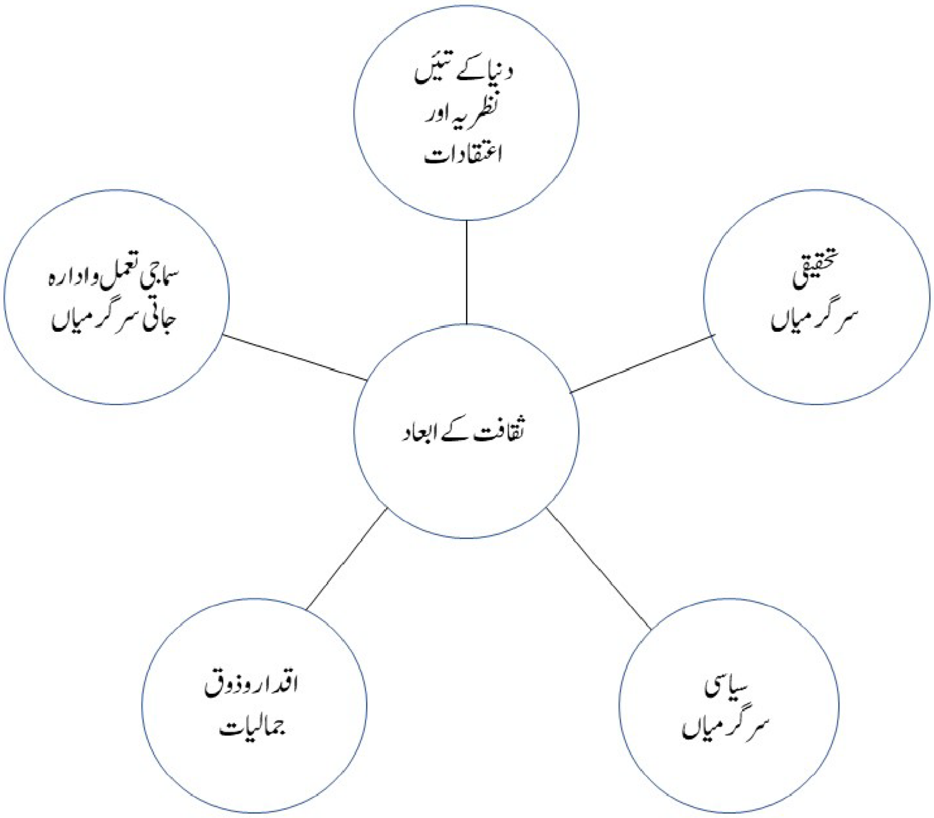

درج ذیل خاکے کے ذریعے ثقافت کے مختلف ابعاد کا احاطہ کیا جاسکتا ہے۔

2.5.2 ثقافتی تعطل (Cultural Lag)

سائنسی اور تکنیکی ترقیات سے ہم آہنگ ہونے میں ہر ثقافت کو کچھ وقت درکار ہوتا ہے اور اس درمیان چند سماجی مسائل اور کشمکش کا ماحول بھی پیدا ہوسکتا ہے۔ اس درمیانی وقفے کی کیفیت کو ثقافتی تعطل (Cultural Lag) کہا جاتا ہے۔ اس تصور کو 1922 میں ماہر سماجیات William F.Ogbum نے پیش کیا تھا۔

ثقافتی تعطل کے تصور کو واضح کرنے کے لیے ہم یہ مثال دے سکتے ہیں کہ کسی بیماری یا حادثے کی وجہ سے بعض مرتبہ میڈیکل سائنس کسی

شخص کے عضو (Organ) کو بدلنے کی سفارش کرتی ہے۔لیکن آج بھی بعض ثقافتی گروہ (Cultural Groups) اس پر آمادہ نہیں ہوتے اور شدید نقصان برداشت کرنے کے باوجود پیش قدمی کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔یہی ان کا ثقافتی تعطل (Cultural Lag) ہے۔

2.5.3 ثقافتی تکثیریت (Cultural Pluralism)

ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف زبانوں کے بولنے والے، مختلف مذاہب کو ماننے والے اور مختلف ثقافتوں کے حامل افراد مل جل کر رہتے ہیں۔ یہ ملک ایک ایسے خوبصورت گلدستے کے مانند ہے جس میں مختلف رنگوں، شکلوں اور خوشبوؤں کے پھول خوبصورتی کے ساتھ سجے ہوئے ہیں۔ عام طور پر ہندوستانی ثقافت کو کثرت میں وحدت (Unity in Diversity) کہا جاتا ہے۔اس تصور کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ساری ثقافتیں اپنے وجود کو کھو کر ایک ثقافت کا روپ اختیار کر لیں بلکہ اس میں یہ بات شامل ہے کہ ساری ثقافتیں اپنی انفرادیت کو باقی رکھتے ہوئے ایک نئی ثقافت کا روپ اختیار کر لیں۔ ہندوستانی مزاج میں رواداری اور تحمل (Tolerence) کی بدولت یہاں تمام ثقافتوں کو پروان چڑھنے کے موقعے حاصل ہیں اور کسی بھی ثقافت سے دوسری ثقافتوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔اسی تصور کو اصطلاح میں تکثیریت (Cultural Pluralism) کہتے ہیں۔

ہندوسانی سماج کے تمام افراد اور گروہوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس تکثیریت کو باقی رکھنے اور پروان چڑھانے کی کوشش کریں خوشگوار اور پر امن سماج کی تشکیل میں اپنی خدمات پیش کریں۔ ملک کی سالمیت (Solidarity) آزادی (Freedom) اور ترقی (Progress) کے لیے بھی اس کی سخت ضرورت ہے اور ملک کو ترقی یافتہ اور عظیم طاقت (Super Power) بنانے کا تقاضا بھی یہی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1- عام طور پر ہندوستانی ثقافت کو ____________ کہا جاتا ہے۔

2- ہندوستانی مزاج کی دو اہم خصوصیات رواداری اور ____________ ہے۔

3- جس سماج میں تمام ثقافتوں کو پروان چڑھنے کا موقع حاصل ہو اور کسی ثقافت کو کوئی خطرہ نہ ہو اسے ____________ کہتے ہیں۔

2.6 ثقافت کا تعلیم پر اثر (Impact of Culture on Education)

ہم جانتے ہیں کہ سماجی ضروریات کی تسکین وہ عمل ہے جس کے دوران ثقافتی ہم آہنگی عمل میں آتی ہے۔ جب ثقافت میں تبدیلی رونما ہوتی ہے تو لوگوں کو نئی ضرورتیں پیش آتی ہیں اور نئی تکنیکیں پیدا ہوتی ہیں اور قدریں بھی بدلتی ہیں اس طرح ایک گردش (Cycle) جاری رہتی ہے۔

ثقافتی ہم آہنگی کے ساتھ ساتھ تعلیمی تبدیلی کا عمل جاری رہتا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ گذشتہ چند دہائیوں میں سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں مختلف دریافتیں اور ایجادات وجود میں آئیں بالخصوص کمپیوٹر انٹرنیٹ اور اسفار کے برق رفتار ذرائع ووسائل نے ہماری وسیع دنیا کے مختلف علاقوں اور ملکوں کو بالکل قریب کر دیا ہے اور ایک عالمی دیہات (Global Village) کا تصور عملی روپ اختیار کر چکا ہے۔اس تناظر میں تعلیمی میدان میں ایک بڑی تبدیلی یہ رونما ہوئی ہے کہ لوگ اپنے بچوں کو انگریزی ذریعہ تعلیم کے اسکولوں میں پڑھانے کو ترجیح دینے لگے ہیں۔اس طرح ہم ثقافتی صورتحال کی تبدیلی کا تعلیم پر اثر نمایاں طور پر محسوس کر سکتے ہیں۔اسی طرح سماج میں اخلاقی قدروں کے زوال پزیر ہونے کی وجہ سے ماہرین تعلیم، تعلیمی اقدار (Vlaue Education) کو نصاب کا لازمی جز بنانے پر زور دیتے ہیں۔ یہ بھی ثقافت کا تعلیم پر ایک واضح اثر ہے۔

تعلیم پر ثقافت کے اثرات کو ہم اختصار کے ساتھ مندرجہ ذیل نکات کی شکل میں یوں بیان کر سکتے ہیں۔

(1) ثقافتی عقائد و اقدار مقاصد تعلیم کا تعین کرتے ہیں۔

(2) مقاصد تعلیم کی روشنی میں نصاب کی تدوین کی جاتی ہے۔ کسی سماج کی ثقافت اس کے تعلیمی نظام اور بالخصوص نصاب پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے۔

(3) تعلیم کے لیے کتابیں نصاب تعلیم کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ وہی کتابیں مؤثر اور مقبول ہوتی ہیں جو متعلقہ سماج کے ثقافتی معیارات اور اقدار سے ہم آہنگ ہوں۔

(4) تدریس، تعلیم و تعلم کے عمل کا ایک اہم جز ہے اور یہ ثقافت سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ترقی یافتہ ممالک میں سائنس اور ٹکنالوجی کی رسائی ترقی پزیر اور پسماندہ ممالک کے مقابلے میں زیادہ بہتر ہے۔ اسی لحاظ سے وہاں کے طریقہ ہائے تدریس میں ان کا استعمال مؤثر طریقے سے کیا جا رہا ہے۔ اس کے بر خلاف ترقی پزیر اور بالخصوص پسماندہ ممالک میں آج بھی روایتی طریقوں خاص طور پر رٹنے رٹانے کے عمل پر زور دیا جاتا ہے۔

(5) تعلیمی نظام میں نظم وضبط (Discipline) کی اپنی اہمیت ہوتی ہے۔ اسی کے ذریعے مستقبل کے شہریوں کی زندگی میں نظم وضبط کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ تعلیم میں برتے جانے والے نظم وضبط کے تصور پر وہاں کی ثقافت اپنا گہرا اثر رکھتی ہے مثلاً جس سماج میں جمہوری اقدار کو اہمیت دی جاتی ہے وہاں پر متاثر کن طرز رسائی (Impressionate Approach) کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اس کے برخلاف جس سماج میں جابرانہ نظام (Autocratic System) رائج ہو وہاں کے تعلیمی اداروں پر نظم وضبط کی بحالی کے لیے غلبے کا نظریہ (Repressionistic Theory) استعمال کیا جاتا ہے۔

(6) اساتذہ طلبا کے لیے نمونہ (Role Model) ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کے کردار کا تعین بھی ثقافت کرتی ہے۔ زیادہ تر ترقی یافتہ ممالک میں طلبا کے لیے اعلیٰ معیاری اور دلچسپ کتابیں اور دیگر تعلیمی امدادی وسائل فراہم کیے جاتے ہیں۔ وہاں پر اساتذہ کا کردار زیادہ تر رہنمایانہ قسم کا ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف پسماندہ ممالک میں اساتذہ کا زیادہ تر وقت بنیادی تصورات کی روایتی تدریس میں صرف ہوتا ہے۔

(7) اسکول سماج کی چھوٹی شکل (Miniature) ہوتا ہے اس لیے کسی سماج میں رائج ثقافت اسکول کی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مثلاً ہندوستانی ثقافت میں بچوں اور خاص طور پر لڑکیوں کے لیے انتہائی مختصر لباس کو مقبولیت حاصل نہیں ہے۔ اس لحاظ سے اسکول کا یونیفارم مقرر کرتے وقت بھی اس نکتے کو دھیان میں رکھنا ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1- ثقافتی عقائد اور اقدار تعلیم سے متعلق کس چیز کا تعین کرتے ہیں؟

2- نصاب کی تدوین کس چیز کی روشنی میں کی جاتی ہے؟

2.7 ثقافت کے تحفظ، منتقلی اور فروغ میں تعلیم کا کردار

(Role of Education in Preservation, Transmission and Promotion of Culture)

جس طرح ثقافتی تبدیلیاں ہمارے نظام تعلیم کو متاثر کرتی ہیں اسی طرح خود تعلیم بھی ثقافت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ ثقافتی عناصر جن پر کسی سماج میں بحیثیت مجموعی اتفاق رائے پایا جاتا ہے ان کے بارے میں لازمی طور پر سماج سے وابستہ سبھی افراد کی خواہش ہوتی ہے کہ ان عناصر کا نہ صرف تحفظ کیا جائے بلکہ انہیں فروغ دیکر اپنی آئندہ نسلوں تک پہنچا سکیں۔ اسی لیے تعلیم کے مقاصد میں تعلیم برائے ثقافت کو ایک اہم مقام حاصل ہے اور ہم تعلیم کے ذریعے اپنی ثقافت کے تحفظ (Preservation)، فروغ (Promotion) اور منتقلی (Transmission) کی کوشش کرتے ہیں۔ بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس مقصد کے حصول کے لیے تعلیم انتہائی مؤثر (Effective)، منظّم (Systematic) اور اجتماعی (Collective) ذریعہ ہے۔

ثقافت پر تعلیم کے اثرات کو درج ذیل نکات کی شکل میں پیش کیا جا سکتا ہے۔

1- تعلیم ثقافت کے تحفظ (Preservation) میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

2- ماہر سماجیات Ottaway کے بقول ''سماجی اقدار اور معیارات کو نوجوان نسل تک منتقل کرنا تعلیم کی ذمہ داری ہے اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم ثقافت کو نسل در نسل منتقل کرتی ہے۔

3- ثقافت کے تحفظ اور اس کی منتقلی کے ساتھ ساتھ تعلیم اس کے فروغ کا ذریعہ بھی ہے۔ تعلیم کے ذریعے لوگ دیگر ثقافتوں کے اثرات کو قبول بھی کرتے ہیں اور اپنی ثقافت سے بعض غیر ضروری اور نقصاندہ اجزاء کو کم کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً تعلیم کے ذریعے ہم لوگوں میں یہ شعور پیدا کرتے ہیں کہ وہ کم سنی کی شادی (Early Child Marriage) کی رسم سے پرہیز کریں لڑکیوں اور عورتوں کو بھی تعلیمی زیور سے آراستہ کریں۔

4- تعلیم کی وجہ سے ثقافت میں تسلسل (Continuitivity) قائم رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عالمی سطح پر مختلف علاقوں اور ملکوں میں مختلف ثقافتیں مروج ہیں۔ اس تناظر میں ہم تعلیم کے ذریعے سے ایک ثقافت پر عمل پیرا افراد اور گروہ کو دوسری ثقافتوں کے تئیں جذبہ تحمل اختیار کرنے کے لیے تیار کرتے ہیں۔

5- آج سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں بڑی تیزی سے ترقی ہو رہی ہے۔ مختلف دریافتیں اور ایجادات ہمارے سامنے آرہی ہیں اور ان کے نتیجے میں مادی ثقافت (Materialistic Culture) کی نشونما تیزی کے ساتھ ہو رہی ہے۔ ان حالات میں سماج کے اقدار (Values)، معیارات (Standards) اور اصول (Principle) پس پشت رہ جانے کا امکان پیدا ہوتا ہے اور یہی چیز مادی اور غیر مادی ثقافت کے درمیان ایک خلاء پیدا کردیتی ہے۔ اس خلاء کو تعلیم کے ذریعے بحسن خوبی پر کیا جا سکتا ہے۔

بہر حال، بحیثیت معلم استاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی تعلیم و تربیت کے ذریعے طلبا میں ایسی وسیع النظری (Broadmindness) پیدا کرے کہ جس کے ذریعے طلبا میں سائنسی طرز فکر (Scientific Attitude) پروان چڑھے اور اپنی ثقافت پر عمل پیرا ہونے کے ساتھ دیگر ثقافتوں سے اچھی باتیں سیکھنے میں پیشرفت کریں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 ثقافت کے تئیں تعلیم کی تین ذمہ داریاں کونسی ہیں؟

2.8 یادرکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

(1) ثقافت کا تصور بہت ہی جامع ہے۔اس میں کسی سماج کے افراد کی زندگی کے تمام شعبوں کی سرگرمیوں سے لیکر،ان کا برتاؤ،عقائدواقدار یہاں تک کہ ان کی حصولیابیاں بھی شامل ہوتی ہیں۔

(2) مختلف ماہرین نے ثقافت کی مختلف تعریفات بیان کی ہیں۔ان کی مدد سے ہم ثقافت کے جامع تصور کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(3) ثقافت کی خصوصیات:

(a) ہر سماج کی اپنی مخصوص ثقافت ہوتی ہے۔

(b) ثقافت،لوگوں کے میل جول اور ایک دوسرے کی تقلید کا نتیجہ ہوتی ہے۔

(c) ایک نسل کے ذریعے آئندہ نسل کو ثقافت کی منتقلی عمل میں آتی ہے۔

(d) ثقافت،افرادوسماج دونوں کے لیے سودمند ہوتی ہے۔

(e) ہر ثقافت حرکیاتی (Dynamic) ہوتی ہے نہ کہ جامد (Static)۔

(f) ثقافت افراد کی مختلف ضرورتوں کو پورا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے۔

(g) مختلف ثقافتیں ایک دوسرے سے ربط میں آکر ایک دوسرے کو متاثر کرتی ہیں۔

(4) ثقافت کے مختلف ابعاد (Dimensions) ہیں۔جن میں سماج کے افراد اقدار اور ذوق جمالیات سے لے کر ان کے نظریات اور اعتقادات،تکنیکی و پیشہ وارانہ سرگرمیاں،سیاسی سرگرمیاں،سماجی تعامل اور ادارہ جاتی سرگرمیاں شامل ہیں۔

(5) سائنس اور تکنیکی ترقیات سے ہم آہنگ ہونے کے لیے کسی ثقافت کو درکار وقت یا وقفے کی کیفیت کو ثقافتی تعطل کہتے ہیں۔

(6) کسی ملک/ ریاست یا علاقے میں مختلف ثقافتوں کی انفرادیت کو قائم رکھتے ہوئے سماج میں ہم آہنگی قائم رکھنا ثقافتی تکثیریت کہلاتا ہے۔

(7) مقاصد تعلیم،نصاب تعلیم،نصابی کتب اور طریقہ ہائے تدریس یہاں تک کہ اسکول اور کمرہ جماعت کا نظم وضبط اور خود معلم کی شخصیت اور اس کے کردار کے تعین میں ثقافتی عقائدواقدار بڑی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔

(8) ثقافت کے تحفظ،فروغ اور نسل در نسل اسے منتقل کرنے میں تعلیم ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

تعلیم برائے ثقافت ایک اہم تعلیمی مقصد ہے۔کسی مخصوص ثقافت کے حامل افراد میں دیگر ثقافتوں کے تئیں تحمل اور رواداری کو پروان چڑھانا تعلیم کی ذمہ داری ہے اور اس سے بھی آگے بڑھ کر،بہتر یہ ہے کہ طلبا میں ایسا سائنسی نقطۂ نظر پیدا کیا جائے تاکہ دیگر ثقافتوں کی اچھی باتیں بھی سیکھنے کی کوشش کریں۔

2.9 فرہنگ (Glossary)

ثقافت (Culture)	کسی سماج کے افراد کی زندگی کے ہر شعبہ کی سرگرمیاں، ان کے برتاؤ، عقائد و اقدار اور حصولیابیاں۔
ثقافتی تعطل (Culture Lag)	سائنس اور ٹکنالوجی کے نتیجہ میں ہونے والی مادی ترقی سے ہم آہنگ ہونے میں کسی بھی ثقافت کو کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ اس درمیانی وقفے کی کیفیت کو ثقافتی تعطل کہا جاتا ہے۔
ثقافتی تکثیریت (Cultural Puralism)	مختلف ثقافتوں کا اپنی انفرادیت باقی رکھتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی اختیار کرنا۔
متاثر کن طرز رسائی	Impressionate Approach
غلبے کا نظریہ	Repressionistic Theory
مرد غلبہ سماج	Musculinity
افادی	Utilitarian
حرکیاتی	Dynamic
تکثیریت	Cultural Pluralism

2.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1- لفظ ثقافت (Culture) اپنے مفہوم کے لحاظ سے ایک ------ لفظ ہے۔

(a) جامع (Comprehensive) (b) محدود (Limited)

(c) اختلافی (Controvertial) (d) ان میں سے کوئی نہیں

2- ہر سماج کی اپنی مخصوص --------- ہوتی ہے۔

(a) ثقافت (b) جغرافیائی صورت حال (c) زمین (d) وراثت

3- --------- مضمون میں ثقافت کا تفصیلی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

(a) جغرافیہ (Geography) (b) شہریت (Civics)

(c) طبعیات (Physics) (d) سماجیات (Sociology)

4- ثقافت میں انسانوں کی --------- تہذیبیں شامل ہیں۔

(a) صرف مادی (b) صرف غیر مادی (c) مادی اور غیر مادی دونوں (d) نہ مادی اور نہ غیر مادی

5- ہماری فکر اور ہمارا عمل دونوں ہی ہماری --------- اٹوٹ حصہ ہیں۔

(a) تعریف (b) ثقافت (c) تہذیب (d) وراثت

6- ثقافت سماجی میل جول اور ایک دوسرے کی ------------ کا نتیجہ ہوتی ہے۔

(a) حرص (b) تقلید (c) تنقید (d) غیبت

7- جب مختلف ثقافتیں ایک دوسرے کے ربط میں آتی ہیں تو ایک دوسرے کو -------- کرتی ہیں۔

(a) برباد (b) متاثر (c) مرعوب (d) ختم

8- ہندوستانی ثقافت کی پہچان کثرت میں ---------- ہے۔

(a) کثرت (b) نفع بخشی (c) وحدت (d) کشمکش

9- ثقافتی تعطل کا تصور سب سے پہلے -------- نے 1922 میں پیش کیا۔

(a) Bierstett (b) J.S Eliot (c) W.F Ogbum (d) Ell wood

10- ثقافت کے تئیں تعلیم کی تین اہم ذمہ داریاں ہیں۔ تحفظ، -------- اور منتقلی ہے۔

(a) اصلاح (b) جائزہ (c) فروغ (d) بربادی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

(1) ثقافت کی تعریفات کسی دو ماہرین کے حوالے سے پیش کیجئے۔

(2) ثقافت کے تئیں تعلیم کی تین اہم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالیے۔

(3) کسی سماج کی ثقافت اس کی تعلیم کو کس طرح متاثر کرتی ہے؟ بیان کیجئے۔

(4) کثرت میں وحدت (Unity in Diversity) پر مختصر نوٹ لکھیئے۔

(5) عالمگیریت کے اس دور میں ہندوستانی ثقافت کو درپیش خطرات کون سے ہیں؟

طویل جوابی سوالات (Long Answer Type Questions)

(1) ہندوستانی کی گنگا جمنی ثقافت کے تحفظ، فروغ اور نئی نسل تک منتقلی کے لیے بحیثیت معلم آپ کو کیا کرنا چاہئے؟ تفصیل بیان کیجئے۔

(2) ثقافت سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کی تعریفات بیان کرتے ہوئے ثقافت کی اہم خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

(3) تعلیم اور ثقافت کے باہمی رشتے پر بحث کیجئے اور بتایئے کہ دونوں ایک دوسرے کو کس طرح متاثر کرتے ہیں؟

(4) ثقافتی تکثیریت سے کیا مراد ہے؟ ہندوستان میں ثقافتی تکثیریت کو درپیش خطرات سے بحث کیجئے اور بتایئے کہ ان خطرات سے کس طرح نمٹا جا سکتا ہے؟

(5) آپ کی کلاس میں موجود مختلف ثقافتوں کے حامل طلبا کے تئیں آپ کس طرح کا رویہ اختیار کریں گے کہ حصول علم کے ساتھ طلبہ میں تحمل اور رواداری کے جذبات پروان چڑھ سکیں۔

2.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1- Arulsamy S.(2014), Philosophical and Sociological Perspectivies on Education, Hyderabad, Neelkamal

2- Ramesh G. () Philosophical Foundation of Education, Hyderabad, Neelkamal Publication

3- Latchanna, Foundation of Education, Hyderabad, Neelkamal Publication

4- Chaube S.P. and Akhilesh (1981), "Philosophical and Sociological Foundation of Education". Agra:Vinod Pustak Mandir

5- Durkheim, E.(1956), "Education and Sociology". Glencoe Tree Press

6- Sawaroop Saxena,N.R. Shikha Chaturvedi(2009), Education in Emerging Indian Society, Meerut: R.Lal Book Depot

7- Yogesh Kumar Singh(2009), Sociological Foundations of Education, New Delhi: All Publishing Corporation

اکائی 3۔ سماجی تبدیلی اور تعلیم

(Social Change and Educaiton)

اکائی کے اجزا

3.1 تمہید (Introduction)

3.2 مقاصد (Objective)

3.3 سماجی تبدیلی کا مفہوم اور اس کے لیے ذمہ دار عوامل

(Meaning and Factors Responsible for Social Change)

3.3.1 سماجی تبدیلی کی تعریف(Meaning of Social Change)

3.3.2 سماجی تبدیلی کی خصوصیات(Characteristics of Social Change)

3.3.3 سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار عوامل(Factors Responsible for Social Change)

3.4 جدت پسندی کا تصور اور اس کی خصوصیات (Concept and Attributes of Modernisation)

3.4.1 جدت پسندی(Modernisation)

3.4.2 جدت پسندی کی خصوصیات(Characteristics of Modernisation)

3.4.3 جدت پسندی کے مسائل(Problems of Modernisation)

3.4.4 جدت پسندی اور تعلیم(Modernisation and Education)

3.5 سماجی طبقہ بندی، سماجی تغیر پذیری اور تعلیم (Social Stratification, Social Mobility and Education)

3.5.1 سماجی طبقہ بندی یا درجہ بندی کا مفہوم(Meaning of Social Stratification)

3.5.2 سماجی طبقہ بندی کی خصوصیات(Characteristics of Social Stratification)

3.5.3 سماجی طبقہ بندی اور تعلیم(Social Stratification and Education)

3.5.4 سماجی تغیر پذیری(Social Mobility)

3.5.5 سماجی تغیر پذیری اور تعلیم کا کردار(Role of Education for Social Mobility)

3.6 سماجی تبدیلی کے لیے معاون کے طور پر تعلیم (Education as a facililator for Social Change)

3.6.1 سماجی تبدیلی میں تعلیم کا کردار(Role of Education for Social Change)

3.6.2 سماجی تبدیلی کے عمل میں اساتذہ کا کردار(Role of Teachers for Social Change)

3.6.3 تعلیم اور سماجی تبدیلی میں تعلق(Correlation between Education and Social Change)

3.7 سماجی جال اور سماجی ربط واتصال اور تعلیم پر اس کے مضمرات

(Social Networking and its Implications on Social Cohesion & Education)

3.7.1 سماجی جال(Social Networking)

3.7.2 سماجی ربط واتصال(Social Cohesion)

3.8 یادرکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

3.9 فرہنگ (Glossary)

3.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

3.1 تمہید (Introduction)

کسی بھی سماج کی تعمیر اُس سماج میں رہنے والے افر دملکر کرتے ہیں۔سماج کی بنیاد اُن کے آپسی رشتوں کو قائم کرنے ،آپسی تعاون اور تبادلہ خیال پر منحصر ہے۔جس طرح سے انسانی زندگی میں تبدیلیاں ہو رہی ہیں اُسی طرح سے انسانی سماج میں بھی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔آج سماج جدت پسندی کی طرف گامزن ہے،اُس کی سوچ،عقائد،اقدار،رویہ اور طرز زندگی میں پوری طرح سے تبدیلی آرہی ہے۔تعلیم جہاں سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کا ایک اہم ذریعہ ہے وہیں دوسری طرف تعلیم ان سماجی تبدیلیوں کو مثبت سمت دیتی ہے اور اُس کے لیے سازگار ماحول پیدا کرتی ہے۔طلباء کو یہ معلوم ہونا چاہیے کی موجودہ دور میں تعلیم کس طرح سماجی تبدیلی اور جدت پسندی کے لیے ضروری ہے۔اس اکائی میں دیئے گئے مواد کے ذریعے اس مقصد کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس اکائی میں آپ سماجی تبدیلی ،اُس کی خصوصیات اور اُس کے لیے ذمہ دار اہم عوامل ، جدت پسندی اور اُس کی خصوصیات کے بارے میں مطالعہ کرینگے۔اس کے ساتھ ہی تعلیم کی سماجی تبدیلی سماجی طبقہ بندی سماجی جال ،سماجی ربط و اتصال اور اُس سے متعلق ،معلم کے کردار کے بارے میں بھی مطالعہ کریں گے۔

3.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ۔

- سماجی تبدیلی کے مفہوم کو واضح کرسکیں۔
- سماجی تبدیلی کی تعریف بیان کرسکیں۔
- سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار عوامل کی تشریح کرسکیں۔
- جدت پسندی کی خصوصیات اور اس کے راستے میں حائل رکاوٹوں کی تشریح کرسکیں۔
- جدت پسندی کے لیے تعلیم کے کردار کو بیان کرسکیں۔
- سماجی تبدیلی کے عمل میں تعلیم کے کردار پر بحث کرسکیں۔
- سماجی طبقہ بندی یا درجہ بندی (Social stratification) کے تعریف اور خصوصیات کو بیان کرسکیں۔
- سماجی جال (Social Networking) کے مفہوم کو بیان کرسکیں۔
- سماجی ربط و اتصال (Social cohesion) کی تعریف بیان کرسکیں۔

3.3 سماجی تبدیلی کا مفہوم اور اس کے لیے ذمہ دار عوامل

(Meaning and Factors Responsible for Social Change)

سماجی تبدیلی کا مفہوم (Meaning of social change)

سماجی تبدیلی سے مراد معاشرے کے سماجی نظام میں تبدیلی سے ہے۔انسانی سماج کا سفر مسلسل جاری ہے۔ہر انسان اور انسان سے بننے والے سماج میں تبدیلی ہو رہی ہے۔تبدیلی فطرت کا قانون ہے اور ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے کیونکہ کوئی بھی تبدیلی مستقل نہیں ہے تبدیلی

یقیناً بعض مرتبہ تکلیف دہ ہوتی ہے مگر ضروری ہے۔

سماجی تبدیلی کا مطلب ہوتا ہے سماج کی ساخت اور اس کی کارکردگی میں تبدیلی اس طرح فطرت میں تبدیلی، سماجی اداروں، سماجی رویوں اور سماجی تعلقات میں ہونے والی تبدیلی' سماجی تبدیلی میں شامل ہے۔

سماج کی تعمیر انسان نے کی ہے سماج کی بنیاد انسانوں کے آپس میں تعلق قائم کرنے باہمی تبادلہ خیال کرنے اور ربط وضبط قائم کرنے پر منحصر ہے۔ جان ایف کینڈی نے کہا تھا کہ دنیا ساکت نہیں ہے تبدیلی زندگی کا قانون ہے ہمارے آس پاس کوئی شئے ساکت نہیں ہے ہر شئے میں تبدیلی ہورہی ہے ہر حیاتیاتی جسم (Organism) فروغ پذیر ہے۔ اس طرح انسان کی زندگی میں مسلسل تبدیلیاں ہورہی ہیں رجحانات اور اقدار میں تیزی سے تبدیلی ہورہی ہے ہمارے سماج میں بھی تبدیلی ہورہی ہے ہم سبھی اس سماجی تبدیلی کو محسوس کرتے ہیں۔ اتنا ضرور ہے کہ کچھ سماج میں تیزی اور کچھ سماج میں تبدیلی آہستہ آہستہ آتی ہے آہستہ تبدیلی کی بنیاد پر کچھ ماہرینِ سماجیات سماج کو بند سماج (closed society) اور کھلا سماج (open society) میں تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ بند سماج میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے تبدیلی ہر سماج میں ہوتی ہے تبدیلی بند سماج میں بھی ہوتی ہے لیکن اس تبدیلی کی رفتار اتنی سُست ہوتی ہے کہ ہمیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔

3.3.1 سماجی تبدیلی کی تعریف (Definitions of social change)

سماجی تبدیلی وہ تبدیلی ہے جو سماج کی تنظیم، سماج کی تخلیق اور سماج کے کاموں سے تعلق رکھتی ہے۔ سماجی تبدیل کے مفہوم کو بہتر طریقہ سے سمجھنے کیلے اس کی مختلف تعریفات ذیل میں دی گئی ہیں۔

''سماجی تبدیلی سماجی رویے میں اور سماجی ساخت میں کچھ تبدیلی ہے۔'' B. Kuppu swamy

''سماجی تبدیلی صرف اس طرح کی تبدیلی ہے جو سماج کے افعال اور ساخت میں پائی جاتی ہے۔'' Kingslay Davis

''سماجی تبدیلی سماجی ارتقاء ہے۔'' Spencer

''سماج تبدیلی ایک ایسا عمل ہے جو بہت ساری تبدیلیوں کے لیے ذمہ دار ہے جیسے انسان کے رہن سہن کے حالات اور اس کے رویوں اور رجحانات میں تبدیلی، طبعیاتی اور حیاتیاتی نوعیت کی تبدیلیاں جو انسان کے قابو میں نہیں ہیں۔'' McIver & Page

ثقافتی تبدیلی سماجی تبدیلی ہے کیونکہ تمام ثقافتیں اپنے بنیادی معنی اور استعمال کے لحاظ سے سماجی ہیں۔ Dawson and Geltys

ماہر سماجیات Herry Jonson نے سماجی تبدیلی میں مندرجہ ذیل پانچ تبدیلیوں کو شامل کیا ہے۔

1) سماجی اقدار میں تبدیلی
2) اداراتی تبدیلی
3) ملکیت اور انعامات کے تقسیم میں تبدیلی
4) انسان میں تبدیلی
5) انسان کی صلاحیتوں اور رویے میں تبدیلی

''سماجی تبدیلی ایک اصطلاح ہے جو سماجی عمل سماجی تعلقات یا سماجی تنظیم کے کسی بھی پہلو میں مختلف حالتوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔'' Jones

''سماجی تبدیل کی تعریف لوگوں کے سوچنے اور کام کرنے کے طریقے میں ترمیم یا تبدیلی کرنے کے طور پر بھی کی جاسکتی ہے۔'' M.D.

Jenson

3.3.2 سماجی تبدیلی کی خصوصیات (Characterstics of Social change)

سماجی تبدیلی کی مختلف تعریفوں کا تجزیہ کرنے کے بعد اس کی بہت سی خصوصیات کے بارے میں معلوم ہوتا ہے سماجی تبدیلی کی کچھ اہم خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

1) سماجی تبدیلی سماجی ہے۔کیونکہ سماج سماجی رشتوں کا ایک موثر تانا بانا ہے سماجی تبدیلی ایک قدرتی امر ہے ہر سماج کا زندگی بسر کرنے کا اپنا مخصوص اور منفرد انداز ہوتا ہے سماجی تبدیلی ایک دوسرے سماج افراد کے میل جول سے ظہور پزیر ہوتی ہے، سماجی تبدیلی کو سماجی رشتوں، سماجی عمل، سماجی بات چیت اور سماجی تنظیموں کی بنیاد پر سمجھا جاسکتا ہے۔

2) سماجی تبدیلی آفاقی:(Universal) ہے کیونکہ تبدیلی فطرت کا آفاقی قانون ہے تمام سماجی ساخت، تنظیم اور ادارے حرکیاتی (Dynamic) ہیں سماجی تبدیلی تمام معاشروں میں وقت کے ساتھ ساتھ ہوتی رہتی ہے ۔کوئی بھی معاشرہ پوری طرح جامد (static) نہیں ہوتا ہے ہر معاشرہ چاہے وہ روایتی (Traditional) ہو یا قدامت پسند (Conservative) ہو سماجی تبدیلی مسلسل اُس کا پیچھا کرتی رہتی ہے۔

سماجی تبدیلی کی خصوصیات (Characteristics of Social Change)

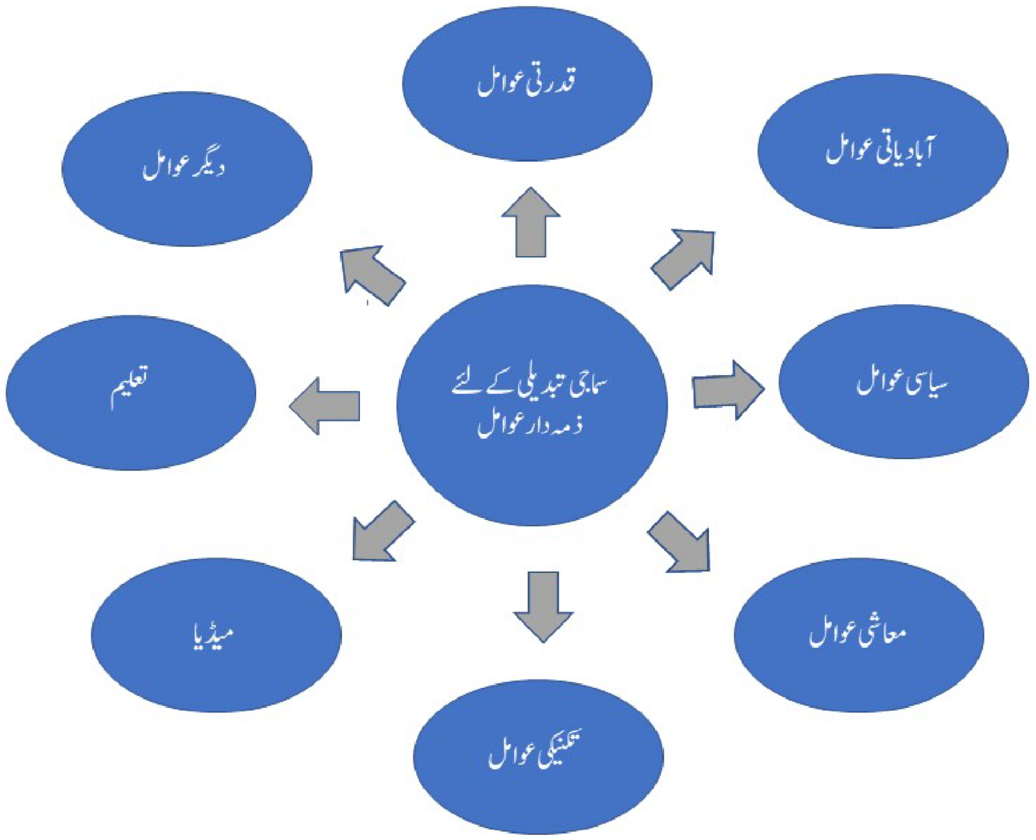

3) سماجی تبدیلی کی رفتار ایک جیسی نہیں ہوتی ہے۔بعض سماجوں میں سماجی تبدیلی تیزی سے اور بعض میں آہستہ آہستہ رونما ہوتی ہے سماجی تبدیلی

میں ضروری نہیں ہے کہ زندگی کے تمام اجزا میں ایک ساتھ تبدیلی آئے۔ چونکہ سماجی تبدیلی یک بعد دیگرے رفتہ رفتہ پورے معاشرے اور سماج پر اپنی گرفت مضبوط کرتی ہے۔

4) سماجی تبدیلی انسانی زندگی کی ترقی اور تنزلی کا ایک لازمی جز ہے انسان زندگی کے ہر موڑ پر تبدیلی کا خواہاں ہوتا ہے۔ چاہے وہ سماجی رستے ہوں رسم وروایات یا پھر انسانی اقتدار کی بر پائی ہو انسان کی آفاقی سوچ اور منزل پر نظر ہو یہ تمام مراحل سماجی تبدیلی کو دعوت دیتے ہیں۔

5) سماجی تبدیلی ایک مسلسل حرکیاتی عمل ہے۔

6) سماجی تبدیلی سماج کے ایک بڑے طبقے کو متاثر کرتی ہے۔

7) سماجی تبدیلی سماج میں ایک نیا رُخ اور رجحان پیدا کرتی ہے۔

8) سماج تبدیلی سے ہونے والا بدلاو مستقل نہیں ہوتا ہے لیکن اس بدلاو کا اثر کافی دیر باقی تک رہتا ہے۔

9) سماجی تبدیلی منصوبی (planned) اور غیر منصوبی (non-palnned) دونوں طریقوں سے لائی جاسکتی ہے۔ منصوبی سماجی تبدیلی با مقصد ہوتی ہے اور افراد کے ذریعے جان بوجھ کر لائی جاتی ہے جبکہ غیر منصوبی سماجی تبدیلی سے مراد ایسی سماجی تبدیلی ہے جو قدرتی آفات رو نما ہونے سے وقوع پذیر ہوتی ہے جیسے قحط، سیلاب، زلزلے، وغیرہ موسمی تبدیلی اور جنگی حالات اس تبدیلی کا سبب بنتے ہیں۔

10) سماجی تبدیلی کن شکلوں میں ہوگی اس کے بارے میں کسی بھی طرح کی پیشن گوئی کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔

11) سماجی تبدیلی کی شرح اور رفتار ناہموار (uneven) ہے اس سے مراد سماجی تبدیلی ہر سماج میں ہو رہی ہے لیکن اس کی شرح و رفتار ہر سماج میں الگ الگ ہوسکتی ہے۔

12) سماجی تبدیلی مختلف عوامل کی وجہ سے ہوتی ہے۔

13) سماجی تبدیلی کو تبدیلی (Modification) یا متبادل (Replacement) کے طور پر بھی جانا جاسکتا ہے یہ ترمیم یا متبادل طبعی سامان یا سماجی تعلقات کی بنا پر بھی ہوسکتی ہے۔

14) سماجی تبدیلی چھوٹے بڑے پیمانے پر ہوسکتی ہے چھوٹے پیمانے پر تبدیلی گروہ یا تنظیموں کے اندر جبکہ بڑے پیمانے پر تبدیلی پورے سماج اور اس کی تہذیب و تمدن اور ثقافت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔

15) سماجی تبدیلی اندرونی (Indogenous) یا بیرونی (Exogenous) ہوسکتی ہے Indogenous وسائل سے مراد ان تبدیلیوں سے ہے جو سماج یا سماج یا اُس کے کسی حصہ یا افعال کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے مواصلات، علاقائیت، تنازعات اور روزمرہ کی گفت وشنید وغیرہ ۔سماجی تبدیلی کا exogenous ہی پسمنظر ہے کہ سماج بنیادی طور پر بہت مستحکم، (stable) اور ایک اہم ہم آہنگ نظام (Well Integrated System) ہے جس میں تبدیلی خارجی عوامل کے وجوہات سے آتی ہے جیسے دنیا کے حالات، جنگوں، قحط، ٹیکنالوجیکل منتقلی کی شکل میں سامنے آتی ہے۔

16) سماجی تبدیلی قلیل مدّتی (Short term) اور طویل مدّتی (long term) دونوں ہوسکتی ہیں۔

3.3.3 سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار عوامل (Factors Responsible for Social Change)

Mexweber کے الفاظ میں سماجی تبدیلی کی وجہ ثقافت ہے انہوں نے مختلف مذاہب اور معاشیاتی نظام کا موازنہ کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کے ثقافت میں تبدیلی ہونے کی وجہ سے ہی معاشرے میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔ سماجی تبدیلی محض ثقافتی تبدیلیوں کی وجہ سے نہیں ہوتی ہے بلکہ قدرتی ،طبعی ،سیاسی ،سائنس ٹیکنالوجکل اور دیگر عوامل بھی اس کیلیے ذمہ دار ہیں۔

قدرتی عوامل (Natural Factors)

قدرت اپنے طور پر سماجی تبدیلیوں کی ایک اہم وجہ ہے۔ جس ملک یا سماج میں کوئی قدرتی آفت جیسے زلزلہ ،سیلاب ،قحط ،وبا وغیرہ کے پھیلنے کی وجہ سے جو تبدیلی سامنے آتی ہے اُس سے بہت بڑی تعداد میں لوگ بے گھر ہو جاتے ہیں اور دوسری جگہوں پر جا کر پناہ لیتے ہیں دوسری جگہوں پر جا کر رہنے سے ان کی زندگی کے طور طریقوں میں تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

آبادیاتی عوامل (Demographic factors)

آبادیات انسانی کا تعلق آبادی کے سائز ،ساخت ،آبادی کی تقسیم انسانی نسل ،ذات ،جنس وغیرہ سے ہوتا ہے جب کسی سماج یا ملک آبادی بڑھ جاتی ہے تب اس میں بیروزگاری ،غربت ناخواندگی اور خراب صحت جیسے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اس وجہ سے بھی سماج میں تبدیلی آنے لگتی ہے۔

آبادیاتی عناصر میں بنیادی طور پر تین عوامل شامل ہیں شرح پیدائش (Birth rate) شرح اموات (Mortality) اور منتقلی (Migration) پر مبنی ہیں۔ پیدائش کی شرح کم اور شرح اموات زیادہ ہونے پر آبادی کم ہوتی ہے جس سے معاشرے میں کام کرنے والے افراد کی کمی ہو جاتی ہے اور قدرتی وسائل کا بھرپور استعمال نہیں ہو سکتا اور ملک بھی ترقی نہیں کر سکتا اور اس کا اثر سماج پر پڑیگا اور سماج تبدیل ہوگا۔ اس طرح پیدائش کی شرح زیادہ ہونے اور شرح اموات کے کم ہونے پر کسی حد تک ملک میں معاشیاتی اور ٹیکنالوجیکل امور میں ترقی ہوگی لیکن اس کے بعد آبادی بڑھ جانے پر اس کے منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ان حالات کا بھی سماجی تبدیلی میں عمل دخل رہے گا۔ آبادیاتی عناصر میں فرد کی عمر، بچوں ،نوجوانوں ،عورتوں اور مردوں میں تناسب وغیرہ بھی شامل ہیں ان سب کا اثر سماجی تنظیم اور اس کی نوعیت پر پڑتا ہے۔

سیاسی عوامل (Political factor)

سیاسی عوامل بھی کافی حد تک سماجی تبدیلی کے لیے ذمہ دار ہیں پہلی اور دوسری جنگ عظیم ،برطانیہ ،روس ،فرانس اور امریکہ کا انقلاب ،دوسری جنگ عظیم کے بعد بڑھتے ہوئے کمیونزم کا دائرہ ،بنگلہ دیش کا مسئلہ ،کشمیر کا مسئلہ ہندوستان کی تقسیم ،جنگ آزادی ،آزاد ہندوستان میں ریزرویشن ،ایمرجنسی نافذ کرنے جیسے مسائل اور اسے بعد نئے صوبوں کی مانگ وغیرہ ایسے موضوعات ہیں جن سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کافی حد تک تبدیلیاں سیاسی نظام کی وجہ سے بھی وقوع پذیر ہوتی ہیں کیونکہ ان سب مسائل نے مختلف سماجی تبدیلیوں کو لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

معاشی عوامل (Economical factor)

سماجی تبدیلی میں معاشیات کا بھی اہم کردار ہوتا ہے کسی زمانے میں ہمارے ملک کی پوری معاشیات زراعت پر منحصر تھی لیکن آج یہ صنعت کاری کی طرف بڑھ رہی ہے۔ تنظیموں اور زندگی گزارنے کے طریقوں میں ایک نیا انقلاب برپا کیا ہے۔ روایتی پیداواری نظام میں پیداواریت کی سطح کافی مستحکم تھی جبکہ جدید صنعتی سرمایہ دارانہ نظام پیداواریت میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ دیتا ہے صنعت کاری اور اس کی وجہ سے شہریانہ

(Urbanization) کے بڑھتے اثرات ہم اپنے ملک میں دیکھ سکتے ہیں۔صنعت کاری ،سبز انقلاب (Green Revolution) ،آزادروی (Liberalization)، عالمگیریت(Globalisation) نجی کاری(Privatization) وغیرہ نے سماجی تبدیلی میں اہم کردارادا کیے ہیں اس کی وجہ سے لوگوں کے اخلاقی رویوں میں تبدیلی آتی ہے۔

ٹیکنالوجیکل عوامل(Technological Factor)

ٹیکنالوجی سماجی تبدیلی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔جس سماج میں جتنی اعلیٰ درجہ کی ٹیکنالوجی کا استعمال ہوتا ہے اس سماج میں اتنی ہی زیادہ تیزی سے سماجی تبدیلی ہوتی ہے۔ٹیکنالوجی اور سائنس نے انسانی تہذیب کی نشونما میں اہم رول ادا کیا ہے۔آج ایسی مشینیں ایجاد ہوگئی ہیں جنھوں نے ہر کام کو آسان بنا دیا ہے ۔انہوں نے مواصلات (Communication) شہریانہ، سرمایاداری اور انفرادیت کو فروغ دینے میں مدد کی ہے۔ ٹیکنالوجی نے لوگوں کو T.V. Radio, Computer وغیرہ اور دیگر مختلف آلات مہیا کرائے ہیں اس نے لوگوں کی طرز زندگی اور سماج تعلقات کو کافی حد تک متاثر کیا ہے۔

میڈیا(Media)

سماجی تبدیلی میں میڈیا کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔میڈیا مختلف سماجی ،معاشیاتی ،سیاسی اور دیگر مسائل کے بارے میں عوام میں بیداری پیدا کرتا ہے۔اورعوام کو منفی اور مثبت حالات سے وقتاً فوقتاً آگا کرتا رہتا ہے جیسے رشوت خوری ،ملاوٹ ،فرقہ پرستی وغیرہ جیسی برائیوں سے دور رہنے اور اُن کو سماج سے خارج کرنے کیلیے تدبیریں وغیرہ شامل ہیں۔اور اِن کو اس طرح میڈیا کے ذریعے سماج کے کسی حصہ میں چل رہے فیشن، سماجی وسیاسی تازہ ترین معلومات ومسائل سے واقفیت کرائی جاتی ہے۔

تعلیم(Education)

کسی بھی سماج میں ہونے والی تبدیلی کو ذہنی طور پر قبول کرنے کے لیےلوگوں کا تعلیم یافتہ ہونا لازمی ہے۔کیونکہ تعلیم ہی عوام میں تبدیلی کے لیے مثبت سوچ پیدا کرتی ہے اورلوگوں کو ذہنی طور پر کسی تبدیلی کو قبول کرنے کے لیے تیار کرتی ہے۔اس امر سے انکار ممکن نہیں کہ ہر ترقی اور تبدیلی کی بنیاد تعلیم ہی فراہم کرتی ہے اور تعلیم ہی نئے علم کی کھوج کرتی ہے نئے آلات کی ایجاد کرتی اور سماج میں تبدیلی لاتی ہے اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم اور سماجی تبدیلی کے میں ایک گہرا تعلق ہے۔

دیگرعوامل (Other factors)

اس کے علاوہ بھی بہت سے دیگر عوامل ہیں جیسے مغربیت(Westernization) ،جدت پسندی(Modernizsation) ،جمہوریت (Democracy)،مادی رویہ(Materialistic Attitude) وغیرہ جو سماجی تبدیلی کو متاثر کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

1- سماجی نظام میں تبدیلی کو ____________ کہتے ہیں۔

2- Spencer کے مطابق سماجی تبدیلی، سماجی ____________ ہے۔

3- کوئی بھی سماج پوری طرح ____________ نہیں ہوتا ہے۔

4- سماجی تبدیلی ایک ____________ جاری رہنے والا عمل ہے۔

5- ٹکنالوجی سماجی تبدیلی کا ایک اہم ____________ ہے۔

3.4 جدت پسندی کا تصور اور اس کی خصوصیات (Concept and Attributes of Modernisation)

3.4.1 جدت پسندی (Modernisation)

جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جو کسی سماج میں مثبت تبدیلی لاتا ہے۔ جدت پسندی سے مراد مادی چیزوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سوچ عقائد، اقدار، رویہ اور پوری طرز زندگی میں ہونے والی تبدیلیاں شامل ہیں۔ حالیہ طریقوں کے خیالات اور سامان وغیرہ کا استعمال کرنے یا اختیار کرنے کا عمل جس میں زیادہ سے زیادہ جدیدیت کا عمل دخل ہو جدت پسندی کہلاتا ہے۔

جدت پسندی کے عمل کا سماج کی تبدیلی اور ترقی میں اہم مقام ہے جدت پسندی نے پورے عالم کے لیے ایک نئی سوچ اور رویے کو جنم دیا ہے جس کا سائنس اور ٹیکنالوجی سے گہرا تعلق ہے جدت پسندی سائنس اور ٹیکنالوجی کی کامیابیوں نے انسانی سماج کو نئی نئی ایجادات، خیالات اور کامیابیوں سے متعارف کرایا ہے۔

جدت پسندی ایک وسیع تصور ہے اسے مختلف معنی میں استعمال کیا جاتا ہے اس کے صحیح معنی کو سمجھنے کے لیے اس کے لفظی اور اصطلاحی معنیٰ اور نظریہ کو سمجھنا بھی ضروری ہے Modernisation لفظ Modern سے بنا ہے جس سے مراد ہے کہ جو موجودہ دور میں چل رہا ہے وہی جدید ہے اور اس کو قبول کرنے کا عمل جدت پسندی کہلاتا ہے۔

جدت پسندی کے معنی جدیدیت کی طرف گامزن ہونا ہے۔ لیکن جب اسے ذہنی حیثیت کے طور پر قبول کیا جاتا ہے تو اس سے مُراد موجودہ تبدیلیوں کو قبول کرنا اور نئی تبدیلیوں کی ترکیب دینا ہوتا ہے۔ جدّت پسندی ایک ارتباطی لفظ (Correlational word) ہے۔ جس طرح قدیم کی مخالفت (Encylopeadia of Education) کرتا ہے اسی طرح نئے رجحانات قبول بھی کرتا ہے۔

جدت پسندی کے بارے میں لوگوں کے خیالات میں فرق ہے یہ عام طور پر مندرجہ ذیل معنیٰ میں استعمال کیا جاتا ہے۔

1) بعض لوگ قومی و بین الاقوامی یونین کے رکن بن جانے یا رکنیت حاصل کر لینے کو جدت پسندی مانتے ہیں تاکہ بڑے بڑے ممالک اور پوری دُنیا اُن کے خیالات کو جان سکیں۔

2) بعض افراد کے مطابق جدید سماج وہ سماج ہے جس نے سائنس پر مبنی ٹیکنالوجی کو قبول کیا ہے اور جس نے اپنی اقتصادی پیداوار کو بڑی تیزی سے بڑھیا ہے۔ سائنسی آلات کا استعمال بڑی بڑی صنعتوں کا قیام، نئی چیزوں کی تعمیر وغیرہ جدت پسندی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

3) کچھ لوگ آزادی اور ترقی کو ہی جدت پسندی مانتے ہیں۔

4) بعض دانشوروں کے نزدیک اپنی پہچان بنانے دوسروں کو پرکھنے کی صلاحیت مثبت اور موثر سماجی رویہ، جدید اور قدیم اقدار کو سمجھنے کی قابلیت ہی جدت پسندی ہے۔

جدت پسندی کی تعریف (Definitions of Modernisation)

جدت پسندی کی تعریف مندرجہ ذیل ہے۔

''کسی قوم کی جدت پسندی سے مراد سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے اس قوم کی اقتصادی ترقی اور زندگی کے معیار کو بلند کرنے سے ہے۔'' Kothari Commission

''ایک روایتی ، دیہی سماج کا ایک شہری اور صنعتی سماج میں تبدیل ہونا جدت پسندی کہلاتا ہے۔''

Encylopeadia Britanica

''جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جو کسی روایتی نظام کو ایک ایسے نظام میں تبدیل کرے جو سائنس اور ٹیکنالوجی پر منحصر ہو اور نئے اقدار ورتحریکوں کو جنم دے۔'' (Mclver & Page)

''اب جدت پسندی کو وسیع معنوں میں لیا جا رہا ہے۔ جیسے زراعت، ٹریفک، مواصلات، محکمہ پولیس، محکمہ دفاع وغیرہ کی جدت پسندی ایک انقلابی تبدیلی ہے جو ایک روایتی معاشرے کو ترقی شدہ اقتصادی طور پر خوشحال اور سیاسی طور پر مستحکم اور معاشرے کو تبدیلی کی طرف لے جاتا ہے۔'' Moor

''جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے جدید سائنسی علوم کی معاشرے میں تبلیغ کی جاتی ہے جس سے افراد کی اصلاح ہوتی ہے اور سماج نیکی کی طرف بڑھتا ہے۔''Alatas

''جدت پسندی ایک کثیری الابعاد عمل (Multi Dimentional Process) ہے جس کے تحت ان سبھی علاقوں کی تبدیلی آتی ہے جن کے ذریعے تمام سیاسی، سماجی معاشی ، ذہنی ، مذہبی اور نفسیاتی سرگرمیوں میں بھی تبدیلی آجاتی ہے۔'' Helpern

3.4.2 جدت پسندی کی خصوصیات (Attribute of Modernisation)

Stuart نے جدت پسندی کی پانچ نشانیاں بتائی ہیں۔

1) منطق پر زور 2) پیش رفت یا ترقی میں یقین 3) فطرت اور ماحول پر قابو
4) دانشورانہ خصوصیات 5) سکولرزم کو فوقیت

ڈاکٹر پرساد نے جدیدیت پسندی کی تین خصوصیات بتائی ہیں۔

1) شہریانہ 2) خواندگی 3) شمولیت(Participation)

Mirdle نے قومی خودمختاری (National Sovereignty) اقتصادی ترقی مادی سہولیات ،اور سماجی و اقتصادی انصاف کو جدت پسندی کی اہم خصوصیات مانا ہے۔ Learner نے جدت پسندی کی سات خصوصیات کا ذکر کیا۔

1) سائنسی احساس 2) مواصلات کے ذرائع میں انقلاب 3) شہریت میں اضافہ
4) تعلیم کو پھیلانا 5) معاشی شراکت 6) سیاسی شراکت 7) فی فرد آمدنی میں اضافہ

جدت پسندی کی بہت سی خصوصیات ہیں جن میں سے کچھ اہم خصوصیات کا ذیل میں ذکر کیا گیا ہے۔

1) جدت پسندی ایک عالمی عمل ہے جو پوری دنیا میں وقوع پزیر ہوتا ہے اس سے ہونے والی تبدیلی زراعت ،صنعت ، سیاسی نظام ،معاشی نظام سماجی نظام ،ادویات ،انتظامیہ تعلیم اور زندگی کے تمام شعبوں میں ہوتی ہے۔

2) جدت پسندی ایک طویل مدت اور پیچیدہ عمل ہے یہ ایک دن یا ایک ماہ میں واقع نہیں ہوتی ہے یہ مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے جس کا نتیجہ تبدیلی کی شکل میں سامنے آتا ہے۔

3) جدت پسندی ایک انقلابی عمل ہے جس کے تحت بڑے پیانے پر تبدیلیاں ہوتی ہیں جو کسی قوم کی سماجی ساخت کو پوری طرح بدل دتیں ہیں۔

4) جدت پسندی ایک ترقیاتی عمل ہے۔ یہ دنیا کے کئی حصوں میں چلتا رہتا ہے اور تمام معاشرے جدید ہونے کی کوشش کرتے ہیں اگرچہ ہر معاشرے میں جدیدیت کی رفتار الگ ہوتی ہے اس کے Parameter ضابطے الگ ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ہر معاشرا روایت سے ہٹ کر جدیدت کی رہا پر گامزن ہوتا ہے۔

5) جیسے ہی جدت پسندی کا عمل واقع ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی افراد کی زندگی میں بنیادی تبدیلیاں دکھائی دینے لگتی ہیں۔

6) جدت پسندی کی کامیابی کے لیے کچھ چیزوں کا معاشرے میں پہلے سے ہونا لازمی ہوتا ہے مثلاً ٹریفک اور مواصلات کے ذرائع علم وسائنس کے اعلیٰ درجے کے ادارے، توانائی کے نئے وسائل، بینک واسناد کے مالیاتی ادارے وغیرہ کا ہونا ضروری ہے۔

7) جدت پسند معاشرے کے سامنے واضح طور پر کچھ ضابطے ہوتے ہیں یہی ضابطے اس کے لیے حوصلہ افزائی کا کام کرتے ہیں اور ان ہی ضوابط کے تحت اپنے سماج اور معاشرے کو جدیدیت کے راستوں پر گامزن کرتا ہے۔

8) جدت پسندی کا عمل ایک ایسا عمل ہے جب یہ ایک بار کسی سماج میں شروع ہو جاتا ہے تو اس سماج کا دوبارہ ماضی میں واپس لوٹنا ممکن نہیں ہوتا۔ صنعت کاری شہریت تعلیمی ترقی ہونے پر پرانے حالات پر واپس نہیں جایا جا سکتا ہے۔

9) جدت پسندی کو معاشرے کی آنکھ بند کر کے پیروی نہیں کرنی چاہیے بلکہ ہر سماج کو اپنی تہذیب وثقافت اور حالات کے مطابق اسے اپنانا چاہیئے۔

10) جدت پسندی کا عمل افراد کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے علاقہ میں ہونے والی نئی تبدیلیوں کو اپنانے کے لے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

11) جدت پسندی منطق ہے اور ہمیشہ کسی بھی واقعہ کی سائنسی تشریح کی مانگ کرتی ہے۔ سائنسی نقطہ نظر اور ٹیکنالوجی کے رویہ پر زور دیتی ہے۔

12) جدت پسند سماج میں آزادی اقتصاد خوشحالی نئے اقدار جمہوریت ، مساوات ، عالمگیریت ، اور نجی کاری وغیرہ کی نشونما پر زور دیا جاتا ہے اور نئے تصورات اور خیالات کو قبول اور رد کیا جاتا ہے۔

13) جدت پسندی سکولرزم ، جمہوریت اور عالمی سطح کے پر وسیع نظریے پر یقین رکھتی ہے اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر اور اقتصادی ترقی پر زور دیتی ہے۔

14) جدت پسندی کا مقصد زندگی کے معیار کو بلند کرنا، بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پانا اور توہم پرستی کو ترک کرنا ہے۔

3.4.3 جدت پسندی کے مسائل (Problems of Modernisation)

1) جدت پسندی سماج میں روایتی طرز زندگی کے ساتھ جدوجہد کرتی ہے مثلاً تربیت یافتہ ڈاکٹر روایتی طبیب/ ویدوں کے لیے خطرہ ہوجاتے ہیں۔

2) جدت پسندی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ لیکن وراثت میں ملی قدریں روایتی طور پر اُن کے ہاں جاری رہتی ہیں مثلاً ایک ڈاکٹر اپنے پیشے میں ماہرت رکھنے کے باوجود اپنے مریض سے یہ ہی کہتا ہے کہ علاج تو میں کر رہا ہوں باقی اُوپر والے کی مرضی۔ جیسے اسے اپنے پیشہ پر یقین ہی نہ ہو۔

3) وہ ذرائع جو جدید بناتے ہیں اور وہ ادارے جن کو جدید بننا ہے دونوں کے بیچ تعاون کی کمی رہتی ہے۔

4) جدت پسندی نے ایک طرف لوگوں کی توقعات کو بڑھایا ہے وہیں دوسری طرف سماجی انتظامات ان کی توقعات کو پورا کرنے کے لے مواقع فراہم کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ جس سے سماج میں مایوسی اور سماجی عدم اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

جدت پسندی کے راستے میں آنے والی روکاوٹیں ذیل میں درج ہیں:

ناقص تعلیمی نظام، مذہبی عقائداور روایتی رسومات، آبادی میں اضافہ، ذات پات اور رسم ورواج، انسانی وسائل کا نہ ہونا، سائنس اور ٹیکنالوجی اور انتظامیہ کی تعلیم پر کم توجہ، معاشی خوش حالی کی کمی، مشترکہ خاندان(joint family)، قدروں کا بحران، تعلیمی مواقع میں یکسانیت کا نہ ہونا، تعلیم بالغان کا صحیح انتظام نہ ہونا، کٹر سماجی ڈھانچہ (Closed society) میں اتحاد کی کمی، ناخواندگی، غربت، تنگ نظری، علاقیت، نسل، نئے بدلاو کا خوف وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جدیدیت پسندی میں کچھ عوامل مددگار بھی ثابت ہوتے ہیں جیسے تعلیم، معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی، قومیت پر مبنی نظریہ بھی جدت پسندی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

3.4.5 جدت پسندی اور تعلیم (Modernisation and Education)

تعلیمی نقطہ نظر سے جدت پسندی وہ عمل ہے جس سے ذہنی افق (Mental horizon) کو وسعت ملتی ہے جدت پسندی ہر فرد میں نئے مقاصد کو حاصل کرنے اور روایات کا تعین قدر کرنے کی صلاحیت کی نشو نما کرتی ہے۔

جدیدیت اور روایت ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہوتی ہیں۔ جدیدیت روایات یا ماضی سے مخالفت کا درس نہیں دیتیں۔ جدت پسندی میں تعلیم کا اہم کردار ہے۔ تعلیم ہی ایک ایسا عنصر ہے جو افراد کے نظریہ کو جدید بناتا ہے اور جدیدیت کے عمل کو تیز رفتار بناتا ہے تعلیم کے بغیر لوگوں میں سائنسی رجحان کی نشو نما نہیں ہو سکتی اور اس کے بغیر جدت پسندی کے عمل کی رفتار کو برھایا نہیں جا سکتا۔

تعلیم کی وجہ سے ہی انسان توہم پرستی، ہر طرح کی برائیوں اور دقیانوسی رسومات کو قربان کر کے برابری کے حقوق، آزادی اور عدل و انصاف عالمگیریت (گلوبلائزیشن)، لبرلائزیشن، نجی کارنیا قدرں کو قبول کرنے میں مدد کرتے ہے۔ تعلیم یافتہ افراد جدت پسندی کی طرف یادہ متوجہ ہوتے ہیں اور جدیدیت کو کھلی سوچ اور کھلے دماغ کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔

تعلیم ہی ایک ایسا لافانی عنصر ہے جو عوام میں جدت پسندی کے عمل کو فروغ دیتا ہے۔ تعلیم افراد میں سائنسی نظریہ کو عام کرتی ہے۔ آج

عالمی سطح پر ہونے والی سائنسی اور تکنیکی دریافت کا فائدہ ملک کی پوری آبادی کو نہیں مل رہا ہے۔ کیونکہ ملک میں ناخواندگی کی شرح زیادہ ہے جب سماج میں زیادہ سے زیادہ لوگ تعلیم یافتہ ہونگے تو وہ جدت پسندی کے عمل کے نہ صرف حامی ہونگے بلکہ مددگار بھی ہونگے۔

(1966) میں کوٹھاری کمیشن نے اپنی متعدد تجاویز میں اس امر کو خاص طور سے موضوع بحث بنایا ہے کہ جدت پسندی کا سیدھا تعلق تعلیم میں ترقی سے ہے اس لیے جدت پسندی کے فروغ کیلیے تعلیم کو ایک اہم زریعہ بنایا جانا چاہیے۔ تعلیم کے زریعہ ہی طلباء میں مثبت اقدار و نظریات، آزادانہ طور پر سوچنے، فیصلہ کرنے کی عادتوں کی صلاحیتوں کو اُجاگر کیا جا سکتا ہے۔ جب سماج کا ہر فرد تعلیم یافتہ ہوگا تو جدت پسندی کے راستے میں آنے والی تمام رکاوٹیں جیسے ذات پات، آبادی میں اضافہ، توہم پرستی وغیرہ خود بخود ختم ہو جائیں گیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 جدت پسندی کا عمل سماج میں کس طرح کی تبدیلی لاتا ہے؟

-2 جدیدیت اور روایت ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ واضح کیجیے

3.5 سماجی طبقہ بندی، سماجی تغیر پذیری اور تعلیم

(Social Stratification, Social Mobility and Education)

3.5.1 سماجی طبقہ بندی یا درجہ بندی کا مفہوم (Social Stratification)

دنیا میں کوئی سماج اور معاشرہ ایسا نہیں جو متجانس (Homogeneous) ہو اور جس میں ایک ہی طبقہ اور درجہ کے لوگ رہتے ہوں بلکہ ہر سماج مختلف العناصر (Heterogeneous) ہوتا ہے اور اس میں ہر قسم اور طبقہ کے لوگ رہتے ہین کوئی امیر، کوئی غریب، کوئی صنعت، کوئی کاشتکار، کوئی مینیجر، کوئی کاریگر، کوئی زمیندار اور کوئی مزدور ہوتا ہے۔ یعنی ہر سماج اور سوسائٹی مختلف طبقوں اور متعدد درجوں میں منقسم ہوتا ہے مثلاً سماجی، معاشی، سیاسی اور مذہبی وغیرہ کے اعتبار سے سماج کے لوگوں میں تفاوت اور امتیاز پایا جاتا ہے۔

چنانچہ جس عمل کے ذریعے افراد اور جماعتوں کے ادنیٰ یا اعلیٰ معیار میں درجہ بندی کی جاتی ہے اسے طبقہ بندی (Stratification) کہا جاتا ہے۔ اور اسی طرح سماجی ڈھانچہ میں نابرابری و عدم مساوات کا مطالعہ بھی (Stratification) کہلاتا ہے۔ سماج میں طبقہ بندی یکساں طبقات کے گروہوں کا نظم ہوتا ہے۔ جس طرح زمین کی ترکیب مختلف قسموں کی پرتوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اسی طرح سماج میں مختلف نوعیت کے گروہ اور طبقے پائے جاتے ہیں۔

سماجی طبقہ بندی کی تعریفات (Definitions of Social stratification)

ذیل میں سماجی طبقہ بندی کی مختلف تعریفات (Definitions) جو مختلف ماہر سماجیات اور دانشوران نے پیش کی ہیں۔ اُس سے سماجی طبقہ بندی (Social Stratification) کا تصور اچھی طرح واضح اور نمایاں ہوتا ہے۔

(1) ''سماجی تہہ بندی اور طبقہ بندی سماج کی اعلیٰ اور ادنیٰ تر اکائیوں کی افقی تقسیم ہے۔'' (R.W. Murry)

(2) ''ایک طبقہ بند سماج وہ ہے جس میں عدم مساوات نمایاں طور پر پائی جاتی ہے اور عوام میں فرق کی قدر پیمائی اعلیٰ اور ادنی کے طور پر کی

جاتی ہے۔" (Lundberg)

"سماجی طبقہ بندی کا آغاز درج ذیل دونظریات کی وجہ سے ہوا ہے۔"

(1) Conflict Theory

(2) Functionalist Theory

(Max Webev) نے سماجی طبقہ بندی تین بنیادوں پر کی ہے۔

(1) معاشی اسباب ملکیت اور آمدنی کے مواقع۔

(2) سیاسی اقتدار تک رسائی۔

(3) عزتِ نفس یا سماجی اعزاز۔

3.5.2 سماجی طبقہ بندی کی خصوصیات (Characteristics of Social Stratification)

سماجی طبقہ بندی کی خصوصیات کو عمومی طور پر درجہ ذیل نکات میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

(1) سماجی طبقہ بندی، آفاقی نوعیت

دینا میں کوئی بھی سماج ایسا نہیں ہے جس میں کسی قسم کی کوئی تقسیم یا تفریق نہ پائی جاتی ہو، زمانہ قدیم میں طبقہ بندی عمر اور جنس کے اعتبار سے ہوتی تھی، دور جدید میں دولت اقدار اور عہدوں کو اہمیت دی جاتی ہے، اور سیاسی، سماجی، معاشی، طبعی صلاحیت کی بنا پر بھی طبقہ بندی کی بنیاد قائم کی جاتی ہے یعنی سماجی طبقہ بندی کی نوعیت آفاقی (Universal) ہے۔

(2) سماجی طبقہ بندی کی مختلف شکلیں

قدیم آریائی ہندوستانی سماج میں لوگ برہمن، کھتری، ویشیا، شودر میں منقسم تھے اور درجہ بندی، ذات پات وغیرہ تو طبقہ بندی کی عام شکلیں تھیں۔

(3) سماجی طبقہ بندی ایک قدیم مظہر

سماج میں طبقہ بندی اور درجہ بندی کا نظام قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے یہ کوئی نیا عمل نہیں ہے چنانچہ تاریخی شواہد اور ماہرین آثارِ قدیمہ نے اس کی تصدیق بھی کی ہے۔

(4) عدم مساوات

کسی بھی سماج میں افراد کو سماجی ثقافت کی بنا پر کوئی بھی مساویانہ یا غیر مساویانہ مقام کو قبول کرنا پڑتا ہے، بعض اعلیٰ مقام پر پہنچنے کی کوشش میں سماج کی تغیر پذیری کی وجہ سے کامیاب یا ناکام ہوجاتے ہیں یعنی سماج میں موجود طبقات میں تفاوت ایک فطری چیز ہے۔

(5) مسلسل عمل

سماجی طبقہ بندی کے عوامل دو نوعیت کے ہوتے ہیں۔

(1) مستقل یا موروثی (2) مہارتیں اور دنیاوی امور۔

مستقل یا موروثی عنصر پیدائشی ہوتے ہیں جیسے ذات ،نسل ،قوم وغیرہ یہ کسی سماجی تغیر سے تبدیل نہیں ہوتے ہیں،مہارتیں اور دنیوی امورتغیر پذیر ہوتے رہتے ہیں جیسے تعلیم،دولت، پیشےاور ذریعۂ معاش جیسی تبدیلیوں کیلیے انسان شعوری طور پر کوشش کرتا رہتا ہے۔

3.5.3 سماجی طبقہ بندی اور تعلیم (Social Stratification, Social Mobility and Education)

(A) سماجی طبقہ بندی اور تعلیم (Social Stratification and Education)

سماجی طبقہ بندی اور تعلیم کے تعلق یا سماجی طبقہ بندی میں تعلیم کے اثرات اور اس کے کردار وعمل کو ذیل دیے گئے تین اہم نکات کے ذریعے بہ آسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

(1) ذات پات اور تعلیم

آزادی سے قبل پسماندہ اور پچھڑے طبقات کو تعلیم سے محروم رکھا گیا اس لیے وہ سماج کے ادنیٰ طبقے میں شمار کیے جانے لگے لیکن آزادی کے بعد ان کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا ان کو ضروری امداد و مراعات فراہم کی گئیں اور متعدد جگہوں میں ریزرویشن دی گئی،اس کے نتیجہ میں ان کو سماج کے اعلیٰ طبقات میں شامل ہونے اور ملک کے مرکزی دھارے میں شامل ہونے کے موقع ملے۔

(2) غریب طبقات اور تعلیم

اقتصادی اور مالی اعتبار سے کمزور اور غریب طبقات جو پسماندہ ذاتوں کی فرست میں شامل نہیں ہیں لیکن تعلیمی اعتبار سے وہ بھی درجہ فرست طبقات کے برابر سمجھے جاتے ہیں لیکن تعلیم کے مناسب مواقع فراہم کیے جانے کی وجہ سے ان کو بھی اعلیٰ طبقات میں شامل ہونے کے مواقع مل رہے ہیں۔

(3) تعلیمِ نسواں اور طبقہ بندی

زمانہ قدیم میں عورتوں کو تعلیم کے اہل نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن آزادی کے بعد اس طرف خاص طورر سے توجہ دی گئی اور عورتوں کے لیے متعدد تعلیمی سہولیات ، داخلوں میں ریزویشن ،ملازمت میں تحفظات اور مفت اعلیٰ تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔حکومت نے اُنہیں بااختیار اور خود انحصار بنانے کے لیے متعدد اسکیموں اور منصوبوں کو روبہ عمل لایا ہے اس سے عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کا موقع ملا رہا ہے اور اُن کیلئے ہر میدان میں ترقی کے راستے ہموار ہونے لگیا اور تعلیمی اعتبار سے اُنہوں نے نہ صرف مردوں کی برابری کی بلکہ کئی مقامات پر اِن کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

3.5.4 سماجی تغیر پذیری (Social Mobility)

سماجیات میں سماجی تغیر پذیری (Social Mobility) سے مراد سماجی پوزیشن اور معاشرتی مقام اور معیار میں تغیر وتبدل ہوتا رہتا ہے۔ فطری اختلافات کے علاوہ انسانوں میں مختلف سماجی اعتبار سے مثلاً جنس،عمر، پیشہ،اور رشتہ داری کی بنیاد پر متعدد انواع کی تفریقات اور امتیازات پاے جاتیے ہیں۔اور لوگوں میں سماجی نابرابری اور عدم مساوات پائی جاتی ہے جو عمرانیاتی اعتبار سے کافی اہمیت کی حامل ہے۔

The Movement of an Individual or a Group From one Social Class orSocial Stratum to Another and Change in Relative Social Position is Called Social Mobility.

اور یہ سماجی تغیر پذیری (Social Mobility) تین نوعیت اور سمتوں (Directions) میں ہوتی ہے۔

1) (Upward Mobility) نیچے سے اوپر، ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف

2) (Downward Mobility) اوپر سے نیچے، اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف

3) (Horizontal Mobility) یکساں سطح کے دو پوزیشن اور مقام و مرتبہ کے درمیان یعنی افقی تغیر پذیری۔

پہلے دونوں انواع کو (Vertical Mobility) بھی کہا جاتا ہے۔

اعلیٰ عمودی تغیر پذیری (Downward Vertical Mobility) میں انسان کے سماجی معیار اور معاشرتی پوزیشن میں بہتری آتی ہے اور وہ سماجی حیثیت سے اعلیٰ طبقہ کا فرد سمجھا جانے لگتا ہے۔

ادنی عمودی تغیر پذیری (Downward Vertical Mobility) میں ایک انسان کے سماجی معیار اور معاشرتی مقام و پوزیشن میں زوال گراوٹ آتی ہے وہ پہلے طبقہ کے مقابلے میں ادنیٰ طبقہ کا فرد مانا جانے لگتا ہے۔لیکن افقی تغیر پذیری (Horizental Mobility) میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس میں کسی بھی شخص کے سماجی معیار میں کسی طرح کی تبدیلی نہیں آتی ہے۔

موجودہ دور اور حالات میں ہر سماج اور معاشرہ اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف تبدیلی اور تغیر پذیری (Downward Mobilitys) کے عمل کو بُرا سمجھتا ہے اور اس سے اپنے سماج کے لوگوں کو روکتا ہے لیکن (Upward Mobility) سے سماج اور سوسائٹی میں لوگوں کو نہیں روکا جاتا۔

کسی بھی سماج میں (Social Mobility) چاہے وہ اعلیٰ سے ادنی کی طرف ہو یا ادنیٰ سے اعلیٰ کی جانب اس کے لیے مختلف عناصر اور عوامل ذمہ دار ہوتے ہیں ان میں سے اہم عوامل مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) معاشی ترقی (Economic Progress)

کسی بھی ملک میں معاشی ترقی اور اقتصادی تبدیلی (Social Mobility) کی شرح کو بڑھانے یا گھٹانے میں ایک اہم رول ادا کرتی ہے۔

(2) بین ذات شادی (Inter-Caste Marriage)

بین ذات شادی اکثر و بیشتر ایک طبقے کے لوگ دوسرے طبقے کی ذات میں شادی کرنے کی وجہ سے سماج کا خاندانی معیار عروج و انحطاط کا شکار ہوتا ہے۔

(3) (Caste Structure and Land Ownership)

یہ بھی سماج میں وقار، طاقت واقتدار حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

(4) سیاسی حیثیت وطاقت (Political Power)

سماج کے کچھ پسماندہ طبقات کے لوگ سیاسی طاقت اور پنچ بنا کر اپنا طرز زندگی بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اعلیٰ طبقات میں شامل ہونے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

(5) سماجی تبدیلی (Social Change)

تیز رفتار سماجی تبدیلی اور معاشرتی بدلاؤ کے حالات کی وجہ سے بہت سے صنعتی انقلاب، علاقائی وسعت و پھیلاؤ (Social

(Mobility) کو بڑھاوا دیتے ہیں۔

3.5.5 سماجی تغیر پذیری اور تعلیم کا کردار (Role of Education & Social Mobility)

تعلیم اور سماجی تغیر پذیری ان دونوں کا ایک دوسرے سے بڑا گہرا تعلق اور ربط ہے۔ تعلیم ہی افراد، جماعت اور گروہوں کو وہ صلاحیت اور لیاقت عطا کرتی ہے جس سے فرد، جماعت اور طبقہ (Upward Mobility) حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ قدروں کا علمبردار بن سکتا ہے۔ جبکہ دوسری طرف (Upward Mobility) ہونے کی وجہ سے لوگوں میں سماجی ترقی ہوتی ہے، سماج کا نظام بہتر ہوتا ہے۔ اور تعلیمی نظام میں اصلاح وسدھار کی نئی نئی راہیں ہموار ہوتیں ہیں۔

(Social Mobility) کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی نظام میں مندرجہ ذیل عناصر کو خیال میں رکھنا اوران پر عملدرآمد کرنا ضروری ہے۔

(1) کرپشن کا خاتمہ (Abolition of Corruption)

سوسائٹی سماج کے اسکول اور تعلیمی اداروں میں اساتذہ کے انتخاب، ملازمت اور مختلف مشاغل وامور میں ہر شعبہ کو اقربا پروری، جانبداری اور رشوت خوری کے عیب سے پاک ہونا چاہئے۔

(2) تعلیمی معیار میں ترقی اور نکھار (Development in the Standard of Education):

اسکول اور سوسائٹی کو چاہئے کہ وہ انتظامیہ اور تعلیمی نظام میں سختی کرے اور سدھار لائے تا کہ ہر معلم واستاد اور طلبہ وطالبات بہتر سے بہتر علم وفن اور ہنر سے آراستہ ہوں اور (Social Mobility) میں اہم رول نبھائیں۔

(3) معاون پسندیدہ رجحانات ونظرئے (Favourable Attitudes)

مختلف ذات، زبان، دھرم، ثقافت، اور ہر طبقے کے لوگوں میں پسندیدہ رجحانات ونظرئے کو فروغ دینے میں ایک دوسرے کا تعاون کریں۔

(4) اعلیٰ سطح کی آرزو وتمنا (Love and Affection for High Level)

اعلیٰ سطح کی آرزو وتمنا رکھنے اور بلند مقام حاصل کرنے میں ہر شخص اور انسان ایک دوسرے کی مدد کرے، حوصلہ افزائی کرے اور اسے حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کریں۔

(5) رہنمائی اور مشاورت (Guidance & Counselling)

رہنمائی اور صلاح مشورہ کے مختلف اور مناسب خدمات کے ذریعے سماج اور معاشرہ، عظمت وبلندی کے اعلیٰ مقام تک پہنچ سکتا ہے اور (Social Mobility) کو فروغ دینے میں ایک نمایاں رول ادا کرسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 اپنی ترکیب کے لحاظ سے ہر سماج مختلف العناصر ہوتا ہے۔ (   )

-2 ہر سماج مختلف طبقات میں منقسم ہوتا ہے۔ (   )

-3 سماجی ڈھانچہ میں برابری اور مساوات کا مطالعہ سماجی طبقہ بندی کہلاتا ہے۔ (   )

4- طبقہ بند سماج میں مساوات نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔(   )

3.6 سماجی تبدیلی کے لیے معاون کے طور پر تعلیم (Education as a facililator for social change)

تعلیم ایک ایسا اعلیٰ ارفا سماجی عمل ہے جسے اُس سماج کی روح بھی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا اس لیے سماجی تبدیلی میں تعلیم کا اہم رول ہے سماج کی ضرورتوں اور خواہشات کی تکمیل تعلیم کے ذریعے ہی پوری کی جاسکتی ہے تعلیم کے زریعہ سے معاشرے کے ارکان کے طرز عمل اور خیالات میں تبدیلی رونما ہوتی ہے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ تعلیم کس طرح سے سماجی تبدیلی کے عمل میں آسانیاں فراہم کرتی ہے۔

1) ہر معاشرے کی کچھ مستقل قدریں ہوتی ہیں جو سماج کو استحکام فراہم کرتی ہیں۔ جب کبھی ان اقدار پر معاشرے کے ارکان (Member) کا اعتماد ختم ہونے لگتا ہے اُس وقت صرف اور صرف تعلیم ہی ان قدروں کی حفاظت کرتی ہے۔اس طرح تعلیم ہی سماج میں آفاقی قدروں(Eternal values) کا تحفظ کرتی ہے۔

2) تعلیم میں ترقی کی وجہ سے ہی سماج میں تمام نئی ایجادات رونما ہوتی ہیں جو سماجی تبدیلی کی بنیاد بنتی ہے۔

3) تبدیلیوں کو قبول کرنے کے لیے تعلیم سماج میں ایک مثبت ماحول پیدا کرتی ہے اور لوگوں کو ان تبدیلیوں کو قبول کرنے کے لیے ذہنی طور پر تیا ر کرتی ہے۔

4) تعلیم کے ذریعے ہی سماجی برائیوں مثلاً ذات پات، رسم ورواج، جہیز کی رسم، ستی ہونے کی رسم وغیرہ کو ختم ک کیا گیا ہے اور نئی تحریکات شروع کی گئیں تعلیم کے ذریعے ہی لوگوں میں بیداری لائی جاسکتی ہے۔

5) تعلیم ہی کی بنیاد پر سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کا تعین کیا جاتا ہے اور اس کی خوبیوں اور خامیوں کی بنیاد پر انہیں تسلیم اور رد کیا جاتا ہے۔

6) سماج میں تبدیلی لانے کے لیے بہتر رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تعلیم لوگوں میں رہنمائی کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ ٹیگور، مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو وغیرہ عظیم ہستیاں تھیں اُنہوں نے سیاسی، سماجی اور مذہبی برائیوں کو دور کرنے میں عوام کی رہنمائی کی۔

7) سائنس کی تعلیم نے ہندوستانی سماج میں توہم پرستی اور روایتی سوچ کو ختم کیا اور جدید ہندوستان کی بنیادوں کو مضبوط کیا ہے۔

3.6.1 سماجی تبدیلی میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Social Change)

- تعلیم سے سماجی تبدیلی کے عمل میں تیزی لائی جاسکتی ہے۔
- تعلیم کے ذریعے سماجی تبدیلی کا تعین قدر کرنے کی قابلیت پیدا کی جاسکتی ہے اس بنیاد پر اسے قبول یا رد کرنے کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کی راہ میں آنے والی رکاوٹوں کو سمجھنے اور انہیں دور کرنے میں مدد کرتی ہے۔
- طلباء کے اندر جمہوری اقدار، سائنسی رجحان، قومی یکجہتی اور بین الاقوامی اقدار کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کی پہل کرتی ہے اور اس کو صحیح سمت عطا کرتی ہے۔
- تعلیم نے ہی سماج میں ایسے رہنماؤں کو پیدا کیا ہے جنہوں نے شعوری طور پر سماجی تبدیلی کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کے لیے افراد کو تیار کرتی ہے۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کی نوعیت کا تعین کرتی ہے۔

- تعلیم علم کے مختلف شعبوں میں اضافہ کرتی ہے۔
- تعلیم نئ تبدیلیوں کی ماں ہے۔
- تعلیم نئ نسل کے کردار کو صحیح سمت عطا کرنے میں رہنمائی کرتی ہے۔
- اسکول شہریت کی تربیت دینے کے لیے ایک کارگاہ (Workshop) کے طور پر کام کرتا ہے۔
- تعلیم نئ نسل کی سوچ اور وبرتاؤ کو جدت پسند بناتی ہے
- تعلیم سماجی برائیوں کے خلاف بیداری پیدا کرتی ہے۔
- تعلیم کے ذریعے ہی سماج میں مساوات، سماجی بیداری اور قومی ترقی کا جذبہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔

3.6.2 سماجی تبدیلی کے عمل میں اساتذہ کا کردار (Role of Teacher in Social change)

کسی بھی تعلیمی نظام میں استاد کا ایک اہم کردار ہوتا ہے وہ سماجی تبدیلی کا نمائندہ ہوتا ہے ذیل میں دی گئی مثالیں اُن کے رول کو واضح کرتی ہیں۔

1) استاد کو جمہوری زندگی کے راستے کو قبول کرنے والا ہونا چاہیے اور اسے اپنے کمرہ جماعت کا ماحول متوازن رکھنا چاہیے اسے کسی بھی طالب علم کے ساتھ تعصب نہیں برتنا چاہیے۔

2) استاد سماجی تبدیلی کے عمل میں تیزی پیدا کرسکتا ہے۔

3) سماجی تبدیلی لانے کے لیے استاد کو کمرہ جماعت کے باہر بھی تدریس کام کرنا چاہیے۔

4 طلباء میں خود سے ہی نظم وضبط میں رہنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے۔

5) سماج کو بھی استاد سے مختلف معاملات میں رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔

6) اساتذہ کو چاہئے کہ وہ طلباء کو مختلف تجربات، سرگرمیوں اور سماجی خدمات میں حصہ لینے کا موقع فراہم کریں۔

7) طلباء کو آپس میں مل جل کر رہنا، صبر وتحمل، تعاون اور ہمدردی کے جذبہ کو پیدا کرنے کی تعلیم دی جانی چاہیے۔

8) طلباء میں سماجی تبدیلیوں کے لیے بیداری پیدا کرنی چاہئے۔

9) اساتذہ کو جدید سماجی تبدیلیوں کے بارے میں خود بھی جانکاری ہونی چاہیے اور طلباء کے سامنے ان کو اس طرح پیش کرے تاکہ وہ انہیں با آسانی سمجھ سکیں۔

10) سماج اور اساتذہ کی مشترکہ کوششوں سے سماج کی ترقی کی راہ میں تمام رکاوٹوں کو دور کیا جاسکتا ہے۔

3.6.3 تعلیم اور سماجی تبدیلی میں تعلق (Relation Between Social Change & Education)

تعلیم اور سماجی تبدیلی کا گہرا تعلق ہے اور کسی بھی سماج کی ضروریات کو تعلیمی نظام کے ذریعے ہی پورا کیا جاسکتا ہے تعلیم سماج کا ایک اہم ذریعہ ہے سماجی تبدیلی تعلیم کے مقاصد، نصاب اور تدریسی طریقوں کو متاثر کرتی ہے سماجی تبدیلی اور تعلیم کے درمیان تعلق کو ہم مندرجہ ذیل طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

(الف) تعلیم سماجی تبدیلی کے لیے ایک ذریعے کے طور پر

(Education as an instrument/ Agent of Social change)

تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک اعلیٰ ذریعہ کہا جاسکتا ہے کہ تعلیم کے بغیر مثبت سماجی تبدیلی وجود میں نہیں ہوسکتی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کے سماجی تبدیلی کے لیے اور اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے تعلیم کا انتظام کیا جانا ضروری ہے اور سماج میں بہت سے تبدیلیاں لائی جاتی ہیں تعلیم کے ذریعے ہی فرد کے تصورات، رویوں اور اقدار میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے ان میں ترقی کے لیے جذبہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ تعلیم سماجی تبدیلیوں کی ایک اہم ایجنسی ہے۔ کوٹھاری کمیشن کے لفظوں میں تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک اہم ذریعہ ہے تعلیم سماجی تبدیلیوں کو صحیح سمت عطا کرتی ہے جو سماج میں اپنے آپ رونما ہوتی ہیں اور ساتھ ہی ان تبدیلیوں کے لیے سازگار ماحول تیار کرتی ہے جو سماج اپنے اندر تبدیلی لانا چاہتا ہے۔

(ب) تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک نتیجہ (Education as a Result of Social Change)

تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک نتیجہ ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سماجی تبدیلی نے تعلیم کو نئی شکل دی ہے تعلیم کے لیے موجودہ ضروریات کے مافق مقاصد کو پورا کرنے کے لیے نصاب میں تبدیلیاں پیش کی ہیں تعلیم نے تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مطابقت پیدا کی ہے اور تعلیم کا انتظام کیا ہے بالفاظ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تعلیم سماجی تبدیلیوں کی پیروی کرتی ہے۔ کیونکہ سماج ہی فیصلہ کرتا ہے کہ تعلیم کی نوعیت کیسی ہوگی۔ تعلیم سماجی تبدیلی کے لیے اہم کردار ادا کرتی ہے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ سماجی تبدیلی کی وجہ سے تعلیمی تبدیلی بھی ہوتی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیم نہ صرف سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کو قبول کرتی ہے اور انہیں آگے بڑھاتی ہے بلکہ بدلے ہوئے سماج کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے۔

ماہرِ سماجیات A.K.C. ottway کہتے ہیں کہ کبھی کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ تعلیم سماجی تبدیلی کی ایک وجہ ہے اس کا اُلٹ زیادہ صحیح ہے تعلیم دوسری سماجی تبدیلیوں کو پیدا کرنے کے بجائے ان کا اتباع کرتی ہے اور تعلیم بھی سماجی تبدیلیوں کے مطابق اپنے اندر تبدیلی لانے کے لیے مجبور ہے۔

(ج) سماجی تبدیلی کے عمل میں تعلیم کے حدود (Limitations of Education in the Process of Socia Chang)

سماج کے ذریعے تعلیم میں تبدیلی لائی جاتی ہے اس بات کو سبھی ماہرین سماجیات تسلیم کرتے ہیں جبکہ تعلیم کے ذریعے سماج میں تبدیلی ہوتی ہے اس سے سبھی ماہرین سماجیات اتفاق نہیں کرتے ہیں۔

ماہرینِ سماجیات نے سماجی تبدیلی کی کئی وجوہات بتائی ہیں ان میں تعلیم کو جگہ نہیں دیا ہے۔ کیونکہ وہ تعلیم کو معاشرہ پر منحصر رہنے والا اور اس کے مطابق اپنی نوعیت میں تبدیلی لانے والا عمل مانتے ہیں۔

بیشک تعلیم سماجی تبدیلی میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ تعلیم کے سماج پر اثر کو Primary نہ مان کر بھی Secondary مانا جاتا ہے اس بارے ottaway (اوٹاوے) کہتے ہیں کہ تعلیم کو سماجی تبدیلی کی وجہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہے یہ تو معاشرے پر منحصر رہنے والی چیز ہے یہ سماجی تبدیلی کی وجہ نہ ہوکر ایک ذریعہ ہے تعلیم کے اپنی حدود ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جب سماج کے مقاصد میں تبدیلی ہوتی ہے تو اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے تعلیم کی نوعیت میں بھی تبدیلی ہوتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 تعلیم سماج میں آفاقی اقدار کا __________ کرتی ہے۔

-2 __________ لوگوں میں رہنمائی کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔

-3 ___________ کی تعلیم کے ہندوستانی سماج کی توہم پرستی اور روایتی سوچ کو دور کرتی ہے۔

-4 تعلیم نئی تبدیلیوں کی ___________ ہے۔

-5 استاد سماجی تبدیلی کا ___________ مانا جاتا ہے۔

-6 تعلیم سماجی تبدیلی کا ایک ___________ بھی ہے اور ایک ___________ بھی۔

3.7 سماجی جال اور سماجی ربط و اتصال اور تعلیم پر اس کے مضمرات

(Social Networking and its Implications on Social Cohesion & Education)

3.7.1 سماجی جال (Social Networking)

سماجی جال کے معنی و مفہوم اور تعلیم و سماجی ربط و اتصال پر پڑنے والے اس کے اثرات کو جاننے اور سمجھنے کے لیے سب سے پہلے سماج (Society) سماجی جال (Social Networking) اور سماجی ربط و تعلق اور اتصال (Social Cohesion) کو سرسری طور پر جاننا ہوگا اور اس پر سرسری روشنی ڈالنی ہوگی۔

بنیادی طور پر سوسائٹی سماجی تعلقات و روابط اور مختلف افراد جماعت، گروہ اور اداروں کے درمیان ایک تعلق اور رشتہ کو ظاہر کرتی ہے۔

سماجی جال کی تعریفات: (Definitions of Social Networking)

جیسا کہ (Maclver and page) نے کہا ہے۔

"Society is the web of social relationships and it is always chaning" عمومی طور پر سماجی جال (Social Networking) میں جن اسباب و ذرائع کا اہم رول ہوتا ہے اور سماجی ربط و اتصال (Social Cohesion) کو فروغ دینے میں جن وسائل کا اہم کردار ہوتا ہے ان کو مندرجہ ذیل نکات کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔

(1) گھر یا خاندان (2) اسکول و ادارہ (3) سماج و معاشرہ

(4) مذہب (5) کلب (Club) (6) ساتھی اور دوست (Friends and Colleague)

(7) سماجی فلاحی مراکز (8) ریاست و علاقہ (9) تفریح گاہ اور میوزیم

(10) عوامی میڈیا (Mass Media)

تعلیم ایک تا عمر مسلسل چلنے والا عمل ہے اور یہ سماج سے کافی حد تک متاثر ہوتا ہے، انسان اپنے سماج سے فطرتاً متاثر ہوتا ہے اور اس کے کردار و عمل (Behaviour) اور رجحانات و رویے (Attitudes) میں سماجی جال اور سماج کافی تبدیلیاں لاتا ہے۔

3.7.2 سماجی ربط و اتصال (Social Cohesion)

کسی بھی سماج کے ربط و تعلق اور مربوط ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سماج و سوسائٹی کے لوگوں کا آپس میں مشترکہ قدروں کی حفاظت میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا اور آپسی تعاون و امداد کا ماحول بنانا، سماجی ربط و تعلق سے سماج میں بسنے والے لوگوں کے درمیان خوبصورت سماجی تعلقات کا ماحول بنتا ہے۔ چنانچہ اس کے لیے مندرجہ ذیل صفات کا ہونا ضروری ہے۔

(1) عدم تشدد اور آپسی تعاون کا ماحول۔

(2) انسانیت و جمہوریت میں اعتماد و بھروسہ۔

(3) میل و ملاپ اور خود غرضی و مطلب پرستی سے اجتناب۔

(4) سماجی حساسیت اور ذمہ داری کا احساس۔

(5) سماجی، معاشی اور اخلاقی عدل و انصاف کے جذبات کا فروغ۔

(6) مذہبی تعصب، جانب داری، جماعتی عصبیت کا خاتمہ۔

(7) لوگوں میں ایکتا اور بھائی چارگی کا ماحول۔

(8) لوگوں کی زندگی جینے کے سلیقہ و معیار میں عمومی اصلاح و سدھار۔

سماجی ربط و اتصال (Social Cohesion) دو طرح کا ہوتا ہے

(1) ابتدائی سماجی اتصال (Primary Social Cohesion)

(2) ثانوی سماجی ربط و اتصال (Secondary Social Cohesion)

سماجی جال (Social Networking) کے تین اہم ستون جس کے اثرات سماجی ربط و اتصال (Social Cohesion) اور تعلیم پر نمایاں طور سے ظاہر ہوتے ہیں اس کو درج ذیل سطور میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

(1) سماج و معاشرہ (Society)

کسی بھی معاشرہ و سماج کے تعلیمی اعمال و سرگرمیاں اور سماجی روابط و تعلقات کو استوار کرنے میں ایک اہم رول ادا کرتے ہیں، چنانچہ کسی سماج کے سماجی تعلقات کو بڑھانے اور تعلیم کو مفید بنانے کے لیے سماج میں اچھے اسکول، لائبریریاں اور مختلف تعلیمی مراکز اور سماجی اداروں کا قیام عمل میں لانا ضروری ہے، اخلاقی، تربیتی اور عظیم الشان اقدار کو فروغ دینے کے لیے متعدد سرگرمیاں اور تحریکیں چلائی جانی چاہیں۔ سماجی سرگرمیوں اور انسانی زندگی کے طور طریقوں میں مختلف تعلقات سے ایک مثبت بدلاؤ آ سکتا ہے۔

(2) اسکول و مدرسہ (School)

اسکول بنیادی طور پر سماجی جال اور معاشرتی ربط و اتصال کا اہم ادارہ ہوتا ہے۔ زمانۂ قدیم سے ہی اسکولوں کی کافی اہمیت رہی ہے اور وہ تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہے ہیں آج سماجی تعلقات و روابط کو بڑھانے اور اسے مضبوط کرنے اور پھیلانے میں اسکول ایک نمایاں کردار نبھا رہا ہے یہ مختلف سماجی ثقافتی ورثے کا تحفظ کر سکتا ہے، عوام اور سماج کے بیچ جمہوری اقدار، سیکولرزم اور بین الاقوامی تفہیم قومی ہمدردی اور رواداری کو فروغ دیتا ہے۔ یہ ایک ایسا سماجی جال ہے جہاں مختلف طبقوں، گروہوں اور مختلف ثقافت و لسانیات کے افراد کے بچّے آتے ہیں لہذا دورِ جدید میں یہ ایک متحرک سماجی جال کا کردار نبھا رہا ہے۔

(3) ابلاغ عامہ (Mass Media)

موجودہ حالات و ضروریات کے تناظر میں دیکھا جائے تو آج میڈیا سماجی جال (Social Networking) کا ایک عظیم حصہ بن چکا ہے اور یہ تعلیم اور سماجی ربط و اتصال کو فروغ دینے میں سب سے نمایاں رول ادا کر رہا ہے، پرنٹ میڈیا، الکٹرانک میڈیا، ریڈیو، انٹرنیٹ، سینما، اخبارات

،رسائل و جرائد ومیگزین وغیرہ آج عالمی پیمانے پر سماجی تعلقات وروابط اورلوگوں کوآپس میں جوڑنے ،عوام کے تعلقات کو بہتر بنانے ، پبلک کو ایک دوسرے کے افکار وخیالات سے روشناش کرانے کا ایک بڑا پلیٹ فارم بن چکا ہے ۔خلاصہ یہ کہ میڈیا سماجی روابط وتعلقات اور تعلیم کوفروغ دینے ،مختلف سماج ومعاشرہ کے درمیان میل ملاپ اوراس کے آپسی تعلقات کوفروغ دینے میں اہم رول ادا کررہا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سماجی جال (Social Networking) کا آج کے دورِ جدید میں تعلیم اور سماجی تعلقات وروابط اور معاشرتی میل ملاپ اوراتصال میں ایک اہم کردار نظر آرہا ہے اور طلبا وطالبات ،اساتذہ وماہرین تعلیمات کواس موضوع پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

صحیح/غلط کی نشاندہی کیجیے:

1- تعلیم تاعمر جاری رہنے والا ایک عمل ہے۔ (   )

2- سماج کے مربوط ہونے کا مطلب ہوتا ہے،آپسی تعاون وامداد کا ماحول نہ بنانا۔(   )

3- سماجی ربط واتصال کے لیے انسانیت اور جمہوریت پر بھروسہ ہونا ضروری ہے۔(   )

4- اسکول بنیادی طور پر سماجی جال اور معاشری ربط واتصال کا اہم ادارہ ہے۔(   )

5- ابلاغ عامہ سماجی جال Social Networking کا ایک غیراہم حصہ ہے۔(   )

3.8 یادرکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

- سماجی تبدیلی کا مطلب سماج کی ساخت اوراس کی کارکردگی میں تبدیلی اس طرح فطرت میں تبدیلی،سماجی اداروں،سماجی رویوں اور سماجی تعلقات میں ہونی والی تبدیلی سماجی تبدیلی میں شامل ہے۔
- سماجی تبدیلی کی چند اہم خصوصیات ہیں جیسے سماجی تبدیلی آفاقی عمل کا ایک ضروری اور لازمی جز ہے، یہ مسلسل چلنے والا عمل ہے۔سماجی تبدیلی کی شرح رفتار ہر سماج میں ایک جیسی نہیں ہوتی یہ منصوبہ بند اور غیر منصوبہ بند دونوں طرح سے رونما ہوتی رہتی ہیں اس طرح قلیل مدتی اور طویل مدتی دونوں تبدیلیاں ہوسکتی ہے۔
- سماجی تبدیلی کے مختلف عوامل ہیں جیسے قدرتی عوامل،آبادیاتی عوامل،سیاسی عوامل،معاشی عوامل،ٹیکنالوجیکل عوامل،میڈیا،تعلیم وغیرہ
- جدت پسندی ایک ایسا عمل ہے جو کسی سماج میں مثبت تبدیلی کو دعوت دیتا ہے جدت پسندی سے مراد چیزوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی سوچ،عقائد،اقدار،رویہ اور پوری طرز زندگی میں ہونے والی تبدیلی ہے۔
- جدت پسندی کی چند اہم خصوصیات ہیں جیسے یہ ایک عالمی عمل ہے۔جدت پسندی ایک طویل مدتی پیچیدہ عمل ہے،ترقی پزیر اور ترقی یافتہ عمل ہے، یہ عمل افراد کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ہونے والی تبدیلیوں کو اپنانے کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے۔
- جدت پسندی منطق ہے اور ہمیشہ کسی بھی واقعہ کی نئی تشریح کی مانگ کرتی ہے۔
- جدت پسندی سماج میں آزادی جمہوریت مساوات،عالمگیریت،نجی کاری وغیرہ کی نشونما کرتی ہے۔

- جدت پسندی کے عمل میں تمام مسائل شامل ہیں جیسے ناقص تعلیمی نظام، آبادی میں اضافہ، غربت، علاقائیت، نسل، ذات پات، ناخواندگی وغیرہ۔
- تعلیم سماجی تبدیلی کا اہم ذریعہ ہے اور تعلیم سماجی تبدیلیوں کو صحیح سمت عطا کرتی ہے۔ ساتھ ہی ان تبدیلیوں کے لیے سازگار ماحول تیار کرتی ہے جنھیں سماج اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔
- سماجی تبدیلی کے ساتھ ساتھ تعلیم بھی سماجی تبدیلیوں کے مطابق اپنے اندر بدلاؤ لانے کے لیے مجبور ہوتی ہے۔
- ottaway (اوٹاوے) کہتے ہیں کہ تعلیم کو سماجی تبدیلی کی وجہ تسلیم نہیں کیا جاتا ہے یہ تو معاشرے پر منحصر رہنے والی چیز ہے یہ سماجی تبدیلی کی وجہ نہ ہوکر ایک ذریعہ ہے تعلیم کی اپنی حدیں ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جب سماج کے مقاصد میں تبدیلی ہوتی ہے تو اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے تعلیم کی نوعیت میں بھی تبدیلی آنا لازمی ہوتا ہے۔
- سماجی طبقہ بندی کا آغاز Confilict Theory اور Functionalist Theory کی نظریے کی وجہ سے ہوا ہے۔
- مسلسل عمل سماجی طبقہ بندی کے عوامل دو نوعیت کے ہوتے ہیں۔ (1) مستقل یا موروثی (2) مہارتیں اور دنیاوی امور
- سماجی طبقہ بندی تعلیم کے تعلق یا سماجی طبقہ بندی میں تعلیم کے اثرات اور اس کے کردار و عمل کو درج ذیل تین اہم نکات کے ذریعے بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔

(1) ذات پات اور تعلیم (2) غریب طبقات اور تعلیم (3) تعلیم نسواں اور طبقہ بندی

- عمرانیات میں سوشل موبیلیٹی سے مراد سماجی پوزیشن اور معاشرتی مقام و حیثیت اور معیار میں تغیر و تبدیلی اور حرکت پذیری ہوتا ہے۔
- سماجی تغیر پذیری تین نوعیت اور سمتوں میں ہوتی ہے۔

(1) Upward mobility (2) Downward mobility (3) Horizental mobility

- کسی بھی سماج میں Social mobility کے لیے مختلف عناصر اور عوامل ذمہ دار ہوتے ہیں جن میں سے اہم عوامل یہ ہیں۔

(1) معاشی ترقی (2) بین ذات شادی (3) ذات پات کی ساخت (4) زمین مالکان (5) سیاسی حیثیت و طاقت (6) سماجی تبدیلی

- Social mobility کو فروغ دینے کے لیے تعلیمی نظام میں مندرجہ ذیل عناصر کو خیال میں رکھنا اور ان پر عمل درآمد کرنا بہت ضروری ہے۔

(1) کرپشن اور بگاڑ کا خاتمہ (2) تعلیمی معیار میں ترقی اور نکھار (3) معاون پسندیدہ رجحانات و نظریے (4) اعلیٰ سطح کی آرزو و تمنا (5) رہنمائی و مشاورت

- سماجی جال میں جن اسباب و ذرائع کا اہم رول ہوتا ہے۔ اور سماجی ربط و اتصال کو فروغ دینے میں جن وسائل کا اہم کردار ہوتا ہے ان کو مندرجہ ذیل نکات میں بیان کیا گیا ہے۔

(1) گھر یا خاندان (2) اسکول و ادارہ (3) سماج و معاشرہ (4) مذہب (5) کلب (6) ساتھی اور دوست (7) سماجی فلاحی

مراکز (8) ریاست وعلاقہ (9) تفریح گاہ اور میوزیم (10) عوامی میڈیا۔

- سماجی ربط واتصال دوطرح کا ہوتا ہے۔

(1) ابتدائی سماجی اتصال (2) ثانوی سماجی ربط واتصال

4.9 فرہنگ (Glossary)

جمہوریت (Democracy)	جمہوریت کسی ملک میں لوگوں کے ذریعے، لوگوں کے لئے اور لوگوں کی حکومت ہے۔
اقداری بحران (Value Crisis)	اقدار کا بحران سے مراد معاشرے کے آئیڈیل اقدار سے اس معاشرے کے افراد کا عملی طور پر انحراف سے ہے۔
بند سماج (Closed Society)	بند سماج سے مراد ایسا سماج جس میں فرد کا کردار اور افعال نظریاتی طور پر کبھی بدلا نہیں جاسکتا ہے۔
آفاقی اقدار (Eternal Values)	آفاقی اقدار ایسے اقدار جو کبھی بھی تبدیل نہیں ہوتے اور یہ ہمیشہ اور ہر حالات سے مطابقت رکھتے ہیں۔
سماجی تبدیلی (Social Change)	سماجی تبدیلی سے مراد سماج کے افعال اور ساخت میں تبدیلی سے ہے۔
سماجی ربط واتصال (Social Cohesion)	سماج وسوسائٹی کے لوگوں کا آپس میں مشترکہ قدروں کی حفاظت میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا اور آپسی تعاون وامداد کا ماحول بنانا سماجی ربط واتصال کہلاتا ہے۔
سماجی طبقہ بندی/سماجی درجہ بندی	سماجی طبقہ بندی سے مراد سماج کی اعلیٰ اور ادنیٰ تر اکائیوں کی افقی تقسیم سے (Social Strartification) ہے۔
سماجی تغیر پذیری (Social Mobility)	سماجی تغیر پذیری سے مراد سماجی پوزیشن اور معاشرتی مقام اور معیار میں تغیر وتبدل سے ہے۔
متجانس	Homogeneous
افقی تغیر پذیری	Horizontal Mobility
اوپر سے نیچے/اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف	Downward Mobility
نیچے سے اوپر/ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف	Upward Mobility
صنعت یانہ	Industrialization
قدامت پسند	Conservative
جامد	Static
توہم پرستی	Superstitions
مادی رویہ	Materialistic Attitude
ارتباطی لفظ	Correlational Word

3.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1) ان میں سے سماجی تبدیلی کے ذمہ دار عوامل ہے۔

1) تعلیم 2) میڈیا 3) معلوماتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی 4) سب ہی

2) سماجی تبدیلی نہیں ہے۔

1) مسلسل چلنے والا عمل 2) آفاقی عمل 3) مختلف رفتار سے چلنے والا عمل 4) غیر سماجی عمل

3) ''سماجی تبدیلی، سماجی رویہ میں اور سماجی ساخت میں کچھ تبدیلی ہے'' کس نے کہا۔

1) Spencer 2) Jones 3) B.Kuppuswamy 4) Kingsley Davis

4) جدت پسندی کے راستے میں روکاوٹ نہیں ہے۔

1) علاقائیت 2) غربت 3) ناخواندگی 4) معلوماتی ومواصلاتی ٹیکنالوجی

5) جدت پسندی میں مددگار عامل ہے۔

1) نئے بدلاو کا خوف 2) بند سماج 3) آبادی میں اضافہ 4) ان میں سے کوئی نہیں

6) ''سماجی تہبندی اور طبقہ بندی سماج کے اعلیٰ اور ادنیٰ ترا کائیوں کی افقی تقسیم ہے۔'' کس نے کہا ہے؟

1) R W Murry 2) Lundberg 3) Melvin N. Tumin 4) Spencer

7) سماجی ربط و اتصال کتنے طرح کے ہوتے ہیں؟

1) چار 2) دو 3) تین 4) پانچ

8) سماجی ربط و اتصال کو فروغ دینے میں کن وسائل کا اہم کردار ہوتا ہے۔

1) گھر یا خاندان 2) اسکول اور ادارہ 3) سماج ومعاشرہ 4) ان میں سے سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1) تعلیم، سماجی تبدیلی کے لیے ایک ذریعہ کے طور پر کس طرح کام کرتی ہے۔

2) جدت پسندی اور تعلیم میں کیا تعلق ہے مختصراً بیان کیجیے۔

3) سماجی طبقہ بندی سے کیا مراد ہے؟

4) سماجی تغیر پذیری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

5) سماجی جال سے کیا مراد ہے؟

6) سماجی تبدیلی کے ذمہ دار کوئی دو عوامل بتائیے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1) سماجی تبدیلی سے کیا سمجھتے ہیں؟اس کی اہم خصوصیات بتاتے ہوئے اس لیے ذمہ دار مختلف عوامل کی تشریح کیجیے۔

2) جدت پسندی کی اہم خصوصیات بتایئے۔اس کے راستہ میں آنے والی روکاوٹیں بتاتے ہوئے جدت پسندی میں تعلیم کے کردار کو واضح کیجیے۔

3) سماجی تبدیلی اور تعلیم میں کیا تعلق ہے اور اس عمل میں تعلیم کا کیا کردار ہے واضح کیجیے۔

4) سماجی طبقہ بندی یا سماجی درجہ بندی سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟اس کی اہم خصوصیات کو بیان کریں۔

5) سماجی تغیر پزیدی سے کیا مراد ہے اور یہ کس نوعیت اور سمتوں (Directions) میں ہوتی ہے؟ وضاحت کریں۔

6) سماجی جال/سماجی ربط و اتصال سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟وضاحت کریں۔

3.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

Dash, B.N. & Ghanta R. (2006), 'Foundations of Education',Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

Jamal, Sajid & Raheem, Abdul (2012), 'Ubharte Huwe Hindustani samaj me taleem', New Delhi: Shipra Publication.

Khaleel, Ibrahim Mohammed (2012), 'Foundation of Education', Hyderabad: Deccan Traders Educational Publishers.

Pathak, R.P (2012), 'Philosophical and Sociological Foundation of Education', New Delhi: Kanisha Publishers & Distributors.

Siddiqui, M.H. (2014), 'Philosophical and Sociological Foundations of Education', New Delhi: APH Publishing Corporation.

Singh, Y.K. (2013), 'Sociological Foundation of Education', New Delhi: APHPublishing Corporation.

Sharma, S.P. (2011), 'Basic Principles of Education', New Delhi: Kanishka Publishers & Distributors.

Sharma,Y.K.(2012), 'Foundations in Sociology of Education', New Delhi: Kanishka Publishers & Distributors.

Thamarasseri, Ismail (2008), 'Education in the Emerging Indian Society', New Dehli: APH Publishing Corporation.

اکائی 4۔ جمہوریت اور تعلیم

(Democracy and Education)

اکائی کے اجزا

4.1 تمہید (Intoduction)

4.2 مقاصد (Objectives)

4.3 جمہوریت کا تصور اور اس کے اصول (Concept & Principles of Democracy)

4.3.1 جمہوریت کا تصور (Concept of Democracy)

4.3.2 جمہوریت کے اصول (Principles of Democracy)

4.4 تعلیم میں مساوات و معدلت (Equality and Equity in Education)

4.4.1 مساوات و معدلت کا مفہوم (Meaning of Equality and Equity)

4.4.2 تعلیم میں مساوات و معدلت (Equality and Equity in Education)

4.5 آئین کا دیباچہ تعلیم کے حوالے سے (Preamble of the Constitution in Relation to Education)

4.6 جمہوریت اور جمہوری شہریت کے استحکام میں تعلیم کا رول / معلم بحیثیت ایک جمہور نواز

Role of Education in Strengthening Democcracy and Democratic Citizenship/Teacher as a Democrat

4.7 سوشلزم (Socialism) اور غیر مذہبیت (Secularism) کے تصورات

(Concept of Socialism and Secularism: The Role of Education in Promoting them)

4.7.1 سوشلزم (Socialism)

4.7.2 سوشلزم کے فروغ میں تعلیم کا رول (Role of Education in Promoting Socialism)

4.7.3 غیر مذہبیت کا تصور (Concept of Socialism)

4.7.4 سیکولرازم کے فروغ میں تعلیم کا کردار (Role of Education in Promoting Secularism)

4.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

4.9 فرہنگ (Glossory)

4.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

4.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

4.1 تمہید(Introduction)

جدید دور جمہوریت کا دور کہلاتا ہے۔ یہ ایک طرز زندگی ہے جو سماج کے ہر فرد کو آزادانہ طور پر محسوس کرنے، سوچنے اور فیصلہ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ایک جمہوری ماحول ہر شہری کو سارے سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل ومعاملات پر غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ جمہوریت کا تعلق مساوات، انصاف، ہمدردی، رواداری، حریت، احترام آدمیت اور بقائے باہم جیسے اصولوں اور اقدار سے ہوتا ہے۔ جمہوریت علاقائی تعصب، مذہبی منافرت، فرقہ پرستی، لسانی عصبیت اور طبقاتی یا گروہی بالادستی کی نفی کرتی ہے۔ جمہوریت ایک خوشگوار اور شفاف ماحول کے قیام میں مدد دیتا ہے تاکہ افراد کی موافق اور مطلوب ذہن سازی ممکن ہو سکے۔ جمہوری ماحول میں ایک شہری استحصال، ناانصافی، امتیاز یا تفاوت سے محفوظ رہتا ہے۔ بلکہ حصول حقوق اور فرائض کی ادائیگی میں خود کو مطمین سمجھتا ہے تاکہ احساس تحفظ کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی طرح معمول کی زندگی گزار سکے۔ ہندوستان نے اپنے سیاسی نظام کے لئے جمہوریت کا انتخاب کیا ہے۔ جس کا مقصد آئین سازوں کے سامنے یہ تھا کہ عوام کی خواہشات کے موافق حکومت چلائی جائے۔ عوامی رائے کا احترام کیا جائے، اختیارات کو غیر مرکوز (Decentralised) کر کے انتظامیہ کو ہر سطح پر جواب دہ بنایا جائے۔

اس اکائی میں خاص بات جس پر ہمارے معلمین اور متعلمین کو یکساں طور پر اپنے فکر وعمل کے ذریعے سے غور کرنا ہوگا کہ دور حاضر کے تناظر میں وہ عمومی مسائل ومشکلات جن سے ہمارا معاشرہ گزر رہا ہے اس میں جمہوریت، مساوات، معدلت اور ہندوستان جیسے تکثیری Pluralistic سماج میں سیکولرازم اور سیکولر طرز زندگی کو کیسے تقویت اور فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس ضمن میں تعلیم اور تعلیمی عمل کے ابعاد (Dimensions) کا تعلیمی پالیسی سازوں، سماج کے نظریہ ساز افراد، اہل علم وفن نیز معلمین و متعلمین کو غیر مبہم انداز میں جائزہ لینا ہوگا، تاکہ تعلیم ایک خوشگوار اور پسندیدہ تبدیلی کا باعث بن جائے اور معلم واقعی ایک Social Engineer سماجی تعمیر ساز کے روپ میں ایک مثالی کردار ادا کرنے کے اہل ہو سکے۔

4.2 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ۔

1. جمہوریت کا تصور اپنے الفاظ میں بیان کرسکیں،
2. تعلیم میں مساوات اور معدلت کے تصورات کو واضح کرسکیں۔
3. دستور کے حوالے سے تعلیم کی مختلف تجاویز بیان کرسکیں۔
4. جمہوریت اور جمہوری شہریت کے استحکام میں تعلیم کے کردار پر روشنی ڈال سکیں۔
5. سوشلزم اور سیکولرزم کے تصورات کو واضح کرتے ہوئے ان کے فروغ میں تعلیم کا کردار بیان کرسکیں۔

4.3 جمہوریت کا تصور اور اصول (Concept & Principles of Democracy)

4.3.1 جمہوریت کا تصور (Concept of Democracy)

لفظ جمہوریت دو یونانی الفاظ Demos and Kratia کا مجموعہ ہے، جس کا مطلب بالترتیب طاقت اور عوام کی حکمرانی ہے۔ اس طرح لغوی اعتبار سے جمہوریت (Democracy) کا مفہوم ہے عوام کی اجتماعی طاقت۔ بعض ماہرین نے جمہوریت کی تین طرح کی تشریحات پیش کیں

ہیں:

الف: جمہوریت بحیثیت ایک طرز حکومت — Democracy as a form of government

ب: جمہوریت بحیثیت ایک سماجی تنظیم — Democracy as a social organization

ج: جمہوریت بحیثیت ایک طریقہ زندگی — Democracy as a way of life

(الف): جمہوریت ایک طرز حکومت کا نام ہے جس کے بارے میں ابراہیم لنکن کا قول بار بار دوہرایا جاتا ہے کہ جمہوریت نام ہے ایک طریقہ حکومت کا جو لوگوں کے ذریعے سے ہے، لوگوں کے لئے ہے اور لوگوں کی ہے۔ جمہوریت میں حکومت کے قیام میں ہر بالغ مرد اور عورت حصہ لیتا ہے اور سرکار سارے عوامی مسائل و معاملات کا ازالہ کرتی ہے اور اُن کے روشن مستقبل کا تعین پرامن طریقہ پر کیا جاتا ہے۔ جمہوریت کے حوالے سے یہ بات ذہن میں بھی رہنی چاہئے کہ یہ ایک ایسا سیاسی نظریہ ہے جو براہ راست ایک حکومتی نظام کی تشکیل کرتا ہے۔ جس کی ذمہ داری عوام کے منتخب نمائندوں کے کندھوں پر ہوتی ہے۔

(ب): جمہوریت ایک سماجی تنظیم کا نام ہے۔ جس میں انسانوں کے درمیان سماج میں مساوات، تفریق اور امتیاز کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔ ترقی کے یکساں مواقع فراہم ہوتے ہیں۔ جمہوریت میں طبقاتی، نسلی یا گروہی بالادستی Domination یا زیردستی/ ماتحتی Subordination پر یقین نہیں رکھا جاتا بلکہ جمہوری نظام میں ہر اک فرد کے لیے ترقی اور نشو ونما کی پوری آزادی حاصل ہوتی ہے۔ ایک فرد خود کو خود مختار سمجھتا ہے۔ جمہوریت، تصور آمریت یا مطلق العنانیت Totalitrian کی ضد ہے۔ جس کا مطلب امورِ ریاست میں ریاستی خواہش پر افراد کی خواہشات کو فوقیت اور ترجیح دینے سے ہے۔

(ج): جمہوریت نام ہے ایک ایسی طرزِ زندگی کا جس میں ریاست کا ایک شہری زندگی کے ہر شعبہ میں اپنا مطلوبہ رول ادا کرسکتا ہو۔ جمہوری ماحول میں ایک فرد اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کا مقدور بھر استعمال کرتے ہوئے اپنی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جمہوریت محض ایک سیاسی نظریہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک اجتماعی فلاحی زندگی کا نام ہے۔ اس طرح یہ بات کہنے یا تسلیم کرنے میں کوئی اعراض نہیں ہوسکتا کہ جمہوریت ایک سماجی انتظام وانصرام کا نام ہے جس میں ریاست کے سیاسی، معاشی اور سماجی امور میں لوگوں کے درمیان اتحاد اور یکجہتی پیدا ہوجاتی ہے۔ اس طرح جمہوریت اپنے مفہوم اور افعال کی روشنی میں باضابطہ ایک جامع سماجی فلسفہ ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر رادھا کرشنن کا کہنا ہے:

> ''جمہوریت ایک طرز زندگی ہے جو نہ صرف ایک سیاسی انتظام کا نام ہے۔ یہ آزادی، مساوات سے عبارت ہے، جس میں مذہب، نسل، جنس، پیشہ یا معاشی رتبے سے پرے سارے شہریوں کو ایک جیسے حقوق حاصل ہوتے ہیں''۔

4.3.2 جمہوریت کے اصول (Principles of Democracy)

مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں ''حق'' (Truth) اور ''عدم تشدد'' (Non-violence) جیسے نظریات کی اساس پر ہندوستان نے جدید تقاضوں کی روشنی میں ایک نئے دور کا آغاز کیا۔ چند ایسے اقدار کو انفرادی اور اجتماعی سطح پر سیاسی، معاشی اور سماجی افعال کی بجا آوری میں اختیار کرنے اور اُن پر عمل پیرا ہونے کی بھی بات کی گئی۔ ہندوستان کی فلسفیانہ روایات اور متذکرہ اقدار کے آئینے میں آزادی کے بعد ایک نئے آئین کی تدوین

عمل میں آئی۔ آئین میں جن اقدار و نظریات کو کلیدی مقام دیا گیا ہے، وہ جمہوریت (Democracy) سوشلزم (Socialism) اور غیر مذہبیت (Secularism) ہیں اور ان ہی اقدار و نظریات کے پس منظر میں درج ذیل جمہوری اصولوں جیسے حریت (Liberty)، مساوات (Equality) رواداری (Tolerance)، انصاف (Justice)، بھائی چارگی (Fraternity) کو وضع کیا گیا ہے۔ جمہوریت کے ان اصولوں Principles کی وضاحت ذیل میں پیش کی گئی ہے۔

(الف) حریت (Liberty)

عہد یونان سے لے کر اب تک تاریخ کے ہر دور میں مفکرین اور دانشوروں نے حریت اور آزادی کے حوالے سے مختلف افکار اور آرا پیش کی ہیں، حضرت عمر فاروق نے بحیثیت سربراہ حکومت، ایک گورنر کے نام اپنے مکتوب میں یہ کہتے ہوئے تنبیہ کی کہ ''ماؤں نے بچوں کو آزاد جنم دیا ہے آپ نے کب سے اُنھیں غلام بنا کے رکھا ہے''۔ فرانس کے ممتاز مفکر اور ماہر تعلیمات روسو نے آواز بلند کی تھی کہ '' آدمی آزاد پیدا ہوتا ہے، لیکن وہ ہر حیثیت میں قید ہے'' ''Man is born free but everywhere he is in chains''۔

مغربی مفکر Aldour Huxley کے مطابق ''اگر آپ کا مقصد حریت اور جمہوریت ہے تب عوام کو وہ طریقے اور آداب سکھانے پڑیں گے تاکہ وہ جان لیں کہ ایک آزاد سوچ اور خود حکمرانی کیا چیز ہوتی ہے''۔ تحریک آزادی کے دوران عدالت کے سامنے بال گنگا دھر تلک نے کہا تھا'' آزادی میرا پیدائشی حق ہے''۔ آزادی اور حریت انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ آزادیِ فکر پر قدغن کے نتیجے میں سماج کے اندر تناؤ، ٹکراؤ، منافرت کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے، نتیجے میں امن متاثر ہوتا ہے، ترقی اور خوشحالی اور انصاف کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔ اس لیے جدید دور میں وہ سماجی تنازعات اور تناؤ کی شدت سے محفوظ رہتے ہیں جو اپنے لیے جمہوریت کو بطور ایک سیاسی اور سماجی نظام کے طور پر قبول کر لیتے ہیں۔ ایک جمہوری فضا میں فرد، گروہ اور ادارے آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ مسائل و معاملات میں صحت مند تنقید کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ ملک و ملت کے لیے خوشگوار، بقائے باہم اور امداد و تعاون کی راہیں اُستوار ہو جاتی ہیں۔ استحصال اور امتیاز کے امکانات کم ہو جاتے ہیں، جب احترام آدمیت، انسانیت (Humanism) کی بات کی جاتی ہے تو یقیناً ایک انسان کو اظہار رائے کی آزادی ہونی چاہیے۔ لیکن یہاں حریت فکر کے لئے ایک نظم و ضبط (Self-discipline) کی بھی ضرورت ہے۔ حریت فکر یا آزادی اظہار کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مذہب، زبان، رنگ و نسل یا علاقہ کی بنیاد پر کسی فرد یا گروہ کی دل آزاری کی جائے۔ ظاہر ہے ایسا قول و فعل اور طرز فکر حریت اور آزادی کے تصور کے بالکل برعکس ہے۔ جس کی اجازت ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔ آزادی اظہار کے دوران اخلاقیات کو ملحوظ خاطر رکھنا بے حد ضروری ہے۔

(ب) مساوات (Equality)

مساوات کا سادہ اور واضح مطلب یہ ہے کہ قانون کی نگاہ میں سارے شہری یکساں حثیت رکھتے ہیں اور انسانوں کے درمیان کسی طرح کا تفاوت یا امتیاز مساوات کی ضد ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسانوں کے اندر اُن کی صلاحیتوں، قابلیتوں نیز اُن کی ذہانت و فطانت میں ضرور فرق پایا جاتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ریاست کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایک فرد کو سارے مواقع اور سہولیات فراہم کرے تاکہ وہ کسی خوف، تفریق یا استحصال کا شکار ہوئے بغیر اپنی مخفی صلاحیتوں اور قوتوں کا بھرپور اظہار کرے۔ مساوات کے اس عمل میں نہ صرف ایک فرد کی شخصیت سازی ممکن ہو پاتی ہے بلکہ سماج کی تعمیر و ترقی میں وہ ایک سرگرم حصہ دار بن جاتا ہے۔ مساوات کی اس بے روک ٹوک عمل آوری سے معاشرے کے اندر جدت و تخلیقیت کا ماحول پیدا ہو جاتا ہے جس کے ذریعے سے بہر صورت زندگی کے ہر شعبے میں پیداواریت کا عمل Process of Productivity تیز ہو جاتا ہے۔

اور بالآخر قومی آمدنی میں اضافہ ہوجاتا ہے۔اگر ملک کے تعلیمی نظام میں مساوات کوتقویت ملتی ہےتو ایک ترقی یافتہ اور خوشحال سماج کے ظہور آنے میں دیر نہیں لگ سکتی۔

(ج) رواداری (Tolerance)

رواداری کو جمہوریت کا ایک خوشنما روپ قرار دیا گیا ہے۔جمہوری سماج کے قیام اور بقا میں اصولِ رواداری کا ایک اہم رول ہے۔اس کی تفہیم کے بغیر افراد کے مابین باہم احترام واعتبار کی فضا قائم نہیں کی جاسکتی۔سماج کے اندر مختلف عقائد،مشرب ومسلک اور افکار کے لوگ رہتے ہیں ۔ان کے درمیان تعاون وموافقت پیدا کرنا بجائے خود کوئی آسان کام نہیں۔یہ دراصل اصولِ رواداری ہی ہے جوانسانوں کے درمیان قوت برداشت کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔جس کے نتیجے میں مختلف متفرق خیالات ونظریات رکھنے کے باوجود سماج میں ایک دوسرے کے لئے خیر سگالی، ہمدردی، تعاون واعانت کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔اس سلسلے میں جذبہ رواداری، برداشت اور خیر سگالی Good will کی تفہیم وترویج میں تعلیم کا رول نہایت ہی اہم بن جاتا ہے۔عدم رواداری چاہے اس کی وجہ مذہب، زبان، رنگ یا نسل ہو ترقی کے مواقع کو ممکن نہیں بنایا جاسکتا۔اس لئے بقول مولانا آزاد''نصاب تعلیم میں سائنسی علوم اور سماجی علوم کے باہمی اور لازمی ربط وتعلق سے سماج کے اندر معروضی زاویہ نگاہ پیدا کیا جاسکتا ہے جو رواداری صبر وبرداشت اور جذبہ ہمدردی کو بڑھاوا دے سکتا ہے''۔آج کی سیاسی،سماجی اور معاشی کش مکش کے ماحول میں بچوں کی صبح کی اسکولی مجلس Morning Assembly کی یہ دعا ہر اعتبار سے ہر چھوٹے بڑے کے لیے یکساں اہمیت رکھتی ہے۔

ہو میرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفو ں سے محبت کرنا

(د) انصاف (Justice)

ایک ترقی یافتہ اور با اخلاق سماج کی تعریف یہ ہے کہ اس میں انصاف کا بول بالا ہو۔کسی کا قول ہے''جہاں انصاف نہیں وہاں امن نہیں''انصاف کے حصول واطلاق میں اگر دیر بھی ہوجاتی تو اُس کو ناانصافی سے تعبیر کیا گیا ہے۔اسی لئے کہا گیا ہے Justice delayed is justice denied ناانصافی ایک فرد کی صلاحیتوں اور قابلیتوں کی نفی کرنے کے برابر ہے۔حقوق کی ادائیگی دراصل انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتی ہے۔آج کل کی دنیا کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور پامالی کا سنگین مسئلہ درپیش ہے۔یعنی قانون کے اطلاق وعمل میں بھید بھاؤ برتا جارہا ہے۔

کیا وجہ ہے کہ عالمی،قومی اور مقامی سطح پر انسانی حقوق کمیشن بنائے گئے ہیں۔یہ بذات خود ایک سماجی المیے سے کم نہیں ہے۔آئین ہند میں انصاف(Justice) کو خاصی اہمیت دی گئی ہے۔انصاف بحیثیت ایک جمہوری اصول ہونے کے ناطے تعلیم کے ذریعے اس کی تفہیم،ترویج وترسیل وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

(ھ) بھائی چارہ (Fraternity)

ایک بلیغ اور سبق آموز قول ہے''انسان،انسان کا آئینہ ہوتا ہے''۔یہ خیال دراصل سماج میں برادری اور اخوت کے قیام کے عروج کی جانب اشارہ کرتا ہے۔اس لیے آپس میں مروت ومودت کے بجائے اگر نفرت اور تعصب کو اپنے فکر وعمل کے ذریعے سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تو سماجی تانے بانے کو شدید خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔سماج میں بھائی چارہ نہ ہونا ملک وقوم کی بدنامی اور رسوائی کا باعث بن جاتا ہے۔آئین سازوں نے تدوین آئین کے وقت ہی سے بھائی چارہ کو ایک بیش قیمت جمہوری اصول کے طور پر قبول کرتے ہوئے ایک خوشحال پرامن اور تشدد سے پاک سماج

کی وکالت کی تھی۔ساری مخلوق انسان کے روپ میں ایک ہی جسم وجان رکھتے ہیں تو بھائی چارگی کے اختیار اور پھر اس کی ترویج واشاعت ہر ایک کی انفرادی ذمہ داری بن جاتی ہے۔اگر تعلیمی ادارے حقیقی معنوں میں سماج سے جڑ جاتے ہیں تو استاد،طلبا اور والدین کے درمیان فکر وخیال کی ہم آہنگی سے لازمی طور پر بھائی چارہ(Fraternity) کا ایک مثالی ماحول وجود میں آئے گا۔دراصل بھائی چارے سے ہی اتفاق اور اتحاد قائم ہوتا ہے ۔باہمی اتحاد واتفاق سے امن وسکون کی بیش قیمت نعمت سے معاشرہ لطف اندوز ہوتا ہے۔پس تعلیم کی نصابی اور خاص کر معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعے سے بھائی چارگی کو فروغ اور تقویت دی جاسکتی ہے۔قومی یکجہتی اور جذباتی ہم آہنگی کے عملی مناظر دیکھنے کو ملیں گے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

صحیح/غلط کی نشاندہی کیجیے:

-1 جمہوریت کا مفہوم عوام کی اجتماعی طاقت ہے۔( )

-2 جمہوریت، عوام کی، عوام کے ذریعے اور عوام کے لیے چلائی جانے والی حکومت ہے یہ بات کارل مارکس نے کہی تھی۔( )

-3 جمہوریت پر مبنی سماجی تنظیم سبھی انسانوں کے لیے ترقی کے غیر یکساں مواقع حاصل ہوتے ہیں۔( )

4.4 تعلیم میں مساوات ومعدل (Equality and Equity in Education)

4.4.1 مساوات ومعدلت کا مفہوم (Meaning of Equality and Equity)

مساوات(Equality) کا مطلب ہے برابری،امتیاز اور تفاوت سے پاک فکر وعمل۔مساوات کا مقصد یکساں حقوق کی ادائیگی اور اُن کا احترام،حقوق انسانی کی پامالی سے گریز۔معدلت(Equity) کا مفہوم ہے کہ انصاف پر مبنی انسانی سلوک، ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں اور قابلیتوں کے مطابق ترقی کرنے اور احساس تحفظ کے ساتھ زندگی بسر کرنے کے لیے ماحول کی فراہمی سے ہے۔بعض لوگ معدلت(Equity) سے یہ مُراد بھی لیتے ہیں کہ سماج کے محروم طبقات اور پس ماندہ علاقوں میں رہنے والے لوگوں کو بعض سہولیات کی فراہمی سے ہے تاکہ ان کے معیار زندگی میں بدلاؤ لایا جائے۔

تفہیم وتفکر کی روشنی میں دوبارہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ تصور مساوات ومعدلت یہ ہے کہ ریاست کا ہر شہری بلا کسی تفریق کے برابری کی بنیاد پر ملک کی تعمیر وترقی اور اس کی پیداواریت میں مساویانہ حصہ داری رکھتا ہو۔اس حصہ داری میں اگر اُس کے خلاف کوئی بھی قدم یا کوشش کی جاتی ہے تو انصاف کا راستہ اُس کے لیے ہموار ہونا چاہئے۔اس طرح تصور مساوات اور معدلت کا آپس میں قریب ترین تعلق اور رشتہ ہے بلکہ مساوات کی اصل کسوٹی معدلت ہے۔

4.4.2 تعلیم میں مساوات ومعدلت (Equality and Equity in Education)

چند اہم نکات:

.1 تعلیم کے ذریعے مساوات ومعدلت کو فروغ دینے کے نتیجے میں ایک ایسے سماج کی تخلیق ممکن ہے جس میں ہر ایک شہری اس احساس کے ساتھ اپنی ذمہ داری نبھا پائے گا کہ اُس کے حقوق کی ہر حال میں حفاظت کی جائیگی۔

2. تعلیم کا اولین کام یہ ہے کہ بچوں اور طلبا کو مساوات ومعدلت کی تعریف وتفہیم سے ہم آہنگ کیا جائے اور اس کے سماجی مضمرات سے اُنہیں واقف کرائیں۔ نتیجے میں اُن کے اندر اجتماعی احساس، تعاون، نظم وضبط، برداشت اور افراد میں جذبہ ہمدردی پیدا ہوسکتی ہے۔

3. تعلیم میں مساوات ومعدلت کو نصابی اور معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعے سے ایک فکری تحریک میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور ملک میں خوشگوار اور موافق ماحول قائم کرنے میں مددمل سکتی ہے۔ سرکار اور اس کی ساری ایجنسیاں سارے انتظامی افعال(Process of governance میں افراد کے درمیان یکساں سلوک اور حصول انصاف کو ممکن بنانے میں خود کو مکلّف محسوس کریں گے۔

4. تعلیم کا مقصد معدلت یہ ہے کہ ایک اعتماد کی فضا کے قیام سے سماجی انصاف کے عملِ ارتقا کو ایک تسلسل سے ہمکنار کیا جائے۔ ناانصافی اور نابرابری کو ایک ناپسندیدہ فکر وعمل سمجھا جائے۔ اس کے نتیجے میں عوام کے درمیان جذبہ موافقت Sense of adjustment کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔

5. تعلیم کے سارے عناصر وعوامل کے ذریعے یہ ممکن بنایا جائے کہ ترقی یافتہ اور روشن خیال سماج کے لیے ضروری ہے کہ اس کے افراد یہ فرق کرنے کے اہل ہوں کہ حق اور ناحق، صحیح اور غلط کیا ہے؟ تبھی جا کے سارے مسائل ومعاملات چاہے اُن کی نوعیت سیاسی، معاشی یا معاشرتی ہو، اُن کا قابل قبول حل ضرور سامنے آسکتا ہے۔

6. ہندوستانی سماج کے اندر مساوات ومعدلت میں عدم توازن (Imbalance) کا جائزہ لیتے ہوئے قومی تعلیمی پالیسی 1986 میں تعلیم کے اندر مساوات پر خاص توجہ مرکوز کی گئی اور اس کے غیر موثر نفاذ پر تشویش کا اظہار کیا گیا اس تعلیمی پالیسی میں اس بات کو محسوس کیا گیا کہ تعلیم کی رسائی میں علاقائی سطح پر عدم توازن نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ قومی اور جذباتی یکجہتی کے لیے مساوی اور منصفانہ بنیادوں پر تعلیم کی فراہمی لازمی بن جاتی ہے۔ اِسی طرح جسمانی اور ذہنی طور پر معذور افراد کے لیے حصولِ تعلیم کے برابر کے مواقع فراہم کرنے کی بھی بات کی گئی ہے۔

7. سماجی انصاف اور برابری پر قائم سماج کی تعمیر وتشکیل کے لئے ضروری ہے کہ درج فہرست ذاتوں، قبائل اور اقلیتوں کے لئے اقامتی اسکولوں کے قیام کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں اگرچہ کم وبیش پیش رفت ہوئی ہے لیکن اُسے قابل اطمینان قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اسی طرح تعلیم نسواں کی ترقی کے لیے نتیجہ خیز Result-oriented اقدامات اُٹھانے کی ضرورت ہے۔

8. یہ بات اگرچہ قابل اطمینان ہے کہ تعلیم کہ ذریعے سماجی انصاف اور برابری کے فروغ کی خاطر ہر پانچ سالہ منصوبے میں دو چیزوں پر خاصی توجہ دی جاتی ہے۔

i. ابتدائی تعلیم اور تعلیم بالغان Elementary and Adult Education

ii. اسکولوں کے اندر کمزور اور محروم طبقات کے بچوں میں تعلیمی بقا کی برقراری اور اُن کے اندراج کو ممکن بنانا

(Enrolment and retention of weaker and deprived sections)

متذکرہ منصوبے کے حصول کے حوالے سے 1998 میں قومی خواندگی مشن (NLM) کے نام پر ایک باضابطہ پروگرام شروع کیا گیا تا کہ بالغ ناخواندہ افراد کو وقت مقررہ کے اندر خواندہ بنایا جائے۔ اس کی قابل تعریف مثال کیرلہ کے Ernakulam علاقے میں قائم ہوئی جہاں خواندگی

کے مشن کو چند خصوصیات کے ساتھ جوڑا گیا۔ جیسے مخصوص علاقہ Area specific وقت مقررہ Time bound رضا کارانہ طور Volunteer based مالی طور نفع بخش Cost effective اور نتیجہ خیز Result-oriented وغیرہ۔

9. تعلیم میں تصور مساوات و معدلت کے حوالے سے جس اہم ترین نکتے پر پالیسی سازوں، تعلیمی منتظمین اور اساتذہ کا دھیان جانا چاہئے وہ ہے تعلیمی اور معاشی طور پر محروم طبقات کے لیے تحفظات Reservations۔ اگر سماج کے چند ایسے طبقات کو Reservation کی سہولت دی جاتی ہے اور دوسرے ایسے ہی حقدار طبقات کو برابر محروم رکھا جاتا ہے تو ملک اور سماج میں مساوات و معدلت کو حقیقی معنوں میں قائم کرنا مشکل ہے اس لیے یہ وقت کا تقاضا ہے کہ ان سارے محروم طبقات کو اس کے دائرے میں لایا جانا چاہئے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 مساوات کی اصل گوئی کیا ہے؟

-2 معدلت (Equity) کسے کہتے ہیں؟

-3 تعلیم میں حق اور ناحق کے درمیان فرق کیا چیز سمجھاتی ہے؟

-4 ہر پنج سالہ منصوبے میں تعلیم کے کن دو پہلوؤں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے؟

4.5 آئین کا دیباچہ تعلیم کے حوالے سے (Preamble of the Consitution in relation to Education)

آئین ہند کے دیباچے میں بعض اقدار، اصولوں اور نظریات کی بات کی گئی ہے، جن کا بنیادی مقصد ایک خوشگوار، خوشحال، پرامن اور استحصال سے پاک وصاف سماج کی تعمیر وتشکیل سے ہے۔ اس تصور کی عملی تعبیر ظاہر ہے تعلیم اور تعلیمی افعال کے ایک منصوبہ بند لیکن جذبہ وایثار سے سرشار پروگراموں اور سرگرمیوں کے ذریعے ہی ممکن ہو پائے گی۔ چنانچہ آئین کے دیباچے میں تعلیم کے رول کو نہایت ہی سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ آئین سازوں نے تسلیم کیا ہے۔ ہندوستان نے آزادی کے بعد اپنے لیے ایک موثر جمہوریت کے راستے کا انتخاب کیا۔ اس کی کامیابی کے لیے موثر تعلیم اور تعلیمی عمل پر زور دیا گیا تاکہ قومی ترقی (National Development) کی رفتار کو تیز تر کیا جاسکے۔

تعلیم سے متعلق آئین ہند کی توجیہات:

آئین ہند کے اندر وضاحت کے ساتھ حصول تعلیم کے مختلف ابعاد Dimensions کے پس منظر میں جابجا بات کی گئی ہے۔

1. مفت اور لازمی بنیادی تعلیم (Free and compulsory Education)

آئین کی دفعہ 45 جو سرکاری پالیسی کے ہدایتی اصول سے متعلق ہے جس کی بہت اہمیت ہے۔ اس میں کہا گیا ہے:

''ریاست کی یہ کوشش رہے گی کہ وہ اس آئین کے نافذ العمل ہونے سے لے کر دس سال کے اندر سارے بچوں کو اُن کی 14 برس کی عمر تک مفت اور لازمی تعلیم فراہم کرے''۔

یہاں لفظ ''ریاست'' سے مراد سرکار، ہندوستانی پارلیمان اور وہ سارے مقامی سرکاری حکام اور ادارے جو ہندوستان کے ملکی حدود کے اندر پائے جاتے ہوں اور حکومت ہند کے ماتحت ہوں۔ اس طرح ابتدائی مفت تعلیم اور لازمی تعلیم کی فراہمی اور اس کا انتظام مرکزی سرکار، صوبائی

سرکاروں، بلدیاتی اداروں اور رضا کار تنظیموں کی ذمہ داری ہے۔

2. اقلیتوں کے تعلیمی حقوق (Educational Rights of Minorities)

آئین کی دفعہ 29 اور 30 میں اقلیتوں کے تعلیمی حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ان دفعات کی روشنی میں آئین ہند اقلیتوں کے ثقافتی اور تعلیمی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔اُنہیں اپنے اسکول قائم کرنے کی پوری آزادی دینے کے علاوہ انہیں اپنی زبان کے رسم الخط Script کو محفوظ رکھنے کی بھی ضمانت دیتا ہے۔دفعہ 99 یہ صراحت کرتا ہے کہ کسی بھی شہری کو ملک کے کسی بھی اسکول میں جو سرکار کے تحت یا سرکاری امداد سے چلایا جارہا ہو داخلے سے روکا نہیں جاسکتا۔بھلے ہی وہ شہری کسی مذہب، ذات، نسل اور زبان سے تعلق رکھتا ہو۔دفعہ 30 کے حصہ دوم میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی اقلیتی انتظام کے تحت چلائے جانے والے تعلیمی ادارے کو سرکاری امداد کی فراہمی کے حوالے سے کوئی بھی امتیاز اور بھید بھاؤ نہیں برتا جائے گا۔خواہ اُس کا تعلق کسی مذہب اور زبان سے کیوں نہ ہو۔دفعہ 350 اقلیتوں کے تعلیمی حقوق کی مزید وضاحت کرتی ہے۔ریاست ہر ممکن کوشش کرے گی کہ وہ تمام سہولیات بہم رکھی جائیں جن کا اقلیتوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ سرکار لسانی اقلیتوں کے سارے بچوں کے تعلیمی فائدے کے لیے اور ان کی زبان کی تحفظ کے سلسلے میں ایک خصوصی آفیسر کے ذریعے سے تحقیقات کرواسکتی ہے۔یہ اس وجہ سے لازمی ہے کہ ایک تو یہ مادری زبان کا مسئلہ ہے اور دوسرا اس کا تعلق لسانی اقلیتی گروہوں سے بھی ہے۔

3. تعلیم برائے کمزور طبقات (Education for Weaker Sections)

آئین کی دفعہ 15، 17 اور 46 میں سماج کے کمزور طبقات کے تعلیمی مفادات کے تحفظ کی بات کی گئی ہے۔یہ کمزور طبقات سماج میں رہنے والے پس ماندہ طبقات، درج فہرست ذاتوں اور قبائل سے تعلق رکھتے ہیں، ریاست کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ ان طبقات کے تعلیمی اور معاشی مفادات کا خیال کرتے ہوئے سماجی ناانصافیوں اور تمام قسم کے استحصال سے تحفظ کی بات کی گئی ہے۔جس کی رو سے درج فہرست ذاتوں، قبائل کے علاوہ سکھ اور بودھ مذاہب سے تعلق رکھنے والے تعلیمی اور معاشی طور پر کمزور طبقات کو تحفظات (Reservation) فراہم کیے گئے ہیں۔

4. سیکولر تعلیم (Secular Education)

ہندوستان ایک سیکولر (Secualr) غیر مذہبی ملک ہے۔یہاں ہر ایک کو پھلنے پھولنے کا پورا حق حاصل ہے۔آئین کی دفعہ (1) میں بتایا گیا ہے کہ ہر شہری کو ضمیر کی آزادی اور اپنے مذہب کی تبلیغ اور نشرواشاعت کا حق حاصل ہے۔دفعہ 28 (1) میں بتایا گیا ہے کہ سرکاری امداد سے چلائے جانے والے کسی بھی تعلیمی ادارے میں کسی بھی مذہب کی تعلیم نہیں دی جاسکتی۔آئین کی دفعہ 30 میں مزید بتایا گیا ہے کہ ریاست کسی بھی ایسے ادارے سے کوئی امتیاز نہیں برت سکتی جو کسی ایسے اقلیتی ادارے اور انتظامیہ کے زیر اثر چلتا ہو چاہے اُس کا تعلق کسی بھی مذہب یا زبان سے ہو۔

5 . خواتین کی تعلیم (Women Education)

آئین ہند کی دفعہ 15 (1) کے حوالے سے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ ریاست جنس کی بنیاد پر کسی بھی تفریق یا امتیاز کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتی اور دفعہ 16 (1) تمام شہریوں خواہ وہ مرد یا عورت ہو کسی بھی سرکار کے زیر انتظام ادارے میں روزگار کے یکساں مواقع فراہم کرے گی۔اس طرح کے آئین ہند نے خواتین کو مردوں کے برابر مکمل مساوات کا یقین دلایا ہے۔اور آئین سازوں نے اس کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا تھا کہ خواتین کی حصول تعلیم میں حصہ داری سے ہی صد فی صد خواندگی کا ہدف پورا کیا جاسکتا ہے اور مجموعی طور قومی ترقی کے لئے راستے

ہموار ہو سکتے ہیں۔

6. مادری زبان کے ذریعے ابتدائی تعلیم (Instruction in Mother Tongue at the Primary Stage)

ہندوستان زبانوں کی سرزمین ہے۔اس پس منظر میں آئین ہند نے مادری زبان کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ دفعہ 350 کے مطابق یہ صوبوں کی کوشش ہوگی کہ وہ تعلیم کی ابتدائی سطح پر مادری زبان کی تدریس واکتساب کے لیے ساری سہولیات فراہم کرے گی اور توجہ اُن بچوں پر رہے گی جن کا تعلق لسانی اقلیتی گروہوں سے ہو اس ضمن میں صدر جمہوریہ صوبائی سرکاروں کو ان سہولیات کی فراہمی کے تعلق سے ہدایات جاری کر سکتے ہیں۔

7. تعلیمی افعال کے لیے قانون سازی کے اختیارات (Legislative Powers for Educational Functions)

آئین ہند کی ایک وفاقی Federal حیثیت بھی ہے۔اس تعلق سے مرکز اور ریاستوں کے درمیان اختیارات کی تقسیم کی گئی ہے۔اور کچھ اختیارات کو مشترکہ فہرست Concurrent list میں رکھا گیا ہے دونوں مرکز اور ریاستیں اس حوالے سے اپنے اپنے دائرے میں رہ کر قانون سازی کر سکتے ہیں۔مرکزی فہرست میں 97 مدات Items ہیں جن میں 7 کا تعلق تعلیم سے ہے۔جس میں خارجی ممالک کے ساتھ تعلیمی اور تمدنی معاہدے، قومی سطح پر کتب خانوں، عجائب گھروں وغیرہ کا قیام شامل ہے۔اور مرکزی جامعات، سائنسی اور تکنیکی اداروں کے قیام کے لئے قانون سازی۔ ریاستی مدات Items میں شامل 66 میں 2 کا تعلق تعلیم سے ہے۔صوبائی سرکاریں، جامعات، دیگر فنی اور تکنیکی کالجز، کتب خانہ جات، آثار قدیمہ اور عجائب گھر وغیرہ کے حوالے سے قانون سازی کر سکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 آئین کی کس دفعہ میں تعلیم مفت اور لازمی تعلیم کی بات کہی گئی؟

-2 آئین کی دفعات 15، 17 اور 46 میں کیا بات کہی گئی ہے؟

4.6 جمہوریت اور جمہوری شہریت کے استحکام میں تعلیم کا رول

(Role of Education in Strengthening Democrary and Democratic Citizenship)

دور حاضر میں جمہوریت اور تعلیم کے مابین عملاً قریب ترین رشتہ ہے۔اس کی روشنی میں ہر ایک کے لئے مفت اور لازمی تعلیم کی سہولیت کو ممکن بنایا جاتا ہے۔ یہ بجائے خود ایک جمہوری نظریہ ہے۔ جمہوری سماجوں میں تعلیم، جمہوریت کی ترقی اور اس کے ابلاغ میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ جمہوری اصول واقدار تعلیمی فکر وعمل پر اثر انداز ہوتے رہتے ہیں۔اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر ایک تعلیمی عمل اپنے مزاج، جذبے اور نوعیت (Nature) میں جمہوری ہونا چاہئے۔ یونیورسٹی ایجوکیشن کمیشن نے اس سلسے میں اپنی سفارشات میں جمہوریت اور تعلیم کے درمیان تعلق کو اس طرح سے بیان کیا ہے: سماجی آزادی کے لئے تعلیم ایک موثر ترین ذریعہ ہے، جس کی وجہ سے جمہوریت کو قائم ودائم رکھا جا سکتا ہے۔اور سماج کے افراد کے درمیان جذبہ آخوت کو محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

جمہوریت کے استحکام میں تعلیمی افعال کی چند خصوصیات:

1. ہمہ گیر اور لازمی تعلیم (Universal and Compulsory Education)

دنیا کی تعلیمی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو ہمہ گیر اور لازمی تعلیم سے متعلق بعض باتیں سامنے آجاتی ہیں۔ ہندوستان میں سب سے پہلے مہاتما

بدھ نے اپنی تعلیمات میں سب کے لئے بلا کسی تفریق کے حصول تعلیم کی بات کی ہے اور بعد میں اس کو عملی جامہ پہناتے ہوئے جا بجا اور جگہ جگہ، بہار سے لے کر بخارا تک خانقاہوں کی صورت میں تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہیون سانگ نے اپنے سفرنامے میں ہندوستان کی اس تعلیمی صورتحال کا ذکر کیا ہے۔اسی طرح تاریخ کی دوسری مثال پیغمبر اسلام کا یہ عام اعلان کہ ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان کے لئے فرض Compulsory ہے''۔ دراصل یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تاریخ کے مختلف ادوار میں تعلیم کے جمہوری حق کو تسلیم کیا گیا تھا۔ عہد حاضر میں جمہوری سماجوں میں جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ہر ایک شہری کے لئے حصول تعلیم کی وہ ساری سہولیات فراہم کریں جن کے ذریعے سے وہ آسانی سے تعلیم کے نور سے آراستہ ہو سکتے ہیں۔ ہندوستان میں مہاتما گاندھی، گوپال کرشن گوکھلے اور دیگر قائدین نے اس بات پر زور دیا اور بعد میں آئین ہند میں اس کی جا بجا صراحت کی گئی ہے۔

2. مفت تعلیم (Free Education)

یہ دراصل جمہوریت کی ہی دین ہے، جب ہم مفت تعلیم کی بات کرتے ہیں۔ کیونکہ حصول تعلیم ہر ایک کا پیدائشی حق ہے اور تعلیم کو ایک خاص سطح تک مفت فراہم کرنا جمہوری حکومتوں کا فرض اولین بن جاتا ہے۔ سرکار کے اس تعلیمی فریضے میں سماج کے محروم طبقات، اقلیتیں، جسمانی طور پر معذور افراد، خواتین وغیرہ سب شامل ہیں۔

3. طفل مرکوز تعلیم (Child-Centered Education)

جمہوری حکومت سب کی فلاح و بہبود کے لئے ہوتی ہے۔ اس جمہوری طرز حکومت میں بچوں کی جامع نشو ونما پر خاصی توجہ دی جاتی ہے۔ آج کا بچہ کل کا شہری ہوتا ہے۔ دراصل یہ جمہوریت کے مزاج میں شامل ہے کہ بہتر مستقبل کے لئے بچوں کی تعلیم و تربیت پر اس طرح توجہ مرکوز کی جائے کہ اُس کی شخصی صلاحیتوں اور قابلیتوں کو فروغ ملے۔ اس طرح ایک فرد کی شخصیت سازی ایک جمہوری سماج میں ہی حقیقی طور پر ممکن ہے۔

4. تعلیم بالغان (Adult Education)

ایک جمہوری ماحول میں جہاں بچوں اور جوانوں کو تعلیم کی نعمت سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ وہاں سماج کے اُس طبقے پر بھی نگاہ رکھی جاتی ہے جو کسی نہ کسی وجہ سے تعلیم سے محروم رہے ہوں، ان میں بڑی عمر کے لوگ، اسکول چھوڑے ہوئے بچے وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب کے لئے غیر رسمی تعلیم (Non-Formal Education) کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ نہ صرف ملک میں خواندگی کی شرح بڑھ جائے گی بلکہ ترقی کی رفتار بھی تیز ہو جائے گی اور جس سے بجائے خود جمہوریت کی کامیابی، فروغ اور اس کے استحکام میں مدد ملے گی۔

5. متعلمین کی خود حکمرانی (Student's Self-Rule)

معروف ماہر تعلیم جان ڈیوی نے اسکول کو ایک چھوٹے سماج سے تعبیر کیا ہے اس طرح اسکول ایک سماجی تجربہ گاہ ہے۔ اس پس منظر میں متعلمین کے لئے نصابی اور معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعے اُنہیں خود حکمرانی کے تئیں اور اس کے عملی جذبے سے ہم آہنگ کرنا چاہئے۔ ان پروگراموں میں مختلف کردار نبھاتے ہوئے طلبا میں طالب علمی کے دوران ہی قائدانہ صلاحیتوں کو فروغ دیا جاتا ہے اور اُن کے اندر احساس ذمہ داری کا جذبہ پیدا کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش کی جاتی ہے۔ اسکولوں اور دوسرے تعلیمی اداروں کے اندر ایسی مستقل سرگرمیوں اور پروگراموں کے حوالے سے مستقبل میں جمہوریت کے استحکام اور کامیابی میں مدد مل سکتی ہے۔

6. قومی یکجہتی اور عالمی مفاہمت (National Integration and International Understanding)

تعلیم صرف اطلاع Information فراہم کرنے کا نام نہیں، تعلیم تشکیل حیات Formation of Life کا نام ہے۔ تعلیم شخصیت سازی سے عبارت ہے اسلئے تعلیم وہ موثر ذریعہ ہے جو قومی یکجہتی کو مضبوط بنیادوں پر قائم کرسکتی ہے۔ موافق تعلیمی اور تدریسی نظام کے تعلق سے جہاں قومی یکجہتی ممکن ہو پائے گی وہاں عالمی مفاہمت کے راستے خود بخود ہموار ہوجاتے ہیں مقاصد تعلیم اور نصاب تعلیم کے حوالے سے قومی یکجہتی (National Integration) کے ایسے تصور سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے جس سے بین الاقوامی عدم یکجہتی (International Disnitegration) کو تقویت مل جائے۔ جس سماج کے اندر فرقہ پرستی کا ناسور موجود رہتا ہے۔ اس سماج میں قومی یکجہتی کی خواہش پوری نہیں ہوسکتی اور عالمی مفاہمت کے بارے میں سوچا بھی نہیں جاسکتا۔ اس لیے تعلیم اور جمہوریت کے ایک خوشگوار اشتراک سے لازمی طور پر قومی یکجہتی اور عالمی مفاہمت کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

معلم بحیثیت ایک جمہور نواز (Teacher as a Democrat)

جمہوری ماحول میں ایک معلم بیک وقت ایک رہبر، ایک مفکر اور ایک دوست کا رول انجام دیتا ہے۔ تعلیم میں معلم کا کردار کلیدی ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین کے بقول ''معلم بجائے خود ایک مثال ہوتا ہے، وہ عمل، محبت اور ہمدردی کا مجسمہ ہوتا ہے'' ایک جمہور نواز ہونے کے ناطے وہ بچوں کے ساتھ بلا کسی تفریق اور امتیاز کے یکساں سلوک کرتا ہے۔ علم سے محبت، پیشہ وارانہ قابلیت، خلوص واعتماد اس کے خاص ہنر ہوتے ہیں، جس کو بروئے کار لاکر تعلیمی ادارے کے اندر ایک خوشنما جمہوری ماحول کو پروان چڑھایا جاتا ہے۔ معلم اپنے علم اور مثبت سوچ اور تجربے کی روشنی میں تعمیری تنقید کے سہارے سے بچوں کے اندر خود اعتمادی اور احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے جو بہر صورت مستقبل میں ایک باشعور جمہوری شہریت کا ثبوت دیتا ہے۔

ایک جمہوری معاشرے میں معلم بچوں اور والدین کے درمیان ایک موثر کڑی کے طور پر اپنے فرائض انجام دیتا ہے۔ معلم اپنے آپ میں ایک محرکہ (Motivation) ہوتا ہے۔ اسکول کے آزاد جمہوری فضا میں بچوں کے درمیان جذباتی ہم آہنگی، احساس ذمہ داری اور سماجی خدمت پیدا کرنے میں معلم بلاواسط اور بالواسطہ ایک مثالی کردار ادا کرسکتا ہے۔ جمہوریت کے فروغ میں ظاہر ہے معلم کا رول اور ذمہ داری بہت اہم مانی جاتی ہے، لیکن اس کے لئے یہ بات بھی ضروری بن جاتی ہے کہ معلم کو سماج میں وہ مقام، عزت اور وقار عطا کیا جائے جس کا وہ حقدار ہے۔

دور حاضر میں معلم کے رول میں بھی تبدیلی آئی ہے۔ نئے تدریسی طریقوں جو اپنی نوعیت میں جمہوری مزاج رکھتے ہیں، اپنانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ معلم اب بچوں کے لیے ایک دوست ہے۔ وہ ایک ڈکٹیٹر یا مطلق العنان شخص کا روپ دھار نہیں سکتا۔ مولانا آزاد کا یہ خیال اپنے اندر بیش قیمت تعلیمی مضمرات کا حامل ہے کہ اسکولی نصاب میں جدید سائنسی علوم کے ساتھ ساتھ سماجی علوم کو بھی برابری کا مقام ملنا چاہئے۔ اس سے سماج کے اندر اخلاقیات کا ماحول قائم ہوسکتا ہے۔ بچوں کے اندر ایمان داری، راست بازی، ہمدردی جیسے اقدار کو جلا مل سکتی ہے اور ایک مثالی جمہوری سماج وجود میں آسکتا ہے۔

تعلیم اور جمہوریت کے درمیان قریب ترین ربط اور تعلق کے پس منظر میں جب اسکول انتظامیہ مقاصد تعلیم، نصاب تعلیم، طریقہ تدریس اور معلم کے رول کی بنیاد جمہوری اصولوں اور اقدار پر قائم ہوتی ہے تو اسکول واقعی ایک مثالی مرکز جمہوریت بن سکتا ہے، جہاں باہمی مفاہمت کی

روشنی اور گرمی کی کرنیں ایک تسلسل کے ساتھ پھوٹتی رہیں گی۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

نوٹ: مناسب جوڑیاں لگائیے۔

	الف		ب
1-	سماجی آزادی	a-	کل کا شہری
2-	مہاتما بدھ	b-	تعلیم ایک موثر ذریعہ
3-	آج کا بچہ	c-	کل کا چور
4-	اسکول	d-	ایک چھوٹا سماج
5-	تعلیم	e-	بلا کسی تفریق کے حصول تعلیم کی تعلیمات

4.7 سوشلزم اور غیر مذہبیت کے تصورات (Concept of Socialism and Secularism)

دورِ جدید میں جو بعض سیاسی، معاشی اور سماجی تصورات اور نظریات وجود میں آئے ہیں، انہوں نے ساری دنیا میں اقوام، ریاستوں اور معاشروں کو متاثر کیا۔ سماجوں کی تعمیر و تشکیل میں اِن تصورات کا خاصا عمل دخل رہا۔ آئین سازوں نے اپنے عوام کے لیے دستور سازی کے وقت اِن تصورات اور نظریات کو پیش نگاہ رکھا۔ سوشلزم کو ایک سماجی اور معاشی مضمرات کے پس منظر میں پیش کیا گیا ہے۔ سوشلزم، باہمی اتحاد اور امدادِ باہمی پر زور دیتے ہوئے سماجی ترقی کے تصور کا قائل ہے۔ یہ نظریہ محنت اور اجتماعی فلاح کو زندگی کے بنیادی عناصر قرار دیتا ہے۔ اِسی طرح سیکولرازم بھی ایک سیاسی اور سماجی تصور ہے جو مذاہب اور عقائد سے ماورا ہو کر ایک آزادانہ، ثقافتی، مادی ترقی اور خوشحالی کی جانب لوگوں کو مائل کرتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے جمہوریت اور سیکولرازم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ایک حقیقی جمہوری سماج میں سیکولرازم کا پودا نشو و نما پا کر ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بے حد ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ملکوں اور معاشروں میں سیکولرازم کی مختلف تعبیرات اور تشریحات پیش کی گئی ہیں۔

4.7.1 سوشلزم (Socialism)

سوشلزم کی اصطلاح پہلی بار انیسویں صدی کی پہلی دہائی 1803ء میں اٹلی میں استعمال میں آئی۔ اسی صدی میں آگے کئی مفکرین نے اس کی تفہیم اور تشریح پیش کی (1818-1832) کارل مارکس جو جرمن سیاسی مفکر تھے اور اُن کے ہم وطن فیڈرک انجیلز (Friedrich Engles)(1820-1895) سوشلزم کے نمایاں نظریہ ساز رہے۔ سوشلزم ایک معاشی نظریہ کے ساتھ ساتھ ایک سیاسی نظریہ بھی ہے اور یہ سرمایہ داری (Capitalism) سے متصادم نظریہ ہے۔

تحریک آزادی کے دوران اور آزادی کے بعد ہندوستان کی سیاسی، معاشی صورت حال پر سوشلزم کا خاصا اثر رہا۔ گاندھی جی، جواہر لعل نہرو، رام منوہر لوہیا، جے پرکاش نارائن وغیرہ نے ہندوستان کے سیاسی، معاشی اور سماجی تناظرات کے حوالے سے سوشلزم کو متعارف کرانے میں اہم

رول ادا کیا۔ بعض سیاسی اور معاشی تجزیہ نگاروں نے اس کو ''ہندوستانی سوشلزم'' کا نام دیا۔ جس کا خاص مقصد ہندوستان کے اندر سماج کے ہر فرد کی زیادہ سے زیادہ بھلائی اور بہتری کے لیے ہر ممکن کوشش کرنا، فرد کی انفرادی آزادی، مساوات، انصاف، عدم تشدد اور دولت کی مساوی تقسیم، نیز کام اور ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنے کے لئے راستہ ہموار کرنا چنانچہ اس نئے سوشلسٹ سماج کو Sarvodaya Samaj کا نام دیا گیا۔ اس طرح ہندوستانی سوشلزم کی بنیاد جمہوریت پر رکھی گئی جو سابقہ سوویت یونین اور چین کے تصور سوشلزم سے مختلف ہے۔

آزاد ہندوستان کا مقصد Egalitarian یعنی مساوات پر مبنی سماج کی تعمیر و تشکیل سے ہے، جس میں معاشی خوشحالی کے دائرے کے اندر زیادہ سے زیادہ لوگوں کی شمولیت ہو۔ آئین ہند کی سرکاری پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں کے اہم ترین حصے میں سوشلزم کے بارے میں صراحت کے ساتھ بات کی گئی ہے۔ دفعہ 37 تا 46 تک سوشلزم کے تصورات اور سوشلسٹ ساخت پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ان دفعات میں ہر ایک کے لئے کام کرنے کے مواقع، کام کی حصولیابی میں مرد اور عورت کے عدم تفاوت، ہر ایک کے لئے تعلیم، استحصال سے تحفظ، جیسی عوامی بھلائی کی باتوں کا ذکر ملتا ہے۔ ہندوستانی سوشلزم کے خاص نکات اس طرح سے ہیں:

1. ہندوستانی سوشلزم سماج واد کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ بتدریج ایک غیر مسلح انقلاب کی دعوت دیتا ہے۔ استحصال (Exploitation) سے پاک سماج کی بات کرتا ہے۔
2. ہندوستانی سوشلزم آزادی اظہار، عوامی انصاف پر زور دیتا ہے۔
3. ہندوستانی سوشلزم معاشی مساوات کے حصول کے لئے عمومی قومی پیداوار میں مسلسل اضافے کے تصور کے ذریعے سے حاصل کرنے کے حق میں ہے، جس سے ایک فرد کی آمدنی میں استحکام آ سکتا ہے۔
4. ہندوستانی سوشلزم ایک ملی جلی معیشت پر زور دیتا ہے جس میں جہاں چھوٹی صنعتوں کے ساتھ ساتھ بھاری صنعتوں کی بھی ترقی دینے کی بات کی گئی ہے۔
5 ہندوستانی سوشلزم اختیارات اور پیداواریت کی غیر مرکزیت کے حق میں ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انتظامیہ اور منصوبہ بندی کو بھی غیر مرکوز کرنے پر بھی زور دیتا ہے۔

4.7.2 سوشلزم کے فروغ میں تعلیم کا رول (Role of Educaiton in the promotion of Socialism)

سوشلزم کی ترقی اور فروغ میں تعلیم کا رول اور زیادہ اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے، جب ماحول اور معاشرہ جمہوری ہو۔ اس پس منظر میں تعلیم کا ایک موثر قوت کے روپ میں اُبھرنا یقینی ہو جاتا ہے۔ سماجی حیات نو Social Regeneration اور سماجی تحرک Social Revitalization میں پیدا ہونے میں مدد ملتی ہے اور آج کی تاریخ میں تعلیم کو Social Engineering سماجی تعمیر سازی کا نام بھی دیا گیا ہے۔ ایک سماج وادی نظام کے قیام میں تعلیم کے رول کو مندرجہ ذیل نکات کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے۔

1 سب کے لئے کام اور روزگار کا حق۔
2. قومی آمدنی میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کے لئے ہر ایک کی سرگرم اور لازمی شرکت۔
3. سماجی اور معاشی انصاف۔
4. مسائل کے حل کے لئے عدم تشدد اور جمہوری طریقوں کا استعمال۔

5. اختیارات کی غیر مرکزیت کے لئے دیہی پنچایتوں اور خورد صنعتی اداروں کا قیام۔
6. معلمین اور متعلمین کو سوشلزم کے نظریہ اور اصولوں سے مسلسل باخبر رکھنا۔
7. تعلیم کے ذریعے سے سوشلزم کی ترجمانی کے نتیجے میں ہر فرد کی زندگی میں خوشگوار بدلاؤ آ سکتا ہے۔
8. قومی پیداواریت کو تعلیم سے جوڑنے سماج کے اندر شمولیاتی فکر و شعور (Sense of inclusive Participation) کو بڑھاوا مل سکتا ہے۔
9. معاشی خود کفالت کو سوشلزم کی روح بتایا گیا ہے۔ اس لیے قومی صلاحیت اور اہلیت کی نشو ونما اور ترقی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ اس لیے تعلیم کے ذریعے بچوں کو اس بات سے باخبر رکھا جاتا ہے کہ ملکی وسائل کی نوعیت کیا ہے اور اُنہیں کیا واقعی عام لوگوں کی عمومی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جاتا ہے؟ اس طرح قومی پیداواریت (National Productivity) میں اضافے کا ذریعہ تعلیم ہی بن جاتا ہے۔

4.7.3 غیر مذہبیت کا تصور (Concept of Secularism)

سیکولرازم لاطینی لفظ Seculum سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کا مطلب ہے ''دورِ حاضر'' انیسویں صدی میں Jacob Hogydake نے پہلی بار لفظ ''سیکولرازم'' کا استعمال کیا اور اس کو سماجی اور اخلاقی اقدار کے پس منظر میں پیش کیا۔ ماہر سماجیات Bradlaugh کے خیال میں سیکولرازم مذہب کی ضد ہے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینکا (Encyclopedia Britanica) کے مطابق یہ ایک ایسا نظریہ زندگی ہے جس کا نہ مذہب اور نہ روحانی معاملات یا روحانی اقدار سے کوئی تعلق سے ہوتا ہے، یعنی ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے۔

Webster Dictionary کے مطابق سیکولرازم ایک ایسا نظریہ ہے جو کسی بھی مذہبی عقیدہ یا طریقہ عبادت کو مسترد کرتا ہے۔ اس طرح سیکولرزم کے معنی لامذہبیت بن جاتا ہے۔

ہندوستان میں سیکولرازم کو کلی طور پر مغربی معنی اور مفہوم کی روشنی میں قبول نہیں کیا گیا ہے، بلکہ یہاں کی تہذیب و ثقافت اور اقدار کے حوالے سے اس کی تفہیم اور تشریح پیش کی گئی ہے۔ 42 ویں ترمیم کے ذریعے سیکولرزم کو آئین کے دیباچے (Preamble) میں شامل کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے۔ ملک کا کوئی سرکاری مذہب نہیں ہوگا۔ لیکن تمام مذاہب کی برابری کی بنیاد پر احترام اور عزت کا مقام حاصل ہوگا۔ چنانچہ مہاتما گاندھی کے مطابق ''میری عزت دیگر مذاہب کے لئے اُسی طرح کی ہے جیسے اپنے مذہب کی یعنی ''سرو ادھرما سمان'' یعنی سیکولرازم کا مطلب ہے، سارے مذاہب کی عزت و تکریم''۔ اس طرح آئین ہند تمام مذاہب کی مکمل آزادی، اُنھیں اختیار کرنے، نیز اُن کی ترسیل و ابلاغ کی ضمانت دیتا ہے اور آئین مذہب کے نام پر کسی بھی قسم کی تفریق اور امتیاز کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ بات صراحت کے ساتھ آئین ہند میں بتائی گئی ہے کہ سرکار نہ کسی مخصوص مذہب کو فروغ اور نہ کسی مذہب کے اندر مداخلت کرسکتی ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے ہندوستانی سماجی تانے بانے کے پس منظر میں سیکولرازم کی تشریح پیش کرتے ہوئے کہا تھا ''ایک سیکولر ریاست کا مقصد یہ ہے کہ پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل نہیں ہو کہ وہ لوگوں پر کوئی مذہب تھوپ دے۔ مذہبی آزادی ایک سیکولر ریاست کا بنیادی عنصر ہوتا ہے۔ کسی پیشے، مذہبی برادری کے ساتھ نہ امتیاز برتا جائے اور نہ حمایت''۔

آئین ہند میں جہاں دفعہ 25 اور 26 میں مذہبی آزادی کی واضح الفاظ میں بات کی گئی ہے وہاں دفعہ 30 مذہبی اقلیتوں کو نہ صرف مذہبی

آزادی تسلیم کی گئی ہے بلکہ اُنہیں اپنے مذہبی تعلیمی ادارے چلانے کی بھی مکمل آزادی دی گئی ہے۔

4.7.4 سیکولرازم کے فروغ میں تعلیم کا رول (Role of Education in the promotion of Secularism)

ہندوستانی سماج کی نوعیت اوراس کی ساخت کی روشنی میں سیکولر طرز زندگی سے زیادہ سے زیادہ عوام کو باخبر کرنے اور اُسے اختیار کرنے کی بے حد زیادہ ضرورت ہے۔ تعلیم کا اس سلسلے میں اہم ترین رول بنتا ہے۔ تعلیم ہندوستان جیسے ہمہ مذاہب والے ملک میں سیکولرازم کی تعریف وتشریح پر خاص طور سے توجہ دیتے ہوئے سماج کے مختلف طبقات کے درمیان رواداری، برداشت، جذباتی یکسوئی اور باہمی اتحاد اور ہمدردی کے لئے راہیں استوار کرسکتا ہے۔

ہندوستانی آئین اور قانون کے حوالے سے ہندوستانی تعلیم اپنی نوعیت(Nature) اوراطلاق(Application) کے حوالے سے سیکولر ہے۔ ہر طبقہ خیال کے لوگوں کی تمدنی اور ثقافتی شناخت ایک سیکولر اور جمہوری ماحول میں ہی ممکن ہے۔ سیکولر تعلیم کے فروغ سے ملک کے اندر فرقہ پرستی، مذہبی انتہا پسندی کی حوصلہ شکنی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ فرقہ پرستی ملک کے مشترکہ ورثے اور کثرت میں وحدت کے تصور کے لیے سب سے بڑا خطرہ مانا جاتا ہے۔ ذیل کے چند عوامل اس سلسلے میں اہم رول ادا کرسکتے ہیں۔

1. اخلاقی تعلیم

سیکولر تعلیم کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ تعلیم کو مذہب مخالف ہونا چاہئے بلکہ اس کی توجہ طلبا کی اخلاقی فکر اور برتاؤ پر رہتی ہے۔ سماج میں کردار سازی اوراخلاقی معیارات اس کے اہداف میں شامل ہیں۔ تعلیمی سرگرمیوں سے بعض سیکولر اقدار جیسے انسانیت، رواداری، صبر، ہمدردی، خدمت خلق اور جذبہ قربانی وغیرہ کو جلا مل سکتی ہے۔

2. جمہوری افکار کی ترسیل

تعلیم کو جب ایک سازگار جمہوری ماحول میسر ہوتا ہے تو سیکولرازم جیسے سماجی ہم آہنگی والے تصورحیات کو لازماً فروغ مل سکتا ہے۔ اس سلسلے میں اسکول اور سماج کے بچے کی سیرت وشخصیت پر خاصا اثر پڑتا ہے۔ اس اہمیت کو زیرنظر رکھتے ہوئے سکنڈری ایجوکیشن کمیشن نے (1952-53) میں اپنی سفارشات میں کہا تھا ''اسکولوں کی صبح کی مجلس (Morning Assembly) کے موقع پر صدر مدرس کو چاہئے کہ ایسے اساتذہ کا انتخاب کرے جو تاریخ کی عظیم اخلاقی شخصیات کی انسانی تعلیمات سے بچوں کو آگاہ کرے تاکہ بچوں کی درست خطوط پر ذہن سازی ہوسکے''۔

3. روحانیت اور مادیت کا اتصال

سیکولر تعلیم میں نہایت خوب صورتی کے ساتھ روحانی اقدار کو افراد کی بھلائی کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ایک فرد کو علم وہنر کی تدریس و اکتساب فرد کے ساتھ ساتھ تہذیبی اور روحانی افکار کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے اور تعصبات سے دور رکھا جاسکتا ہے۔

4. وسعت نگاہ

سیکولرازم تعلیمی عمل کے ذریعے سماج کے افراد میں وسعت فکرونظر پیدا کرنے میں مدد دے سکتا ہے اور ایک فرد کو سارے توہمات اور فضول خیالات اندھی تقلید اور بے جا رسومات سے دور رکھنے میں ایک اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ یہ سماج میں محدود سوچ کی نفی کرتے ہوئے بے غرض سماجی خدمات کے لئے ایک خوشگوار تربیت کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔ سیکولر تعلیم افراد کے اندر ہمت اور اعتماد پیدا کرسکتی ہے تاکہ وہ انفرادی اور اجتماعی

مسائل کا ایک عزم اور ارادے کے ساتھ مقابلہ کرنے کے اہل ہوسکیں۔

5. تکثیری انداز فکر

ہندوستان چونکہ ایک ہمہ مذہبی ملک ہے، یہاں کا فلسفہ کثرت میں وحدت کا قائل ہے۔اس لیے تکثیری انداز فکر کو فروغ دینے کی بے حد ضرورت ہے۔ یہ صرف ایک سیکولر نظریہ تعلیم سے ہی ممکن ہوسکتا ہے کہ نصاب تعلیم میں سائنس اور ٹکنالوجی کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ مذاہب کا احترام کرتے ہوئے بنیاد پرستی اور فرقہ پرستی کی حوصلہ شکنی کی جاسکتی ہے۔سیکولر تعلیم کا یہ طریقہ عمل ایک جمہوری معاشرے کو ترقی دینے میں بہت مدد دے سکتا ہے۔

6. انسانیت

سیکولرازم کا یہ سیاسی اور سماجی مطالبہ ہے کہ تعلیم کی روح ہے آدم گری۔یعنی انسانی صلاحیتوں کی ترقی،امن،سلامتی،جذبہ خیر سگالی اس کے مقاصد قرار پاتے ہیں۔افراد کے درمیان اتحاد و یکجہتی کا قیام اس کے افعال میں شامل ہوتے ہیں۔

7. سیکولر تعلیم کے اطلاقات

سیکولر تعلیم اپنی افادیت و معنویت اُس وقت تک برقرار نہیں رہ سکتی جب تک کہ نہ اِس کو زمینی سطح پر عمل میں لایا جاتا ہے۔سیکولر طرز زندگی کو تعلیمی نظام میں موافق نصابی اور معاون نصابی سرگرمیوں کے ذریعے سے موثر طریقہ سے عام کیا جاسکتا ہے۔نصاب کو اس طرح ترتیب دینے کی ضرورت ہے تاکہ ایک دوسرے کے خلاف نفرت یا تعصب کے جذبات پیدا نہ ہوسکیں بلکہ ایک مثبت سوچ کو فروغ ملے اس سلسلے میں خاص توجہ تدریس کے دوران تاریخ کے مضمون پر دینی پڑیگی۔جس کے تعلق سے طلبا میں مذہبی رواداری کا جذبہ پیدا کیا جاسکے۔کوٹھاری کمیشن ہو یا قومی تعلیمی پالیسی 1986 یا 1992 سبھی نے اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ انسانیت کی بہتری اور بھلائی کے لیے اُن اقدامات اور احکامات کو خاص طور پر اُجاگر کیا جائے جو وقت وقت پر مختلف حکمرانوں نے اپنے اپنے زمانوں میں اُن پر عملی جامہ پہنایا تھا۔اسی طرح تعلیم کے ذریعے سے سیکولرازم کی مشعل کو فروزاں رکھنے کے لئے ہم نصابی سرگرمیوں کو ایک تواتر کے ساتھ ترتیب دینے کی ضرورت ہے جیسے ڈرامے،مشاعرے،مذہبی تقریبات، کھیل کود کے مقابلے وغیرہ۔

8. معلم کا کردار

تعلیم کے ذریعے سیکولرازم کو ترقی دینے میں معلم کا رول نہایت اہمیت کا حامل ہے۔معلم خود ایک سیکولر نواز ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی شخصیت ایک نمونہ ہونی چاہئے۔تبھی اُس کا غیر جانب دارانہ رویہ غیر مبہم انداز میں طلبا کے اندر سیکولرازم کے ابلاغ کا فریضہ انجام دے سکتا ہے۔معلم کو اپنے تدریسی عمل کے دوران ہمیشہ حساس رہنا پڑے گا اس کی ہر ادا اور اس کی زبان و بیاں معاشرتی اتحاد اور ہم آہنگی سے عبارت ہونی چاہئے۔ معلم اگر مضبوط ارادے اور علم و اخلاق کا مالک ہے تو ایک مثالی اور پر امن معاشرے کے قیام میں حائل ہر رکاوٹ دور ہوسکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

صحیح / غلط کی نشاندہی کیجیے:

-1 سوشلزم کا لفظ سب سے پہلے روس میں استعمال ہوا۔(   )

-2 سوشلزم اور سرمایہ داری ایک ہی نظام کے دو مختلف نام ہیں۔(   )

-3 ہندوستانی سوشلزم، آزادیٔ اظہار پر زور نہیں دیتا ہے۔(   )

-4 آئین کی دفعات 37 تا 46 میں سرمایہ داری کے تصورات پر توجہ مرکوز کی گئی۔(   )

-6 Webster Dictionary کے مطابق سکولرزم کا مطلب مذہب سے محبت ہے۔(   )

4.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

☆ جمہوریت Democracy دو یونانی الفاظ Demos and Kratia کا مجموعہ ہے۔جس کا مطلب طاقت اور عوام یا عوام کی حکمرانی ہے۔

☆ جمہوریت ایک طرز حکومت، ایک سماجی تنظیم اور ایک طریقہ زندگی کا نام ہے۔

☆ جمہوریت طرز حکومت کی تشکیل میں ہر ایک مرد اور عورت حصہ لیتا ہے۔

☆ جمہوریت عدم مساوات، سماجی تفریق اور امتیاز کی نفی کرتا ہے۔

☆ جمہوریت کے استحکام میں تعلیم کا رول نہایت اہم ہے۔

☆ مفت اور لازمی تعلیم ایک جمہوری ماحول سے ہی ممکن ہے۔

☆ تعلیم کے ذریعے سے جمہوریت کو فروغ دینے سے آج کا بچہ کل کا ایک ذمہ دار شہری بن سکتا ہے۔

☆ اسکول کو ایک چھوٹا سماج کہا گیا ہے۔اس حیثیت میں اسکول جمہوری ماحول کی تفہیم کے تعلق سے ایک بہترین تجربہ گاہ ہے۔

☆ جمہوریت کی تفہیم و ترقی میں ایک معلم ایک نظریہ ساز کے ساتھ ایک رہنما، ایک مفکر اور ایک دوست کا رول ادا کرتا ہے۔

☆ سوشلزم یا اشتمالیت ایک سیاسی اور سماجی نظریہ ہے۔اسکو پہلی بار اٹلی میں 1803 میں استعمال کیا گیا۔

☆ کارل مارکس (1818-1883) سوشلزم کے اہم ترین نظریہ ساز مانے جاتے ہیں۔

☆ ہندوستان میں مہاتما گاندھی نے Sarvodaya Samaj کا تصور پیش کیا۔

☆ سوشلزم Socialism سرمایہ داریت Capitalism سے متصادم نظریہ ہے۔

☆ ایک جمہوری ماحول میں سوشلزم اور تعلیم کا رشتہ قریب ترین ہوتا ہے اور تفاوت اور امتیاز سے پاک سماج کی تعمیر میں ایک اہم رول ادا کرتا ہے۔

☆ سیکولرازم ایک لاطینی لفظ Seculum سے ماخوذ ہے George Haydake نے پہلی بار اُنیسویں صدی میں اس کا استعمال کیا۔

☆ سیکولرازم ایک طرز زندگی ہے جس میں ریاست کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

☆ آئین ہند میں جہاں ہندوستان کو ایک غیر مذہبی ریاست بتایا گیا ہے۔وہاں سارے مذاہب کے احترام اور ان کی تبلیغ و اشاعت کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

☆ ہندوستان جیسے ملک جہاں مختلف مذاہب، زبانیں اور ثقافتوں کے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں۔سیکولرازم اس ملک کے مزاج اور ماحول کے عین مطابق ہے جہاں فرقہ پرستی کو رد کرتے ہوئے مذہبی رواداری، جذبہ خدمت اور قربانی کو فروغ دینے کی بات کی گئی ہے۔

☆ مساوات (Equality) کا مطلب ہے برابری، امتیاز اور تفاوت سے پاک فکر وعمل، معدلت Equity سے مراد محروم اور پس ماندہ طبقات میں بدلاؤ لانے سے ہے۔

☆ تعلیم کا مقصد معدلت Equity یہ ہے کہ سماجی انصاف کے ارتقائی عمل کو تسلسل کے ساتھ قائم رکھنا۔

☆ سوشلزم یا اشتمالیت ایک سیاسی اور معاشی نظریہ ہے، یہ نظریہ محنت اور اجتماعی فلاح پر زور دیتا ہے۔

☆ سیکولرازم ایک سیاسی اور سماجی نظریہ ہے۔ یہ نظریہ مذاہب سے دور رہ کر عوام کی معاشی، سماجی اور ثقافتی ترقی کا قائل ہے۔

☆ سیکولرازم تکثیری سماج اور اصول انسانیت پر خاص زور دیتا ہے۔

☆ آئین ہند میں جہاں مفت اور لازمی تعلیم پر زور دیا گیا ہے، وہاں وضاحت کے ساتھ محروم اور کمزور طبقات کی تعلیم، اقلیتوں کی تعلیم اور خواتین کی تعلیم کی اہمیت اور ضرورت کو بیان کیا گیا ہے۔

4.9 فرہنگ (Glossary)

جمہوریت (Democracy)	جمہوریت کسی ملک میں لوگوں کے ذریعے، لوگوں کے لئے اور لوگوں کی حکومت ہے۔
قومی پیداواریت	National Productivity
نوعیت	Nature
دیباچہ	Preamble
آئین	Constitution
ابعاد	Dimensions
رسم الخط	Script
طبقات	Sections
قانون سازی	Legislation
وفاقی	Federal
مشترکہ فہرست	Concurrent List
غیر مرکوز	Decentralised
طاقت	Demos
عوام	Kratia
ماتحتی/زیردستی	Sub-ordination
کلیت/کلی طور	Totalitarian

مفت	Free
اشتمالیت/سوشلزم	Socialism
مساوی سماج	Egalitarian
معدلت	Equity
عدم توازن	Intolerance
ابتدائی	Elementary
تعلیم بالغان	Adult Education

4.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Activities)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Answer Type Questions)

1. جمہوریت ایک طرز حکومت ہے، جس میں اپنا رول ادا کرتے ہیں۔
a) چندلوگ b) ایک گروہ c) ایک سیاسی جماعت d) سارے لوگ

2. مفت اور لازمی تعلیم کا ذکر آئین کی کس دفعہ میں کیا گیا ہے۔
a) 45 b) 61 c) 70 d) 37

3. سوشلزم کی اصطلاح کا استعمال پہلی بار کہاں پر کیا گیا؟
a) اٹلی b) برطانیہ c) امریکہ d) جرمنی

4. سوشلزم کے مشہور نظریہ ساز کون تھے؟
a) اسٹالن b) چرچل c) کارل مارکس d) ٹالسٹائی

5. ہندوستان میں سوشلزم سرودیا سماج (Servodaya Samaj) کا نام کس نے دیا؟
a) جے پرکاش نارائن b) مہاتما گاندھی c) رام منوہر لوہیا d) اچاریہ کرپلانی

6. جمہوریت Democracy دو الفاظ Kratia اور Demos کا مجموعہ ہے ان کا تعلق کس زبان سے ہے
a) لاطینی b) یونانی c) جرمن d) عربی

7. ''اسکول ایک چھوٹا سماج ہوتا ہے'' کس کا قول ہے؟
a) مہاتما گاندھی b) جان ڈیوی c) روسو d) فروبل

8. سرمایہ داری کس کی ضد ہے؟
a) جمہوریت b) مطلق العنانیت c) سیکولرازم d) سوشلزم

9. اقلیتوں کے تعلیمی حق کو آئین کی کن دفعات میں تسلیم کیا گیا ہے؟
a) 29 اور 30 b) 39 اور 40

c) 27 اور 28 | d) 51 اور 55

10. آئین ہند میں خواتین کے حصول تعلیم کا حق کن دفعات کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے؟

a) 15 اور 16 | b) 17اور 18

c) 29 اور 30 | d) 37 اور 38

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1. جمہوریت کے معنی ہیں لوگوں کی حکومت، مختصر طور پر واضح کریں۔
2. سیکولرازم ہندوستانی معاشرے کے لیے کیوں موافق ہے؟
3. مساوات اور معدلت کے کیا معنی ہیں اور اس کی وسعت (Scope) بیان کریں؟
4. آئین ہند کے دیباچے میں تعلیم کے حوالے سے کیا کہا گیا ہے؟
5. اقلیتوں کی تعلیم کے بارے میں آئین ہند میں کیا کہا گیا ہے؟
6. سیکولرازم کا مفہوم بتائیں؟
7. سوشلزم کا نظریہ سب سے پہلے کہاں پیش کیا گیا؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1. جمہوریت کے استحکام میں تعلیم کے نظری (Theoritical) اور فعالی (Functional) پہلوؤں کو دلائل کے ساتھ بیان کریں۔
2. سیکولرازم ایک سیاسی طرز زندگی کا نام ہے۔ ہندوستانی سماج کے پس منظر میں اس کی اہمیت پر گفتگو کریں۔
3. سوشلزم ایک سیاسی اور سماجی نظریہ ہے۔ مارکس اور گاندھی اس کے حامی مانے جاتے ہیں۔ دونوں کے خیالات کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کریں۔
4. مساوات اور معدلت کی تعریف پیش کریں۔ تعلیم اس سلسلے میں کیا رول ادا کر سکتی ہے؟
5. سماج کے وہ کون سے طبقات ہیں جن کے حصول تعلیم پر آئین ہند میں خاص طور سے تذکرہ کیا گیا ہے؟

4.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

1. Pivotal issues in Indian Educaiton, S. K. Kochhar, Sterling Publishers Private Ltd., New Delhi.
2. History and Problems of Eduaiton, Yogendra K. Sharma, Kanishka Publishers, New Delhi.
3. Moderna Indian Educaiton, C. E. S. Chauhan, Kanishka Publishers, New Delhi.
4. Educatin in Emerging Indian Society, Prof. B. K. Nayak, Axis Publishers, New Delhi.
5. Philosophical and Sociological Perspectives on Educaiton, J. C. Agarwal, Shupra Publication, New Delhi.

اکائی 5۔ تعلیم اور قومی یکجہتی

(Education and National Integration)

اکائی کے اجزا

5.1 تمہید (Introduction)

5.2 مقاصد (Objectives)

5.3 قومی یکجہتی کا تصور اور ضرورت (Concept and Need of National Integration)

5.3.1 قومی یکجہتی کا تصور (Concept of National Integration)

5.3.2 قومی یکجہتی کی ضرورت (Need of National Integration)

5.3.3 قومی یکجہتی کے فائدے اور اس کی اہمیت

(Benifits and Importance of National Integration)

5.4 قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کردار (Role of Education to promote National Integration)

5.5 قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے پروگرام (Programme to promote National Integration)

5.6 اسکول میں تعلیم امن (Education for Peace in School)

5.7 سماجی بحران اور اس کا نظم ونسق (Social Crisis and its Management)

5.8 یاد رکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

5.9 فرہنگ (Glossary)

5.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

5.11 مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

5.1 تعارف (Introduction)

گزشتہ سبق میں ہم نے جمہوریت اور تعلیم کے بارے میں جائزہ پیش کیا ہے۔اور یہ بھی جاننے کی کوشش کی ہے کہ تعلیم اور جمہوریت میں کس طرح کا رشتہ ہے اور یہ دونوں ایک دوسرے کو کیسے مضبوط بناتے ہیں۔دستور ہند کے آئین کا بھی مطالعہ کیا گیا۔سوشلزم اور سیکولرزم کے کردار و عوامل جو تعلیم کو فروغ دینے کے لیے اہم ہیں ان کو بھی سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔اب اس سبق میں ہم قومی یکجہتی اور تعلیم کے بارے میں جائزہ پیش کریں گے۔

کسی بھی قوم یا ملک کی ترقی کا راز وہاں کے باشندوں کے رہن سہن اور طور طریقے پر منحصر ہوتا ہے۔جن قوموں میں آپسی تعلق، الفت اور ہم رشتگی قائم رہتی ہے وہ ہمیشہ ترقی کرتی ہیں۔اگر قوم کے کسی فرد پر کوئی پریشانی آئے تو سب مل کر اسے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ قومی یکجہتی کی ہی وجہ سے ایک فرد کا صدمہ پورے سماج کے لیے صدمہ ہوتا ہے۔لوگ مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔کسی کو تنگ نہیں کرتے۔تعلیم سے قومی یکجہتی کے فائدے لوگ بآسانی سمجھ سکتے ہیں اور ان سب عوامل سے جن سے قومی یکجہتی کو نقصان پہنچتا ہے، ان سے بچتے ہیں۔

قومی یکجہتی کا اہم فائدہ امن وامان کا قائم ہونا ہے۔لوگ امن کی اہمیت کو سمجھتے ہیں۔سماج یا ملک میں انتشار اور خلفشار پیدا نہیں ہوتا۔ تعلیم امن کو قائم رکھنے میں اہم کردار نبھاتی ہے۔امن چونکہ ترقی اور تعلیم دونوں کے لیے اسد ضروری ہے اس لیے سماجی، علاقائی اور حکومتی سطح پر اس کے قیام میں کوششیں کرنا ہر فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اس ذمہ داری کا احساس اسکول اور اداروں کے ذریعہ پیدا کیا جا سکتا ہے۔

قومی یکجہتی اور امن کو نقصان پہنچانے والا مرض سب سے بڑا سماجی بحران ہے۔تعلیم کے ذریعہ ہم سماجی بحران کی نوعیت اور ختم کرنے کے طریقے جان سکتے ہیں۔اور تعلیم کے ذریعہ ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سماجی بحران کے نقصانات کتنے خطرناک ہوتے ہیں اور اس بحران سے کیسے بچا جائے۔ان سب کی جانکاری ہمیں تعلیم کے ذریعہ ملتی ہے۔

الغرض اس سبق میں قومی یکجہتی، امن کے فائدے اور سماجی بحران کے نقصان اور تعلیم سے ان کی ہم رشتگی پر روشنی ڈالی جائے گی۔

5.2 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد اہم اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ قومی یکجہتی کی اہمیت وافادیت بیان کرسکیں۔
- ☆ قومی یکجہتی سے ہونے والے سماجی اور قومی مفادات پر روشنی ڈال سکیں۔
- ☆ قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے عناصر کی نشاندہی کرسکیں۔
- ☆ ماضی میں قومی یکجہتی سے ہوئے فائدوں کو بیان کرسکیں۔
- ☆ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کے کردار کو بیان کرسکیں۔
- ☆ تعلیم امن کی اہمیت بتا سکیں۔

☆ تعلیم امن کے قیام میں اسکولی سرگرمیوں کی فہرست تیار کر سکیں۔
☆ تعلیم اور امن کے رشتہ کی وضاحت کر سکیں۔
☆ تعلیم اور امن کے مقاصد واضح کر سکیں۔
☆ اسکول میں امن قائم کرنے کے طریقے بتا سکیں۔
☆ سماجی بحران کی وضاحت کر سکیں۔
☆ سماجی بحران کے نظم ونسق کے مقاصد پر روشنی ڈال سکیں۔
☆ سماجی بحران ختم کرنے کے طریقوں کی نشاندہی کر سکیں۔

5.3 قومی یکجہتی کا تصور اور ضرورت (Concept and Need of National Integration)

کسی بھی قوم، سماج یا ملک کی ترقی کا دار و مدار آپسی بھائی چارگی اور بہتر تعلقات پر مبنی ہے۔ قدیم زمانے سے لے کر اب تک وہ قومیں جو آپس میں مل جل کر رہنے، ایک دوسرے کے جذبات کی قدر اور خیالات کو سمجھنے اور زندگی میں اصول وضوابط کی پابند کرنے سے قومی یکجہتی فروغ پاتی پاتی ہے، ذات پات، رسم و رواج، علاقائی عصبیت یا دوسرے حالات واسباب کی وجہ سے نا اتفاقی، رنجش، آپسی جھگڑے اور لڑائیاں ترقی کے بجائے تنزلی کی طرف لے جاتیں ہیں۔

موجودہ دور میں یوروپی ممالک کی ترقی اور مغربی اقوام کی سربلندی کا ایک اہم راز یہ بھی مانا جاتا ہے کہ ان ممالک میں لوگ امن وامان کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ وہ لوگ قومی یکجہتی کی اہمیت کو بخوبی جانتے ہیں۔ انہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ ہماری ترقی کا دار و مدار ہمارے دیگر ہم وطنوں کی ترقی پر مبنی ہے۔ وہ دوسروں کی خوشی سے اپنی خوشیوں کو دوبالا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں سبھی مذاہب کے افراد ایشیائی ممالک سے زیادہ سکون سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

تعلیمی شعبوں میں ایک دوسرے کا ساتھ دینا، صحت اور دیگر معاملات میں ایک دوسرے کو تحفظ فراہم کرنا، مذاہب اور رسم و رواج کو باقی رکھتے ہوئے تعلقات کو برقرار رکھنا، ضرورت کے وقت کام آنا، ایک خاص مذہب یا کلچر کا نمائندہ نہ بن کر انسانیت نواز اور قوم پرست ہونا کا جذبہ پایا جانا اُن کی اولین خصوصیت ہے۔

قومی یکجہتی کے معنی (Meaning of National Integration)

ایک قوم یا ملک کے باشندے ملکی وقومی مفاد کے لیے متحدہ اور آپس میں مل کر رہیں۔ ایک دسرے کے نجی معاملات میں مداخلت کو غیر ضروری سمجھیں سماجی رسوم کی ادائیگی میں جذبات وخیالات کے اظہار کی آزادی میں رکاوٹیں نہ ڈالیں اور جہاں تک ہو سکے مکمل تعاون پیش کرے۔

ہندوستانی قومی یکجہتی کو سرسید نے بہت اچھے انداز میں پیش کیا ہے۔ سرسید احمد نے کہا تھا کہ ہندوستان ایک خوبصورت دلہن ہے ہندو اور مسلمان اس کی دو آنکھیں ہیں۔

دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ قومی یکجہتی کے معنی مختلف، مذاہب، مسالک، ذات اور علاقے کے لوگوں کا اپنے مذہب، رسوم و

رواج، اور ذات پات پر قائم رہتے ہوئے ملک کے دیگر طبقات کے افراد سے پرخلوص عقیدت رکھنا اور ان سے محبت کو فروغ دینا شامل ہے۔

5.3.1 قومی یکجہتی کا تصور (Concept of National Integration)

قومی یکجہتی سے مراد کسی بھی قوم کے تمام لوگوں کے بیچ ''ہم'' کا جذبہ۔ جب کسی ملک کے تمام لوگ مذہب، ذات، علاقے نسل اور ثقافت کی حدیں توڑ کر ایک دوسرے سے ''ہم'' کے جذبے سے جڑ جاتے ہیں اور اپنے انفرادی مفادات کو قومی مفادات کے لیے قربان کرتے ہیں تو ہم یہ کہتے ہیں کہ اس ملک میں قومی یکجہتی ہے۔ قومی یکجہتی کا مطلب ملک کے اندر مختلف زبانوں، رسم ورواج، ذات، نسل، مذاہب، پیشہ اور عقیدے کے ماننے والوں کے درمیان آپسی ہم رشتگی، میل جول اور بنا کسی خوف وخطرے کے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنے کا نام قومی یکجہتی ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر اس ملک کے وجود کا تصور نہیں کیا جا سکتا ہے۔ قومی یکجہتی کسی بھی قوم کے لوگوں کے بیچ یکسانیت (Oneness) کا وہ جذبہ ہے جو کہ مشترکہ دلچسپیوں کی بنیاد پر فروغ پاتا ہے اور لوگوں کے علاقے، ذات پات، زبان اور ثقافت مختلف ہونے کے باوجود آپس میں بھائی چارگی کو قائم رکھتے ہیں اور اپنے مفادات کو قومی مفادات کے سامنے زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ وہی افراد یکجہتی کے علمبردار مانے جاتے ہیں۔

قومی یکجہتی کی تعریف اور مفہوم کو مختلف ماہرین تعلیم نے اپنے اپنے انداز میں بیان کیا ہے جن کا ذکر ذیل میں کیا جا رہا ہے۔

کوٹھاری کمیشن کے مطابق:-

''قومی یکجہتی قوم کا مستقبل میں ہونے والی ترقی میں بھروسہ، قوم کی اہمیت کا اعتبار اور قوم کے لیے ذمہ داری کے جذبے کو کہتے ہیں''۔

پرانی ہندوستانی کہاوت کے مطابق:-

''خاندان کے لیے افراد کو قربان کرو، سماج کے لیے خاندان کو قربان کرو اور قوم کے لیے سماج کو قربان کرو''۔

پنڈت جواہر لال نہرو کا قول:-

''قومی یکجہتی سے مراد دلوں اور ذہنوں کی یکجہتی ہے اور علیحدگی کے جذبے کا دبانا (Supperssion) ہے''۔

مشہور تعلیم داں K.G. Saiyidain کا قول:-

''قومی یکجہتی کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اختلافات کو ختم کر دیا جائے بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ لوگوں کو الگ نظریہ دیکھنے کا اور اپنے اختلافات کے اظہار کرنے کا بے خوف وخطر اختیار دیا جائے لیکن قومی اتحاد اور بنیادی وفاداریوں کے ایک بڑے ڈھانچے میں''۔

مندرجہ بالا تمام اقوال کی بنیاد پر ہم قومی یکجہتی کے بارے میں مندرجہ ذیل نتائج اخذ کرتے ہیں۔

1. یہ لوگوں کے ذہنوں میں بھائی چارگی کا ایک جذبہ ہے۔
2. یہ لوگوں کے اندر باہمی اتحاد کا ایک جذبہ ہے۔
3. یہ ملک کے لیے محبت حب الوطنی اور وفاداری کا جذبہ ہے۔
4. یہ لوگوں کے آپس میں باہمی تعاون، بھروسے، اتفاق اور یکسانیت (Oneness) کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرتے ہیں اور ملک کو متحد (Unite) رکھنے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔
5. یہ دوسرے لوگوں کے عقائد کے لیے تحمل اور صبر کا جذبہ رکھتے ہیں۔
6. یہ ہم کا جذبہ ہے نہ کہ میں کا۔

7 یہ جیو اور جینے دو کا جذبہ ہے۔

8 یہ کثرت میں وحدت (Unity in Diversity) کا جذبہ ہے۔

9 یہ اپنی ضرورتوں، دلچسپیوں اور مفادات کو قوم کے لیے قربان کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

یعنی کل ملا کر کہا جاسکتا ہے کہ قومی یکجہتی ایک بہت ہی جامع (Comprehensive) تصور ہے اور اس کے بہت سارے پہلو ہوتے ہیں۔ اصل میں یہ قومی زندگی کے تمام پہلوؤں سے جڑا ہوا ہے اور تمام پہلو ایک دوسرے سے ہم آہنگی (Correlation) رکھتے ہیں۔

5.3.2 قومی یکجہتی کی ضرورت (Need of National Integration)

قومی یکجہتی کسی بھی ملک وقوم کے لیے بہت اہم ہوتی ہے کیونکہ اس کے بغیر اس ملک کے وجود کا تصور ممکن نہیں ہے۔ قومی یکجہتی ملک وقوم کے تمام لوگوں کو ایک ہار میں پروتی ہے جس کے سبب ایک خوبصورت قوم کی تشکیل ہوتی ہے اور ایک خوشحال اور بہتر ملک کا نظام قائم ہوتا ہے۔ جہاں تک ہمارے ملک ہندوستان کا تعلق یہاں قدیم زمانے سے مختلف مذاہب، مختلف زبانوں اور مختلف ثقافتوں کے حامی لوگ ایک دوسرے کے ساتھ پوری ہم آہنگی کے ساتھ رہتے آئے ہیں۔

پچھلے چند سالوں سے ملک میں انحطاطی طاقتیں (Disintigrative Forces) سرگرم ہیں۔ بڑے پیمانے پر ملک میں فرقہ وارانہ فسادات ہو رہے ہیں جس میں ہزاروں جانوں اور کروڑوں روپے کی ملکیت کا نقصان ہوا ہے۔ ملک میں چھوٹے چھوٹے مفادات کو لے کر ہڑتال کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں ملک میں معاشی ترقی متاثر ہوتی ہے۔ ہمیں اپنی تاریخ پر غور کرنا چاہیئے کہ جب ہم آپس میں بٹے (Divide) تھے تو ہم کو دوسروں کی غلامی کرنی پڑی دوسرے لوگوں نے بڑے پیمانے پر ہمارا استحصال کیا اور ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ اس لیے ہمارے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم قومی یکجہتی کی اہمیت، افادیت اور ضرورت کو سمجھیں کیونکہ اس کے بغیر نہ تو ہم ترقی کر سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے معاشی، معاشرتی اور تعلیمی اعتبار سے بلند کر سکتے ہیں۔ قومی یکجہتی کی ضرورت کو مندرجہ ذیل نکات کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے۔

1 وسیع الذہنی (Broad Mindness)

لوگوں میں وسیع الذہنی (Broad Mindness) پیدا کرنے کے لیے قومی یکجہتی کی بہت ضرورت ہے۔ قومی یکجہتی کے باعث ہی لوگ ایک دوسرے کے خیالات ونظریات سے اتفاق رکھ پائیں گے اور اپنے خیالات کو دوسروں تک پہنچائیں گے۔ کھلے اور وسیع ذہن کے ذریعہ لوگ اپنے مشوروں اور بہتر تصورات سے دوسروں کو استفادہ کا موقع فراہم کر سکتے ہیں۔

2 معاشی ترقی (Economic Development)

معاشی ترقی کسی بھی قوم، فرد اور ملک کے لیے نہایت ہی اہم اور ضروری ہے۔ معاشی ترقی کے ذریعہ کوئی بھی ملک اپنے معیار کو بہتر بنا سکتا ہے اور ملک کی ترقی میں قومی یکجہتی کی خصوصی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قومی یکجہتی کے ذریعہ لوگ، ملک کے دوسرے لوگوں کی اسکیموں، (Business)، اور تجارتی سرگرمیوں سے استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ قومی یکجہتی کے سبب ہی ملک میں معاشی ترقی ممکن ہو سکتے ہے۔

3 معیار زندگی میں بلندی

ملک میں قومی یکجہتی کے سبب لوگوں میں امن وامان اور خوشحالی کا ماحول پیدا ہوتا ہے اور ملک معاشی اور اخلاقی طور پر آگے بڑھے گا اور قوم کے لوگوں کا معیار زندگی بدلے گا۔

4 حب الوطنی کے جذبے کو فروغ

کوئی بھی ملک وہاں رہنے والے باشندوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ملک کے باشندے جب تک ملک سے محبت نہیں کریں گے ان کی ترقی اور قومی یکجہتی کو فروغ حاصل نہیں ہو پائے گا۔ یہ ملک سے محبت یعنی حب الوطنی کا جذبہ ہی ہے جو مختلف مذاہب، نسل، زبان، رنگ و نصب اور ثقافت کے باوجود لوگوں کو ایک ہی دھاگے میں پروتی ہے۔ اس لیے قومی یکجہتی کے لیے حب الوطنی کا جذبہ ہونا لازمی ہے۔

5 جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے

جمہوری نظام تبھی صحیح معنوں میں رائج اور اثر انداز ہوسکتا ہے جب ہم سبھی ملک کے تمام باشندے مل جل کر ایک خوشحال اور بہتر قومی یکجہتی کا نمونہ پیش کریں۔ جمہوریت کو کامیاب بنانے کے لیے تمام لوگوں میں آپسی تال میل، ہم رشتگی یعنی قومی یکجہتی کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔

6 ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے

کسی بھی ملک کی طاقت اس ملک میں رہنے والے لوگوں سے ہوتی ہے جب تک ہم متحد (Unite) رہیں گے تب تک کوئی بھی بیرونی طاقت ہمارا نقصان نہیں کرسکتی ہے۔ اس لیے ملک کے دفاع کو مضبوط کرنے کے لیے اور ایک مستحکم اور مضبوط ملک کے باشندوں کے درمیان تال میل کا جذبہ ضروری ہے۔

7 باہمی سمجھ اور تحمل کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے

لوگوں میں باہمی سمجھ اور تحمل کا جذبہ پیدا کرنے میں قومی یکجہتی اہم رول ادا کرتی ہے۔ قومی یکجہتی مختلف مذاہب، نسل، ثقافت کے لوگوں کو ایک ساتھ باندھے رکھتی ہے، قومی یکجہتی لوگوں میں اپنے ملک سے محبت کے جذبے یعنی حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دیتی ہے۔ چونکہ مختلف نسل کے لوگ ایک ملک میں رہنے کی وجہ سے ہی ایک دوسرے سے Related ہیں اس لیے حب الوطنی کے جذبے کے فروغ میں قومی یکجہتی کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔

8 انحطاطی طاقتوں کو (Disintegrative Forces) کمزور بنانے کے لیے

قومی یکجہتی تمام لوگوں کو ایک پھولوں کے ہار میں پروتی ہے اور مختلف انحطاطی طاقتوں کو کمزور بناتی ہے۔ اگر لوگوں میں قومی یکجہتی کا جذبہ ہوگا تو بڑی سے بڑی بیرونی انحطاطی طاقتیں ان کو کمزور نہیں کرسکتیں۔

9 فرقہ پرستی، ذات پات، نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لیے آپسی بھائی چارے اور قومی یکجہتی کے دامن میں پناہ لینی پڑتی ہے۔

ہمارا ملک ہندوستان مختلف مذاہب، نسل، ذات پات اور زبانوں کا گہوارہ ہے۔ لیکن ان تمام اختلافات کے باوجود یہاں اتحاد ہے اور یہ اتحاد صرف قومی یکجہتی کے جذبے سے ہی ممکن ہوسکتا ہے جو لوگوں کو فرقہ پرستی، ذات پات، مذاہب اور نسلی امتیاز کے زمرے سے الگ رکھتا ہے اور اس کے لئے سبھی کو ایک ہی پھول مالا 'ہندوستانی' کے نام سے متحد Unite کرتی ہے۔

5.3.3 قومی یکجہتی کے فائدے اور اس کی اہمیت (Benefits and Importance of National Integeration)

قومی یکجہتی کی وجہ سے کسی بھی مذہب، سماج یا ذات سے تعلق رکھنے والے افراد احساس کمتری کے شکار نہیں ہوتے۔ انہیں اپنے یا اپنے افراد کے تحفظ کا خطرہ لاحق نہیں ہوتا۔ اقلیتی طبقہ یا SC - ST سے جڑے افراد معاشی، تعلیمی یا سیاسی معاملات میں خود کو پچھڑا ہوا یا ستایا ہوا محسوس

نہیں کرتے۔ بلکہ دولت مند یا اکثریتی طبقہ والے انہیں تعاون فراہم کر کے ملک کی ترقی کی دھارا میں شامل کرتے ہیں۔قومی یکجہتی کی وجہ سے کسی بھی بڑے نجی یا سرکاری اداروں میں ہر مذہب، ذات،نسل،علاقے کے لوگوں کو داخلہ کی اجازت ہوتی ہے۔سرکاری اور نجی سیکٹروں میں بھی نوکریوں کے سلسلے میں کسی طرح کا تعصب نہیں برتا جاتا۔قومی یکجہتی کی بنا پر ہی سرکاری رعایتیں عام پبلک کو ملا کرتی ہیں۔

(الف) قومی یکجہتی کے چند فائدے

- ☆ عوام میں اعتماد اور بھروسہ بڑھتا ہے۔
- ☆ عوام میں آزادی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور انہیں خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔
- ☆ لوگ بلا خوف و خطر ملک کی ترقی میں ساتھ دیتے ہیں۔
- ☆ طلبہ کی تعلیمی سرگرمیاں تیزی سے آگے بڑھتی ہیں۔
- ☆ سماجی طور پر پچھڑے افراد کو آگے بڑھنے کا موقع ملتا ہے۔
- ☆ علاقائی،صوبائی اور مرکزی سطح پر عوام میں اتحاد و اتفاق دکھائی دیتا ہے۔
- ☆ ملک کی معاشی، اقتصادی اور تعلیمی حالت میں سدھار آتا ہے۔
- ☆ تشدد،فسادات اور ہنگامے وغیرہ پر کنٹرول ہوتا ہے۔
- ☆ لوگ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔آپسی تفرقہ اور انتشار معدوم ہوتا ہے۔
- ☆ ملک کی معاشی و اقتصادی حالت میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔
- ☆ ملک میں خوشحالی آتی ہے۔
- ☆ تعلیمی اداروں کا فروغ ہوتا ہے۔
- ☆ امن وامان قائم ہوتا ہے۔

(ب) قومی یکجہتی کی اہمیت

قومی یکجہتی کی اہمیت درج ذیل نکات کے ذریعے باآسانی سمجھی جاسکتی ہے۔

1. ملک کے اندرونی نظام کی مضبوطی کے لیے:

کسی بھی قوم یا ملک کو اس وقت تک طاقتور نہیں مانا جاسکتا جب تک اس قوم کے افراد یا ملک کے باشندوں میں آپسی انتشار اور نفرت ہو۔ قوم کے افراد کے آپسی اتحاد ہی سے قوم طاقتور بنتی ہے۔اسی طرح ملک کے باشندے آپسی بھائی چارگی اور یکجہتی سے ملک کو طاقتور بناتے ہیں۔جب کسی بھی ملک کے لوگ آپس میں مذہب کے نام پر،علاقہ، ذات پات یا دیگر معاملات میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں تو کوئی بھی کمزور طاقت ان پر حاوی ہوجاتی ہے۔اسی لیے ملک کے اندرونی نظام کو شفاف بنانے اور مضبوط کرنے کے لیے قومی یکجہتی کا ہونا بہت ضروری ہے۔

2 ملک کی تعمیر و ترقی اور پہچان

ملک کی تعمیر و ترقی اور پہچان میں اس کے شہریوں کا بھی اہم کردار ہوتا ہے۔نہ کہ کسی خاص مذہب کے ماننے والوں سے اس لیے ملک کی

تعمیر وترقی کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے سبھی باشندے خواہ کسی بھی مذہب، علاقہ یا ذات سے تعلق رکھتے ہوں ملک کی تعمیر وترقی کے لئے آپس میں یکجہتی پیدا کریں اور متحد ہو کر ملک کو آگے بڑھائیں۔

3 سبھی کو تعلیم حاصل کرنے کی آزادی:

قومی یکجہتی کی وجہ سے ہی یہ ممکن ہو پایا ہے کہ غریب وامیر سبھی طبقات کے طلبہ ایک ساتھ ایک کلاس میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کریں۔ تعلیم کے حصول سے ملک کا نام روشن ہوگا۔ غربت وافلاس ختم ہوگی اور لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گیں۔

4 ملک کی سالمیت اور بقا:

ملک کی سالمیت اور بقا کے لیے بھی قومی یکجہتی بہت ضروری ہے۔ جب تک افراد ملک میں محفوظ رہتے ہیں وہ ملک کی حفاظت کے لیے جان بھی دے دیتے ہیں۔ اگر انہیں تشدد یا فرقہ وارانہ فسادات کا سامنا کرنا پڑے یا حکومتی سطح پر جانب دارانہ رویہ برتا جائے تو ملک کے باشندوں میں بے چینی بڑھتی ہے اور ملک کی سالمیت کو خطرہ لاحق ہونے لگتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check Your Progress)

-1 قومی یکجہتی کسے کہتے ہیں؟ بیان کیجیے۔

-2 انحطاطی طاقتوں کو کمزور کرنے کے لیے کس جذبے کو پروان چڑھانا ضروری ہے؟ بیان کیجیے۔

-3 قومی یکجہتی کا تعلیم پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟ واضح کیجیے

5.4 قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کردار

(Education as an Instrument for Developing National Integration)

قومی یکجہتی کے قیام میں تعلیم اہم کردار ادا کرتی ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن کے الفاظ میں ''قومی یکجہتی نہ تو اینٹ اور گارے سے بنائی جاسکتی ہے اور نہ ہی ہتھوڑے اور چھینی سے بلکہ یہ تو ایسا جذبہ ہے جو لوگوں کے دلوں اور دماغ میں خاموشی سے پنپتا ہے اور اسے صرف تعلیمی سرگرمیوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے''۔ اس سلسلے میں پنڈت نہرو کا قول ہے ''اگر ہندوستان کو مستقبل میں آزاد اور متحد رہنا ہے اور اپنی جمہوریت کو بچائے رکھنا ہے تو اسے اپنے تعلیمی نظام کے ذریعے لوگوں کو یکجہتی اور جمہوریت کی تربیت دینا چاہئے نہ کہ علاقائی مفادات اور تاناشاہی کی''۔ ان اقوال سے صاف ظاہر ہے کہ اگر ہم تعلیمی سرگرمیوں اور اس کے نصاب اور تدریسی طریقوں کو صحیح طریقے سے منظّم کریں تو ہندوستان کے لوگوں کے اندر قومی یکجہتی کا جذبہ پیدا کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے کوٹھاری کمیشن کے مطابق ''لوگوں کے اندر ایسی عادتیں، طرزِ عمل اور کردار پیدا کرنا چاہئے جس سے ہندوستان کے اندر ایسے شہریوں کی نشوونما ہو جو جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کریں اور اسے تمام اثرات کو زائل کرے جو قومی مفادات اور سیکولر سوچ کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

تعلیم کو قومی یکجہتی کے فروغ میں مندرجہ ذیل کوششیں کرنی چاہئیں:

1 عوام میں قومی یکجہتی کے فروغ اور فوائد کو بُروئے کار لانے کے لیے آگاہی پیدا کی جائے۔ اس کے لیے لوگوں میں عدم تشدد، منطقی اور سیاسی طرزِ عمل کی سوچ پیدا کرنے کی ضروت ہے۔ اپنے نصاب اور ہم نصابی سرگرمیوں میں ان چیزوں کو برابر اہمیت دینی چاہئے۔ ان تمام واردات اور موضوعات کو نصاب میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ جس سے کثرت میں وحدت (Unity Indiversity) کی سیکھ

ملے گی۔

2 تعلیم کے ذریعے لوگوں کے اندر انسانی اقدار اُجاگر کرنے اور حوصلہ افزائی کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ قومی یکجہتی کے وجہ سے وہ سرشار رہے۔ یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ مختلف ہم نصابی سرگرمیوں کے ذریعے لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں اور ایک دوسرے کے بارے میں جان سکیں۔

3 ہندوستانی دستور کے ہدف، جمہوریت، سیکولرزم اور سوشلزم کے بارے میں لوگوں کو بتانا چاہئے اور ان تینوں کے حصول کو اپنا تعلیمی سرگرمیوں کا بنیادی مقصد بننا چاہئے۔

4 ہمیں ملک و ملت کی ضرورت کے مطابق انسانی طاقت (Manpower) کو استعمال میں لانا چاہئے۔ خاص طور پر حرفتی تعلیم (Vocational Education) پر زور دینا چاہئے اور ہندوستان کے تمام لوگوں کو ان کی ذات، نسل اور علاقے کا امتیاز کیے بغیر ان کے اندر علمی اور تکنیکی مہارت پیدا کرنے چاہئے تاکہ انہیں آسانی سے روزگار کے موقعے حاصل ہوسکیں۔

5 ان کتابوں اور تدریسی اشیاء کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے جس میں کسی خاص گروہ اور طبقے کے لوگوں پر انگلی اٹھائی گئی ہو یا کمی نکالی گئی ہو۔ ایسی چیزوں کو ان کتابوں سے فوراً دور کر دینا چاہئے۔

6 مختلف قومی دنوں اور مختلف رہنماؤں کی یوم پیدائش وغیرہ کی تقریب بھی اسکولوں میں مناتے رہنا چاہئے۔ اس سے تمام لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

-1 تعلیم کے ذریعے قومی یکجہتی کا فروغ کس طرح کیا جاسکتا ہے؟ واضح کیجیے۔

5.5 قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے چلائے گئے پروگرام (Programme for Promoting National Integration)

قومی یکجہتی کے فروغ میں ہر ملک کے ہر باشندے کی حصہ داری ہے لیکن سرکار کو قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے نمایاں کردار ادا کرنا چاہئے تاکہ ایک بہتر اور خوشحال ملک وقوم کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔ قومی یکجہتی کے جذبے کو فروغ دینے کے لیے سرکار کو مندرجہ ذیل اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے:

1 سیکولر پالیسی

سرکار کو سیکولر پالیسی کو سختی سے نافذ کرنا چاہئے اور تمام پارٹیوں کے لوگوں کے بیچ ایک عام رائے بنانی چاہئے کہ دستور کے بنیادی اصولوں کو انتخاب کا مدعا نہ بنایا جائے اور ان پر سیاست نہ کی جائے۔

2 سیکولر تعلیم

تعلیم انسان کی شخصیت میں نکھار لانے اور صرف عوام میں بیداری پیدا کرنے کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ قومی یکجہتی کو فروغ دینےکا ایک اہم ذریعہ ہے۔ سیکولر تعلیم کے ذریعے ہر انسان کو تعلیم میں برابری کے حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ اس لیے سرکار تعلیم میں ایسے نصاب اور مضامین کو رائج کرے جس سے ملک کے عوام اور طلباء میں حب الوطنی اور قومی یکجہتی کے فروغ کا جذبہ بڑے۔

3 معاشی مساوات

سرکار کو معاشی مساوات لانے کی کوشش کرنی چاہئے اس کے لیے گاؤں، غریب طبقوں اور دور دراز علاقوں (Remote Areas) پر زیادہ دھیان دینے کی اور ان کی معاشی مدد کرنے کی ضرورت ہے۔ جس سے ان کے اندر پسماندگی اور پچھڑے پن کے احساس کو فوقیت نہ ملے اور وہ اپنے آپ کو دوسروں کے مقابلے کمتر اور الگ تھلگ نہ سمجھے اور باہمی تال میل میں کمی نہ ہو۔

4 صنعت کاری کا فروغ

علاقائی مساوات کو دور کرکے جو علاقے پیچھے ہیں وہاں پر صنعت کاری کے فروغ کی کوشش کی جائے اور ان کی مخصوص مدد کی جائے۔

5 سماجی مساوات کے ذریعے

سرکار کو سماجی مساوات لانے کے لیے ہر طبقے کے لوگوں کو سرکار میں نمائندگی کا موقع فراہم کرنا چاہئے۔

6 بدعنوانی کا خاتمہ

سیاسی رہنماؤں کو اعلیٰ اخلاقی کردار کے ضابطوں کی پابندی کرنی چاہئے۔ سیاسی رہنما سرکار میں عوام کے چنُے ہوئے نمائندے ہوتے ہیں اور سرکار میں اُن کی نمائندگی کرتے ہیں اس لیے سرکار کو ایسے نمائندوں کا انتخاب کرنا چاہئے جو بدعنوانی سے دور ہوں اور بدعنوان افراد کو سیاست سے دور رکھنا چاہئے۔

7 ثقافتی سرگرمیوں کا اہتمام

مختلف ثقافتی سرگرمیوں کے انعقاد کے ذریعہ قومی یکجہتی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ مختلف قسم کی ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعہ لوگ ایک دوسرے کی ثقافت، رسم ورواج سے روبرو ہوتے ہیں۔ ملک میں مختلف عظیم شخصیتوں اور شہیدوں کے جنم دن National Day وغیرہ کے انعقاد کے ذریعہ لوگوں میں شخصیتوں اور شہیدوں کے کردار اور ان کی کارکردگیوں سے لوگوں کو روشناس کروانا چاہئے۔ اس کے ذریعہ لوگوں کو یہ احساس ہوگا کہ ان لوگوں نے ملک کو غلامی سے نجات دلانے کے لیے اپنا مال اور اپنی جانیں قربان کیں۔ اس کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں اپنے ملک سے محبت وہم آہنگی پیدا ہوگی اور قومی یکجہتی کو فروغ ملے گا۔

غیر سرکاری تنظیموں (Non Governmental Organisation) کا قیام

قومی یکجہتی کے فروغ میں غیر سرکاری تنظیموں کا کردار نمایاں ہے۔ غیر سرکاری تنظیمیں سماجی فلاح اصلاح کار ہوتی ہیں جو سماج میں پھیلی برائیوں اور جرائم کو روکنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں اور ضرورت مندوں کی ضرورت کو پوری کرتی ہیں۔ N.G.O اپنا تعاون بلا کسی ذات پات یا مذہب کے امتیاز کے بغیر کرتی ہیں اس کے ذریعہ لوگوں میں مثبت رویہ جنم لیتا ہے اور ایک دوسرے سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

نوٹ : صحیح یا غلط کا نشان لگایئے۔

-1 قومی یکجہتی کے فروغ میں ہر شہری کی حصہ داری ضروری نہیں ہے۔( )

-2 سرکار نے پسماندہ علاقوں / ترقی یافتہ علاقوں میں صنعت کاری کے فروغ کی کوشش کرنی چاہیے۔( )

-3 سماجی مساوات لانے کے لیے ہر طبقے کے لوگوں کو سرکار میں نمائندگی کا موقعہ نہیں دیا جانا چاہیے۔( )

4- ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے قومی یکجہتی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔(   )

5.6 اسکول میں تعلیم امن (Peace Education in School)

تعلیم امن طلباء کو اپنی زندگی سمجھنے، تنازعات کو ختم کرنے، سماج کو بدلنے اور پوری دنیا میں امن قائم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ تعلیم امن تعلیمی شعبے کا ایک اہم حصہ ہے جسے کلاس روم میں مثبت طریقے سے پڑھایا جاتا ہے اس کے علاوہ کھیل کا میدان اور سماج میں بھی پر امن طریقے سے اس کی نشو ونما کے لیئے راستے ہموار کیے جاتے ہیں۔

تعلیم امن کے مقاصد (Aims of Peace Education)

بچوں میں تعلیم امن کو ترقی دینے یا بڑھانے کے حسب ذیل طریقے ہیں:

1 مسائل کو حل کرنے اور جھگڑے کو مثبت طریقے سے سلجھانے میں مدد کرتی ہے۔

2 احساس، نقطۂ نظر اور غصہ کو قابو میں رکھنے میں اہم رول ادا کرتی ہے۔

3 دوسروں کے احساس اور نقطۂ نظر کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔

4 دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

5 آزادانہ طریقے سے سوچنے اور تنقیدی نقطۂ نظر سے وابستہ کراتی ہے۔

6 ذمہ دارانہ طریقے سے حصہ لے کر فیصلہ لینے کے لائق بنا دیتی ہے۔

تعلیم امن سے کردار یا رویہ میں تبدیلی (Change in Behaviour/Attitude through Peace Education)

1 تعلیم امن کی وجہ سے کردار یا رویے میں بھی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔

2 یہ دوسروں کے متعلق سوچنے اور مدد کرنے کی خواہش کو ابھارتی ہے۔

3 اس کی وجہ سے ایمانداری اور انصاف کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔

4 دوسروں کی تہذیب، مذہب اور زندگی گزارنے کے طرز کو احترام کی نگاہ سے دیکھنے اور ان کی عزت کرنے کا سبق دیتی ہے۔

5 یہ تحمل (Tolerane) اور ہمدردی (Compassion) میں بھی بہتری پیدا کرتی ہے۔

تعلیم امن سے علم میں اضافہ (Increase Knowledge through Peace Education)

تعلیم امن سے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔

1 مسائل اور جھگڑوں کو کیسے اور کس طرح سے حل کیا جاسکتا ہے اس کے بارے میں وسیع تر بنیادوں پر سوچنے میں مدد کرتی ہے۔

2 اقدار کو قائم رکھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے۔

3 انسانی حقوق اور ذمہ داری کو نبھانے کا حل تلاش کرتی ہے۔

4 یہ علاقائی Local، قومی National اور بین الاقوامی International، تنظیم Organisation کے رول اور اثرات کو پر امن طریقے سے آگے بڑھانے اور مشکلات کو حل کرنے کے راستے تجویز کرتی ہے۔

کمرہ جماعت میں ''امن'' کو ترقی یا بڑھاوا دینے کے طریقے (Methods to Promote Peace in the Classroom)

کمرہ جماعت میں ''امن'' کو ترقی یا بڑھاوا دینے کے حسب ذیل طریقے ہیں:

1 کمرہ جماعت میں سب سے پہلے طلبہ سے لفظ ''امن'' کی تعریف کریں یا یہ کہہ سکتے ہیں کہ لفظ ''امن'' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ جو کچھ جواب دیں گے اس کے بعد آپ (استاد) ''امن'' کی تعریف کرتے ہوئے کہیں گے کہ ''امن'' ہر جگہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ خواہ وہ کمرہ جماعت ہو یا اس کے باہر۔

2 دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ کلاس کو ''Peace Zone'' Declare کر دیجئے۔ اس کے بعد سال کے شروع ہی میں اپنے Rules کسی ایک مقام پر چپکا دیجئے جہاں سے ہر کوئی دیکھ سکے۔

3 Role Play کے ذریعہ مختلف قسم کے مسائل اور جھگڑے کی شناخت کرکے ان پر بحث ومباحثہ اور Discuss کرکے حل کرایا جاسکتا ہے اور پرامن راستے نکالے جاسکتے ہیں۔

4 اسکول میں کسی طرح کا Function کرانا ہو یا سالانہ پروگرام کرنا ہو جیسے Musical, Poetry Recitation یا دیگر پروگرام ہوں ان کا موضوع ''Peace'' انتخاب کریں۔ یہ بچوں کے لیے ایک چیلنج ہوگا کہ لفظ ''امن'' کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی کہانی، گانے اور دوسرے Items کو پیش کریں۔ اس کے علاوہ ''امن'' کی موجودگی میں Picturing اور Drawing جیسے پروگرام کرا سکتے ہیں۔

5 آپ بچوں کے سامنے ان کے والدین یا کسی استاد سے فضول کی باتیں نہ کریں۔ دوسروں کی عزت کریں۔ استاد کے لیے یہ زیادہ ضروری ہے کہ وہ کیا کہے، کیونکہ طالب علم کے ذہن میں بار بار سنی گئی بات زیادہ گردش کرتی ہے۔

6 اسکول یا گھر میں خصوصی پروگراموں کا اہتمام کریں۔ اس میں خوشی کا پروگرام یا غم کا Occasional ہوسکتا ہے اور ہر کوئی پر امن طریقے سے منصوبہ بندی (Plannig) سجاوٹ (Decorating) اور منانے (Celebrating) کے کام ایک دوسرے سے Share کر سکتے ہیں۔

7 جب تاریخ، جغرافیہ کا مطالعہ کرتے ہیں تو پوری دنیا کے مختلف رسوم (Custom) اور روایات (Tradition) کا علم ہوتا ہے۔

8 بچے مختلف طرح کے Pet Materials اور پیڑ پودے Plants وغیرہ اپنے ماحول (Environment) کو دیکھتے ہوئے ان سب کا استعمال کرتے ہیں۔

تعلیم امن کے فروغ میں اسکولی سرگرمیاں (School Activities in Promoting Peace Education)

طلبا کو رواداری کو فروغ دینے کی تربیت دی جائے۔ طلبا میں آپسی بات چیت کے ذریعے ترسیلی مہارت کو فروغ دیا جائے۔ طلبا میں اچھے رویے اور آپسی بھائی چارگی کو بڑھاوا دیا جائے۔ بچوں کو NCC, NSS اور اسکاؤٹ (Scout) اور گائیڈ (Guide) جیسی سماجی تنظیموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لیے اسکول کے اساتذہ پہل کریں۔ کیونکہ ان تنظیموں اور ایسے مواد کے ذریعے سماج میں امن بھائی چارگی جیسی مشقوں اور دوسری سماجی خدمات کو فروغ دیا جاتا ہے جس سے سماج میں امن اور بھائی چارگی کو بڑھاوا ملتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check Your Knowledge)

صحیح یا غلط کا نشان لگائیے۔

-1 تعلیم امن دوسروں کے احساس اور نقطۂ نظر کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔( )

-2 تعلیم امن سے بے ایمانی اور ناانصافی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔( )

-3 امن صرف کمرۂ جماعت میں تلاش کیا جاسکتا ہے۔( )

-4 تعلیم امن ہمیں دوسروں کی عزت کرنا نہیں سکھاتی ہے۔( )

-5 NSS جیسی تنظیموں کے ذریعے سماج میں امن اور بھائی چارگی کو بڑھاوا نہیں ملتا ہے۔( )

5.7 سماجی بحران اور اس کا انتظام(Social Crisis and its Management)

سماجی بحران(Social Crisis)

سماجی بحران ایک ایسا بحران ہے جو ایک سماجی زندگی کو تبدیل کر دیتا ہے اس میں Recession، World War اور Terrorism وغیرہ سب ہی شامل ہیں۔ یہ سب اہم عناصر ہیں جو''سماجی بحران''کے ذمہ دار ہیں۔

سماجی بحران کے اقسام (Types of Social Crisis)

سماجی بحران کے حسب ذیل اقسام ہیں:

a مقامی(Local):موت،خودکشی،واقعہ، Crime اور تشدد وغیرہ جو مقامی آبادیاتی گروہ(Local Community) کے اندر ہوتے ہیں۔

b عالمگیر(Global): قدرتی آفات اور دہشت گردی وغیرہ جو عالمی سطح پر پیش آتی ہیں۔

سماجی بحران کے انتظام کا آغاز(The Beginning of Social Crisis Management)

بحرانی انتظام کو سب سے پہلے''Jhonson''نے 1982ء میں شروع کیا تھا جب Chicago میں سات لوگ مارے گئے تھے۔اس وقت ملک میں Tyhenal Capsuler اور Diary Milk فری کی گئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ''بحران''کے اثرات ملک میں کم ہو گئے اور لوگ ترقی کی طرف دوبارہ گامزن ہو گئے۔

بحرانی انتظام کے مقاصد(Objectives of Social Crisis Management)

اس کے حسب ذیل مقاصد ہیں:-

1 بحرانی انتظام کے مقاصد''بحران''کے مسائل کو جلد سے جلد حل کرنا ہے۔تنظیموں اور NGO کی مدد سے جتنا جلد ہو سکے اس سے نجات حاصل کرنی چاہئے اور اپنے معاشرے سے اسے بہر نکال پھینکنا چاہئے۔یا بالواسطہ بحران کی جڑ تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے جو تنظیم کی ترقی Progress ختم یا برباد کرتا ہے۔

2 انتظامی بحران ہر اس چیز کو(Control) کرتا ہے جو خوشحالی Prosperity کے راستے میں حائل ہوتی ہے۔ یہ اس کے تمام

دروازے کوموثر طریقے سے کھول دیتے ہیں جو Negatice حالات کو بیان کرتے ہیں۔

3 انتظامی بحران تنظیم کے لیے تمام دستیاب وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کے راستے دکھاتا ہے۔

سماجی بحران کوختم کرنے کے طریقے (Resorurces to end the Social Crisis)

1 ایمانداری(Honesty)

بحرانی انتظام میں سب سے پہلے لیڈر کوایماندار ہونا چاہئے۔اگر لیڈر ایماندار نہ ہو یا وہ مستحکم دماغ نہ رکھتا ہوتو بحرانی انتظام کے مقاصد پورے نہیں ہوں گے۔

2 وسیع النظری(Broadmindness)

لیڈر کے اندر یہ خاصیت ہونی چاہئے کہ وہ ایک گہری یا دوراندیش نگاہ رکھتا ہو۔بحران کے متعلق صحیح فیصلہ لینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

3 صلاحیت (Competency)

Competency کا ہونا بہت ضروری ہے۔اس لیے کہ بغیر صلاحیت کے لیڈر ''بحران'' کوختم نہیں کر سکے گا۔

4 تاعمر اکتساب (Life Long Learning)

لیڈر کو چاہئے کہ وہ وقت پر زندگی کے بہت ساری چیزوں کا مطالعہ کرے۔کبھی بھی حالات یکساں نہیں رہتے بلکہ بدلتے رہتے ہیں۔اس لیےضرورت کے مطابق Demand کی بھی تبدیلی ضروری ہے۔اس لیے یہ ضروری ہے کہ حالات کے مطابق تبدیلی لانی چاہئے جس کے لیے لیڈر کا Life Long Learning حاصل کرنا ضروری ہے۔

5 گہرا مشاہدہ/ چھان بین (Inspection)

زندگی کے ہر شعبے کا علم ہونا ضروری ہے خواہ وہ کسی بھی علاقے سے تعلق رکھتا ہو۔اس کے لیے لیڈر کو چاہئے کہ وہ گہرائی سے مشاہدہ (Inspection) کرتا رہے اور سماجی بحران کو دور کرے۔

6 بھروسہ اوراعتماد پیدا کرنا

بھروسہ اوراعتماد کے ذریعہ بھی سماجی بحران کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ فرد یا انسان اپنی ذاتی کاوشوں اور لگن سے دوسرے افراد کا بھروسہ حاصل کرے تاکہ علاقے اور اطراف کے لوگوں میں اسے عزت وشہرت اور بھروسہ حاصل ہو۔سماجی بحران کے حل کا یہ بہتر طریقہ ہے۔گاؤں اور شہروں کے بعض علاقوں میں یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ کسی بھی لڑائی جھگڑے یا پنچایتی معاملوں میں جو بااثر شخصیت ہوتے ہیں عوام کا جن پر اعتماد ہوتا ہے وہ ان کی باتوں پر بہت زیادہ یقین رکھتے ہیں۔ایسے لوگ جو قابل بھروسہ اوراعتماد کے قابل ہوں خواہ اُن کا تعلق کسی بھی مذہب یا ذات سے ہو سبھی طبقے کے افراد ان کی باتوں کو سنتے ہیں اور سماجی بحران کو ختم کرنے کے لیے ایسی شخصیات کی ضرورت ہوتی ہے۔

5.9 یادرکھنے کے نکات (Points to be Remembered)

☆ ہندوستان ایک تکثیری سماج کا حامل ملک ہے۔

☆ یہاں مختلف مذاہب، ذاتوں، جماعتوں اورزبانوں اور ثقافتوں کے لوگ صدیوں سے ایک ساتھ پرامن طریقہ سے آباد ہیں۔

☆ ہندوستانی ہونے کا تصور انہیں اتحاد کے ساتھ جوڑے رکھتا ہے۔یہی قومی یکجہتی ہے۔اوراس لئے کثرت میں وحدت، ہماری شناخت ہے۔

☆ جدوجہد آزادی کے وقت بھی ہمارے رہنماؤں نے قومی یکجہتی پر سب سے زیادہ زور دیا تھا اور ہندو مسلم اتحاد میں دراڑ پیدا کرنے والے انگریزوں کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا گیا۔

دورِ حاضر میں بھی جبکہ ساری دنیا ایک عالمی دیہات (Global Village) بن گئی ہے اور عالمگیریت کے اس دور میں ہر میدان میں سخت مقابلہ آرائی اور جدوجہد کا سامنا ہے اور ہر چیز میں بہتری (Escellence) پیدا کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔اس لئے حکومت اور ہر شہری کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ ملک میں خوشگوار اور پرامن ماحول برقرار رکھنے کے لئے ایسا مثبت کردار ادا کریں جس سے،لوگ آپسی اختلافات کو بھلا کر قومی مفاد کے لئے کام کریں۔اس لئے ایک اچھے شہری کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ قومی یکجہتی کے جذبہ کو پروان چڑھانے کی کوشش کرے۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check Your Progress)

خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1- ایسا بحران جو سماجی زندگی کو تبدیل کر دے __________ بحران کہلاتا ہے۔

2- سماجی بحران کے ________ اقسام ہیں۔

3- انتظامی بحران وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال کے __________ دکھاتا ہے۔

4- قائد کی نگاہ ________ ہونی چاہیے۔

5- بھروسہ اور اعتماد کے ذریعے بحران کا __________ ہوسکتا ہے۔

5.9 فرہنگ (Glossary)

قومی یکجہتی (National Integration)	کسی ملک کے اندر مختلف زبانوں، رسم و رواج، ذات، نسل، مذاہب، پیشہ اور عقیدے کے ماننے والوں کے درمیان آپسی ہم رشتگی، میل جول اور بنا کسی خوف و خطرے کے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنا قومی یکجہتی کہلاتا ہے۔
سماجی بحران (Social Crisis)	ایسا بحران ہے جو ایک سماجی زندگی کو منفی طور پر تبدیل کر دیتا ہے۔
تاحیات اکتساب	Life Long Learning
کثرت میں وحدت	Unity in Diversity
انحطاط پیدا کرنے والی قوتیں / طاقتیں	Disintegrative Forces

5.10 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں (Unit End Exercise)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Answer Type Questions)

1۔ قومی یکجہتی سے مراد.....................................

1.ہم کا جذبہ 2. یکسانیت کا جذبہ 3.مل جل کر زندگی بسر کرنے کا طریقہ 4.یہ سبھی

2۔ قومی یکجہتی کی ضرورت ہے........

1.معاشی ترقی کے لئے 2.معیارِ زندگی میں بلندی کے لئے 3.ان دونوں کے لئے 4.ان میں سے کسی کے لئے بھی نہیں

3۔ قومی یکجہتی کے فائدے ہیں............

1.عوام میں اعتماد اور بھروسہ بڑھتا ہے۔ 2.عوام میں آزادی کا جذبہ اور خوشیاں ملتی ہیں۔

3.لوگ بلا خوف وخطر ملک کی ترقی میں ساتھ رہتے ہیں۔ 4.یہ سبھی

4۔ قومی یکجہتی کیلئے چلائے جانے والے پروگرام............

1.معاشی مساوات 2.صنعت کاری میں فروغ

3.سماجی مساوات کے ذریعے 4. سبھی

5۔ " قومی یکجہتی نہ تو اینٹ اور گارے سے بنائی جاسکتی ہے اور نہ ہی ہتھوڑے اور چھینی سے بلکہ یہ تو ایک ایسا جذبہ ہے جو لوگوں کے دلوں اور دماغ میں خاموشی سے بنتا ہے اور اسے صرف تعلیمی سرگرمیوں سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔" کس کا قول ہے؟

1.پنڈت نہرو 2. گاندھی جی 3.ڈاکٹر رادھا کرشنن 4.ابوالکلام آزاد

6۔ سماجی بحران کی اقسام...............

1.مقامی 2.عالمی 3.دونوں 4. کوئی نہیں

7۔ بحرانی انتظام کے مقاصد ان میں سے کیا نہیں ہیں؟

1.ایمانداری 2.وسیع النظری 3.صلاحیت 4.بے ایمانی

8۔ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کردار........

1. تعلیم کے ذریعے آگاہی پیدا کرنا 2. تعلیم کے ذریعے اقدار پیدا کرنا

3.دونوں 4.ان میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ قومی یکجہتی کا تصور اور اس کے مقاصد بیان کیجئے۔

2۔ قومی یکجہتی کی ضرورت واہمیت بیان کیجئے۔

3۔ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کے کردار کی وضاحت کیجیے۔
4۔ قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے پروگرام میں معاشی مساوات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
5۔ قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے آپ کیا اقدامات اٹھائیں گے؟
6۔ تعلیمِ امن کے فروغ میں اسکولی سرگرمیوں کی فہرست تیار کیجیے۔
7۔ سماجی بحران کو ختم کرنے کے کیا طریقہ کار ہوسکتے ہیں؟ مختصراً بیان کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ قومی یکجہتی سے کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے معنی ومفہوم بتاتے ہوئے اس کی اہمیت وافادیت بیان کیجیے۔
2۔ قومی یکجہتی کے فروغ میں تعلیم کا کیا کردار ہے؟ قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے اپنائے جانے والے طریقۂ کار کی وضاحت کیجیے۔
3۔ قومی یکجہتی کو فروغ دینے والے کون کون سے پروگرام ہیں؟ ان میں ہر ایک کا جائزہ لیجیے۔
4۔ تعلیمِ امن سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے مقاصد کا تفصیلی جائزہ لیجیے۔
5۔ سماجی بحران سے کیا مراد ہے؟ اس کی اقسام اور بحران کے انتظام کے مقاصد بیان کیجیے۔

5.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں (Suggested Books for Further Readings)

Arulsamy S.(2014), Philosophical and Sociological Perspectivies on Education, Hyderabad, Neelkamal

Ramesh G. () Philosophical Foundation of Education, Hyderabad, Neelkamal Publication

Dash, B.N. & Ghanta R. (2006), 'Foundations of Education',Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

Jamal, Sajid & Raheem, Abdul (2012), 'Ubharte Huwe Hindustani samaj me taleem', New Delhi: Shipra Publication.

Khaleel, Ibrahim Mohammed (2012), 'Foundation of Education', Hyderabad: Deccan Traders Educational Publishers.

نمونہ امتحانی پرچہ

تعلیم کی سماجی بنیادیں

جملہ نشانات 70	وقت : 3 گھنٹہ

ہدایت

یہ پرچہ تین حصوں پے مستمل ہے۔ حصہ اول حصہ دوم اور حصہ سوم۔ ہر جواب کے لئے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔ تمام حصوں کے جواب لازمی ہے۔

ا۔ حصہ اول میں دس لازمی سوالات ہے جو کہ معروضی سوالات ہے۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لئے ایک نمبر مختص ہے۔

۲۔ حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 5 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسوالفاظ پر مشیمل ہونا چاہئے۔ ہے سوال کے لئے 6 نمبر مختص ہے۔

۳۔ حصہ دوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے کوی 3 کے جواب ہی لازمی ہے۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سوالفاظ پر مشیمل ہونا چاہئے۔ ہے سوال کے لئے 10 نمبر مختص ہے۔

سوال۔ا حصہ اول

(i) یہ کس نے کہا کہ سماجیات سماجی تعلقات کا ترتیب وار مطالعہ ہے۔ سماجی تعلقات کے جال کو ہی ہم سماج کہتے ہیں۔

(1) روسو (2) گڈنس (3) میکس ویبر (4) میکا یٹور اور پیج

(ii) سماجیات ایک .... سائنس ہے۔

(1) طبعیاتی (2) اطلاقی (3) سماجی (4) تفریدی

(iii) لفظ ثقافت (Culture) اپنے مفہوم کے لحاظ سے ایک ــــــــ لفظ ہے۔

(a) جامع (Comprehensive) (b) محدود (Limited)

(c) اختلافی (Controvertial) (d) ان میں سے کوئی نہیں

(iv) سرمایہ داری کس کی ضد ہے؟

a) جمہوریت b) مطلق العنانیت

c) سیکولرازم d) سوشلزم

(v) اقلیتوں کے تعلیمی حق کو آئین کی کن دفعات میں تسلیم کیا گیا ہے؟

a) 29 اور 30 b) 39 اور 40

(vi) ہر سماج کی اپنی مخصوص ــــــــــ ہوتی ہے۔

(vii) ’’سماجی تہبندی اور طبقہ بندی سماج کے اعلیٰ اور ادنیٰ ترا کائیوں کی افقی تقسیم ہے۔‘‘ کس نے کہا ہے؟

1) R W Murry (2 Lundberg (3 Melvin N. Tumin (4 Spencer

(viii) سماجی ربط واتصال کتنے طرح کے ہوتے ہیں؟

1) چار 2) دو 3) تین 4) پانچ

(ix) سماجی ربط واتصال کوفروغ دینے میں کن وسائل کا اہم کردار ہوتا ہے۔

1) گھریا خاندان 2) اسکول اور ادارہ 3) سماج ومعاشرہ 4) ان میں سے سبھی

(x) قومی یکجہتی کے فائدے ہیں............

1. عوام میں اعتماد اور بھروسہ بڑھتا ہے۔ 2. عوام میں آزادی کا جذبہ اور خوشیاں ملتی ہیں۔

3. لوگ بلاخوف وخطر ملک کی ترقی میں ساتھ رہتے ہیں۔ 4. یہ سبھی

حصہ دوم

مختصر جوابی سوالات

2۔ سماجیات کی وسعت کو بیان کیجئے؟

3۔ قومی یکجہتی کے فروغ کے لئے آپ کیا اقدامات اٹھائیں گے؟

4۔ تعلیمِ امن کے فروغ میں اسکولی سرگرمیوں کی فہرست تیار کیجئے۔

5۔ سماجی تبدیلی کے ذمہ دار کوئی دو عوامل بتایئے؟

6۔ کثرت میں وحدت (Unity in Diversity) پر مختصر نوٹ لکھیئے۔

7۔ عالمگیریت کے اس دور میں ہندوستانی ثقافت کو درپیش خطرات کون سے ہیں؟

8۔ اقلیتوں کی تعلیم کے بارے میں آئین ہند میں کیا کہا گیا ہے؟

9۔ سماجی بحران کو ختم کرنے کے کیا طریقہ کار ہو سکتے ہیں؟ مختصراً بیان کیجئے۔

حصہ سوم

طویل جوابی سوالات

10۔ بچے کا سماجیانے کا عمل کیا ہے؟ بچوں کے مناسب سماجیانے کے عمل کے لیے اسکولوں اور اساتذہ کو کیا کام کرنے چاہیے؟

11۔ ثقافتی تکثیریت سے کیا مراد ہے؟ ہندوستان میں ثقافتی تکثیریت کو درپیش خطرات سے بحث کیجئے اور بتایئے کہ ان خطرات سے کس طرح نمٹا جا سکتا ہے؟

12۔ سماجی تغیر پزیدی سے کیا مراد ہے اور یہ کس نوعیت اور سمتوں (Directions) میں ہوتی ہے؟ وضاحت کریں۔

13۔ سوشلزم ایک سیاسی اور سماجی نظریہ ہے۔ مارکس اور گاندھی اس کے حامی مانے جاتے ہیں۔ دونوں کے خیالات کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کریں۔

14۔ تعلیمِ امن سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے مقاصد کا تفصیلی جائزہ لیجئے۔